e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 64 Monday , December 04 2023 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۶۴) لکھنؤ، پیر ۴-دسمبر ۲۰۲۳ء، مطابق ۱۹/جمادی الاول -۱۴۴۵ھ صفحات-۸

اپوزیشن اتحادی جماعتوں کے پارلیمانی رہنماؤں کے ساتھ میٹنگ

نئی دہلی 3 دسمبر (یو این آئی) انڈین نیشنل ڈیولپمنٹ انکلوسیو الائنس (انڈیا) میں شامل جماعتوں کے پارلیمانی لیڈر پیر کو پارلیمنٹ ہاؤس میں میٹنگ کریں گے۔ پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے آغاز سے قبل راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر ملکارجن کھڑگے کے دفتر میں ہونے والی میٹنگ میں اپوزیشن اتحاد میں شامل تمام جماعتوں کے رہنما شرکت کریں گے اور پارلیمنٹ اجلاس کے دوران اپوزیشن کی حکمت عملی پر غور کیا جائے گا۔ میٹنگ میں پانچ ریاستیں شامل ہوں گی۔ اسمبلی انتخابی نتائج کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا اور نتائج کا جائزہ لیا جائے گا۔ سرمائی اجلاس کے دوران حکومت کی طرف سے لائے گئے کچھ اہم بلوں کے بارے میں اپوزیشن کے تیز رویہ کے پیش نظر اس میٹنگ کو اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ سرمائی اجلاس کے ہنگامہ خیز ہونے کی امید ہے کیونکہ جہاں اپوزیشن مختلف امور پر حکومت کو گھیرنے کی کوشش کرے گی۔

خوشامد اور ذات پات کی سیاست کے دن ختم ہو چکے: شاہ

نئی دہلی 03 دسمبر (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے اتوار کو کہا کہ ملک کے لوگوں کے دلوں میں صرف مودی جی ہیں اور خوشامد اور ذات پات کی سیاست کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی زبردست جیت کے بعد، مسٹر شاہ نے اتوار کو سوشل میڈیا پر اپنی پوسٹ میں کہا، "آج کے انتخابی نتائج نے ثابت کر دیا ہے کہ خوشامد اور ذات پات پر مبنی سیاست کے دن ختم ہو چکے ہیں..... نیو انڈیا پولیٹکس آف پرفارمنس پر ووٹ دیتا ہے۔ میں اس زبردست حمایت کے لیے مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور راجستھان کے لوگوں کو سلام کرتا ہوں۔ راجستھان کے ووٹروں سے اظہار تشکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "ویر بھومی راجستھان کے لوگوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں راجستھان کے لوگوں کو مودی جی کی قیادت والی بی جے پی کو جیت کے لیے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ جیت مودی جی کی قیادت میں عوام کے غیر متزلزل اعتماد کی جیت ہے۔

ایگزٹ پول کی ساری پیشین گوئیاں غلط ثابت...

ہندی بلٹ میں پھر کھلا کمل، تلنگانہ میں کانگریس نے لہرایا پرچم

بی جے پی نے چھتیس گڑھ اور راجستھان میں کانگریس کو دیا زوردار جھٹکا، مدھیہ پردیش میں بھی چلا جادو □ تلنگانہ میں کانگریس کے پنجے نے کے سی آر سے چھینی جیت

نئی دہلی، 3 دسمبر (یو این آئی) لوک سبھا انتخابات سے ٹھیک پہلے، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے اتوار کو اپنی مقبولیت کا زبردست مظاہرہ کرتے ہوئے تین ہندی بولنے والی ریاستوں مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ میں بڑی جیت درج کی۔ تلنگانہ سمیت چار ریاستوں کے انتخابات میں ووٹوں کی گنتی میں بی جے پی کی اہم حریف کانگریس کو راجستھان اور چھتیس گڑھ میں دھچکا لگا اور وہ ان دونوں ریاستوں میں اپنی حکومت کھو بیٹھی لیکن پارٹی نے جنوب کی ایک اہم ریاست تلنگانہ میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی جب اس نے ریاست کے قیام کے بعد سے مسلسل 10 سال تک حکمران بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کو اکھاڑ پھینکا۔ بی جے پی، جس نے وزیر اعظم نریندر مودی کی مقبولیت کے رتھ پر سوار ہو کر چاروں ریاستوں میں الیکشن لڑا، اس نے راجستھان اور چھتیس گڑھ میں کانگریس سے اقتدار چھین لیا اور اس بار اپنے پرانے گڑھ مدھیہ پردیش میں بے مثال کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور پارٹی اقتدار مخالف لہر کے اندازوں کو جھٹلاتے ہوئے دو تہائی سے بھی زیادہ سیٹیں جیتنے میں کامیابی حاصل کی۔

چار ریاستوں کی شام تک گنتی کے رجحانات کے مطابق 230 رکنی مدھیہ پردیش اسمبلی کے انتخابات میں بی جے پی نے 67 سیٹیں جیت کر 99 سیٹوں پر برتری حاصل کی تھی جب کہ ریاست میں کانگریس نے 16 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی ہے اور 47 پر اس کے امیدوار آگے چل رہے تھے۔ راجستھان میں کل 199 سیٹوں پر ہوئے انتخابات میں بی جے پی نے 91 سیٹیں جیت لی ہیں اور 24 پر آگے ہے، جب کہ حکمراں جماعت نے 52 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی ہے اور 16 پر اسے برتری حاصل تھی۔ چھتیس گڑھ کی کل 90 سیٹوں میں سے بی جے پی کے امیدوار 14 سیٹ جیت چکے تھے اور 41 پر آگے ہیں۔ کانگریس نے سات سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی اور 27 پر آگے چل رہی تھی۔ تلنگانہ میں کل 119 سیٹوں میں سے کانگریس 40 سیٹوں پر قبضہ حاصل کر چکی تھی اور اس کے امیدوار 24 پر آگے چل رہے تھے۔ بی آر ایس کو 17 سیٹیں ملی تھیں اور اس کے امیدوار 22 پر آگے تھے۔

مدھیہ پردیش میں بی جے پی 2018 کے انتخابات میں تقریباً ایک سال کانگریس کے ہاتھوں اقتدار گنوانے کو چھوڑ کر مسلسل پانچویں بار حکومت بنانے جا رہی ہے۔ مدھیہ پردیش میں گزشتہ اسمبلی انتخابات میں کانگریس نے 114 سیٹیں جیتی تھیں جب کہ بی جے پی نے 109 پر کامیابی حاصل کی تھی۔ بعد میں مسٹر جیوترادتیہ سندھیا کی قیادت میں پارٹی لیجسلیچر پارٹی کے ایک دھڑے کے بی جے پی میں شامل ہونے کی وجہ سے کمل ناتھ حکومت گر گئی تھی۔ گزشتہ انتخابات میں راجستھان میں کانگریس کو 100، بی جے پی کو 73 سیٹیں ملی تھیں۔ چھتیس گڑھ میں کانگریس کو 68 سیٹوں پر کامیابی ملی تھی اور بی جے پی 15 سیٹوں پر سمٹ گئی تھی۔ تلنگانہ میں 2018 میں بی آر ایس نے 88 اور کانگریس نے 19 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی۔ بی جے پی نے اس جیت کو وزیر اعظم نریندر مودی کے تئیں مضبوط اعتماد اور بی جے پی حکومتوں کی عوامی فلاحی پالیسیوں اور ترقیاتی پروگراموں کا نتیجہ قرار دیا۔ مسٹر مودی نے سوشل میڈیا سائٹ ایکس پر انتخابی نتائج پر اپنے ابتدائی تبصرے میں کہا، "مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ کے انتخابی نتائج بتا رہے ہیں کہ عوام کا اعتماد صرف اور صرف گڈ گورننس اور ترقی کی سیاست میں ہے۔ اس کا بھروسہ بی جے پی پر ہے۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے تلنگانہ کے ووٹروں کا اپنی پارٹی پر اعتماد کرنے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ پارٹی تین ریاستوں میں اپنی شکست سے مایوس ہوئے بغیر اگلا لوک سبھا الیکشن انڈیا اتحاد پارٹیوں کے ساتھ دوہرے جوش و جذبے کے ساتھ لڑے گی۔ کانگریس کے کچھ لیڈروں اور کارکنوں نے پھر سے ای وی ایم کا مدا اٹھایا اور پارٹی کے کچھ کارکنان ای وی ایم کے خلاف پلے کارڈز لے کر کانگریس ہیڈکوارٹر پر احتجاج کرتے نظر آئے۔

تین ریاستوں میں بی جے پی کی جیت 24 میں ہیٹ ٹرک کی گارنٹی: پی ایم مودی

نئی دہلی، 3 دسمبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو تین ریاستوں مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ کے اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جیت کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ جیت عوام کی جیت ہے۔ سب کا ساتھ، سب کا وکاس کے جذبہ کی جیت ہے اور بدعنوان حکومتوں کو شکست ہوئی ہے۔ انہوں نے اس فتح کو 2024 میں ہیٹ ٹرک کی ضمانت بھی قرار دیا۔ یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں بی جے پی کارکنوں کی جیت کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے پارٹی کی جیت کو ماؤں، بہنوں، نوجوان ساتھیوں اور غریب خاندانوں کے نام وقف کیا اور کہا، "میں ان کے فیصلے کے سامنے نمن کرتا ہوں۔ آج کی جیت تاریخی ہے۔ سب کا ساتھ، سب کا وکاس کے جذبے کی جیت ہوئی ہے۔ ترقی یافتہ ہندوستان کی آواز جیت ہوئی۔ خود کفیل ہندوستان کی قرارداد کی جیت ہوئی ہے۔ مسٹر مودی نے کہا "میں اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کے سامنے، میں اپنے نوجوان ساتھیوں کے سامنے، اپنے کسان ساتھیوں کے سامنے، میں اپنے غریب خاندانوں کے سامنے ان کے فیصلے کے سامنے نمن کرتا ہوں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس جیت میں ہر نوجوان جو بہتر مستقبل کا خواب دیکھ رہا ہے اپنی جیت دیکھ رہا ہے۔ مسٹر مودی نے کہا "آج ہر محروم، ہر کسان، ہر غریب اور ہر قبائلی بھائی بہن خوش ہے اور یہ سوچ رہا ہے کہ وہ خود جیت گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ناری شکتی کی ترقی بی جے پی کے ترقیاتی ماڈل کی اہم بنیاد ہے۔ اسی لیے اسمبلی انتخابات میں پارٹی کو ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی طرف سے بہت زیادہ آشیرواد حاصل ہوا ہے۔

نظریہ کی لڑائی جاری رہے گی، تلنگانہ سے کیا گیا وعدہ ضرور پورا کریں گے: راہل

نئی دہلی۔ 4 ریاستوں کے انتخابی نتائج پر پورے ہندوستان کی نظریں مرکوز تھیں۔ ان چار ریاستوں میں سے تین ریاستیں بی جے پی کے حصے میں چلی گئی ہیں اور ایک ریاست کانگریس کے حصے میں آئی ہے۔ کانگریس کی حکومت تلنگانہ میں بننے والی ہے جہاں کانگریس نے حکومت سازی کے لیے ضروری 60 سیٹوں سے زائد نشستوں پر کامیابی حاصل کر لی ہے۔ تلنگانہ میں کانگریس کی یہ کامیابی پارٹی کے لیے حوصلہ بخش ہے تو وہیں بی آر ایس کے لیے شدید جھٹکا ہے۔ کانگریس کی اس کامیابی کے بعد راہل گاندھی کا ردعمل سامنے آیا ہے جس میں انھوں نے ریاستی عوام سے کیے گئے وعدوں کو پورا کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ ہم عاجزی کے ساتھ مینڈیٹ کو قبول کرتے ہیں۔ نظریہ کی لڑائی جاری رہے گی۔ اپنے سوشل میڈیا پوسٹ میں راہل گاندھی نے تلنگانہ کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور راجستھان میں پارٹی کو ملی شکست قبول کر کے آگے مزید محنت کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے پوسٹ میں لکھا ہے کہ "مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور راجستھان کا مینڈیٹ ہم عاجزی کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ نظریات کی جنگ جاری رہے گی۔" پھر وہ تلنگانہ کے تعلق سے لکھتے ہیں "تلنگانہ کے لوگوں کو میرا بہت شکریہ۔ پرجالو (عوام کا) تلنگانہ بنانے کا وعدہ ہم ضرور پورا کریں گے۔" ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں "سبھی کارکنان کو ان کی محنت اور حمایت کے لیے دل سے شکریہ۔"

مینڈیٹ دل سے قبول: گہلوت

وزیر اعلیٰ کے عہدے سے مستعفی

جے پور، 03 دسمبر (یو این آئی) راجستھان کے وزیر اعلی اشوک گہلوت نے ریاستی اسمبلی انتخابات 2023 کے نتائج آنے کے بعد اتوار کے روز اپنے عہدے سے استعفی دے دیا۔ مسٹر گہلوت گورنر ہاؤس پہنچے اور گورنر کلراج مشرا کو اپنا استعفی پیش کیا۔ مسٹر مشرا نے استعفی فوری طور پر قبول کر لیا اور مسٹر گہلوت سے ریاست میں نئی حکومت کی تشکیل تک کام جاری رکھنے کی تاکید کی۔ اشوک گہلوت نے اسمبلی انتخابات میں شکست کے بعد پارٹی کو ملے مینڈیٹ کو کھلے دل سے قبول کر لیا ہے۔ مسٹر گہلوت نے یہاں انتخابی نتائج کے بعد کہا "ہم عوام کی طرف سے دیے گئے مینڈیٹ کو دل سے قبول کرتے ہیں۔ یہ سب کے لیے ایک غیر متوقع نتیجہ ہے۔ یہ شکست ظاہر کرتی ہے کہ ہم اپنے منصوبوں، قوانین اور اختراعات کو عوام تک پہنچانے میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ میں نئی حکومت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ میرا انہیں مشورہ ہے کہ محنت کرنے کے باوجود ہم کامیاب نہیں ہوئے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ حکومت میں آنے کے بعد کام نہ کریں۔ پرانی پنشن اسکیم (او پی ایس)، چرنجیوی سمیت تمام اسکیموں اور ان پانچ سالوں میں ہم نے راجستھان کو جو ترقی دی ہے اسے آگے بڑھایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کانگریس کے تمام کارکنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا "میں ان تمام ووٹروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس الیکشن میں سخت محنت کی اور ہم پر یقین کیا۔

کے سی آر نے وزیر علیٰ کے عہدے سے دیا استعفیٰ

حیدرآباد، 03 دسمبر (یو این آئی) تلنگانہ اسمبلی انتخابات میں اتوار کی شام بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) پارٹی کی شکست کے چند گھنٹے بعد پارٹی سربراہ کے چندر شیکھر راؤ (کے سی آر) نے ریاست کے وزیر اعلی کے عہدے سے استعفی دے دیا۔ راج بھون سے موصول ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ کا استعفی آج موصول ہوا۔ اس میں کہا گیا ہے، "گورنر ڈاکٹر تملائی سوندرراجن نے مسٹر راؤ کا استعفی قبول کر لیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ نئی حکومت کی تشکیل تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں۔ گلابی پارٹی تلنگانہ میں ہار گئی اور کانگریس نے 119 اسمبلی سیٹوں میں سے 64 سیٹیں جیت کر زبردست جیت درج کی، جب کہ بی آر ایس 39 سیٹوں پر سمٹ گئی۔ مسٹر راؤ کی زیر قیادت بی آر ایس 2014 سے اقتدار میں تھی، جب تلنگانہ کو ریاست کا درجہ دیا گیا، اور 2018 کے انتخابات میں بھی کامیابی حاصل کی تھی۔ انتخابات میں جیت کے بعد اب سب کی نظریں کانگریس پر لگی ہوئی ہیں جو اب اپنے نئے وزیر اعلی کا انتخاب کرے گی۔ پارٹی ذرائع کے مطابق وزیر اعلی کے امیدوار کے انتخاب کے لیے کانگریس لیجسلیچر پارٹی کا اجلاس پیر کو ہوگا۔ قبل ازیں سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر حکمران بی آر ایس کے ورکنگ پریزیڈنٹ کے ٹی راما راؤ (کے ٹی آر) نے کانگریس پارٹی کو انتخابات میں مینڈیٹ ملنے پر مبارکباد دی اور کہا، "آپ کے لیے نیک تمنائیں"۔ انہوں نے کہا کہ "میں تلنگانہ کے عوام کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بی آر ایس پارٹی کو مسلسل دو بار اقتدار دیا"۔ سبکدوش ہونے والے چیف منسٹر مسٹر راؤ کے بیٹے اور سبکدوش ہونے والے وزیر کے ٹی آر نے کہا، "آج کے نتیجہ سے دکھی نہیں ہوں، لیکن یقیناً مایوسی ہوئی کیونکہ یہ ہماری توقع کے مطابق نہیں تھا لیکن ہم اسے سیکھنے کے طور پر لیں گے اور واپسی کریں گے۔

سی ایم بھوپیش بگھیل نے گورنر کو سونپا استعفیٰ

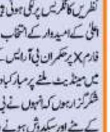

وزیر اعلی بھوپیش بگھیل نے پٹن میں جیت حاصل کی لیکن چھتیس گڑھ میں کراری شکست کے بعد اب سی ایم بھوپیش بگھیل نے گورنر کو اپنا استعفی سونپ دیا ہے۔ استعفی دینے کے بعد سی ایم بھوپیش بگھیل نے کہا کہ وہ شکست کا جائزہ لیں گے۔ ہم نے 5 سال تک چھتیس گڑھ مہتاری کی خدمت کی۔ ہمیں جو مینڈیٹ ملا ہے ہم اسے قبول کریں گے۔ ساتھ ہی سی ایم بگھیل نے بھی بی جے پی کو اس کی جیت پر مبارکباد دی۔

کانگریس کی شکست پر ای وی ایم پر انگلیاں اٹھنے لگیں

نئی دہلی، 3 دسمبر (یو این آئی) کانگریس پارٹی کے لیڈروں نے ہندی بولنے والے خطے کی تین اہم ریاستوں کے اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے ملی کراری شکست کے درمیان ایک بار پھر الیکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) پر انگلیاں اٹھانا شروع کر دی ہیں اور اس کے کچھ لیڈروں کا مشورہ ہے کہ ای وی ایم کے عمل کو شفاف بنانے پر زور دیا جائے۔ مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور راجستھان میں اتوار کو ووٹوں کی گنتی میں کانگریس کی واضح شکست کو دیکھتے ہوئے، اس کے کارکنوں نے پارٹی ہیڈکوارٹر پر ای وی ایم کا استعمال بند کرو! ای وی ایم سے ایک بار پھر جمہوریت شرمسار ہوئی جیسے نعرے لکھے پلے کارڈز کے ساتھ مظاہرہ کر رہے تھے۔ پانچ ریاستوں میں سے مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، راجستھان اور تلنگانہ میں نومبر میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے لیے ووٹوں کی گنتی آج صبح شروع ہوئی جبکہ میزورم میں ووٹوں کی گنتی پیر کو ہوگی۔ ان انتخابات میں ووٹنگ ای وی ایم کے ذریعے کرائی گئی۔ کانگریس کی اتر پردیش یونٹ کے ترجمان انشو اوستھی نے کہا ہے کہ جمہوریت میں ملک کے اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے ای وی ایم کے استعمال کو روکنے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ای وی ایم پر سیاسی پارٹیاں پہلے بھی سوال اٹھاتی رہی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ زمین پر عوام کا رخ مختلف ہو، عوام کا ارادہ الگ ہو اور جب انتخابی نتائج آنے شروع ہوتے ہیں تو نتائج کچھ اور ہی کہتے ہیں، اس لیے ای وی ایم کو بند کرنے کے بارے میں غور کیا جانا چاہیے۔ ووٹوں کی گنتی شروع ہونے سے پہلے ہی کانگریس لیڈر ابھیشیک منو سنگھوی نے ایک پرانی خبر شیئر کی جس میں بی جے پی لیڈر لال کرشن اڈوانی کے بیلٹ پیپر کے ذریعے انتخابات کرانے کے مطالبے کا ذکر ہے۔

پردہ نشین مسلم خاتون کو بغیر نقاب تھانہ لے گئی پولیس، دہلی ہائی کورٹ نے جاری کیا نوٹس

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی ہائی کورٹ نے ایک پردہ نشین مسلم خاتون کی طرف سے دائر درخواست پر دہلی پولیس کمشنر کو نوٹس جاری کیا ہے، جس میں قصوروار پولیس افسران کے خلاف مکمل تحقیقات اور قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ خاتون کو بغیر نقاب کے اس کے گھر سے چاندنی محل تھانے لے جایا گیا تھا۔ نوٹس جاری کرتے ہوئے جسٹس سوربھ بنرجی کی بنچ نے کیس میں متعلقہ سی سی ٹی وی فوٹیج کو محفوظ رکھنے کا حکم دیا۔ بنچ نے حکم دیا، "مدعا علیہ کو چاندنی محل پولیس اسٹیشن میں اور اس کے آس پاس نصب تمام کیمروں کی سی سی ٹی وی فوٹیج کو 6 نومبر 2023 کو دوپہر ایک بجے سے شام 5 بجے تک محفوظ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔" اس نے درخواست گزار کے گھر کے قریب سے پولیس اسٹیشن کی سمت جانے والے تمام کیمروں کی سی سی ٹی وی فوٹیج کو محفوظ رکھنے کی بھی ہدایت کی۔ ایڈوکیٹ ایم سفیان صدیقی کے توسط سے دائر اپنی درخواست میں، درخواست گزار نے دلیل دی کہ 6 نومبر کو جب وہ اپنے گھر میں اکیلی تھی، کئی پولیس اہلکار جبراً اندر داخل ہوئے اور اسے زبردستی گھر سے گھسیٹ کر باہر لے گئے اور اسے حجاب بھی نہیں پہننے دیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اسے گھسیٹ کر پولیس اسٹیشن تک لے جایا گیا اور تقریباً 13 گھنٹے تک غیر قانونی طور پر حراست میں رکھا گیا۔

یوپی میں سرمایہ کاری کی تجاویز معیشت کو نمبر ایک بنانے کی کوششوں کا ثمرہ: سی ایم یوگی

گورکھپور: 03 دسمبر۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ فروری میں ہوئے گلوبل انویسٹر سمٹ سے بات تک یوپی کو ملے 40 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری تجاویز ریاست کی معیشت کو ملک کی نمبر ایک معیشت بنانے کے لئے کی جا رہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یوگی نے اتوار کو گورکھپور کے راجندر نگر میں ایک بینکوٹ حال کا افتتاح کرنے کے بعد موجود عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان سرمایہ کاری تجاویزات کو لانے کے لئے یوپی کی شبیہ کو بہتر کرنا پڑا۔ سیکورٹی کا بہترین ماحول بنانا پڑا پالیسیاں بنانی پڑیں اور کئی طرح کے ریفارم کرنے پڑے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے یوپی میں سرمایہ کاری کی بات تو دور باہر کے لوگ گورکھپور اور اتر پردیش کے نام پر یہاں کے لوگوں کو ہوٹلوں، دھرم شالہ میں کمرہ نہیں دیتے تھے، جگیوں میں نہیں بٹھایا جاتا تھا اور چھ سال بعد سے چند لوگوں کی غلطی سے پوری ریاست کی بدنامی ہوتی لیکن آج گورکھپور اور اتر پردیش کے لوگوں کو باہر نہ صرف احترام ملتا ہے بلکہ سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس تاثر کو بدلنے کے لیے حکومت کو پرعزم اور ایماندارانہ کوششیں کرنی پڑیں۔ یوگی نے کہا کہ اس سے پہلے بھی ملک میں کئی مقامات پر انویسٹر سمٹ ہوئی تھی لیکن پھر 10 سے 12 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول ہوئی تھی جبکہ یوپی کو 40 لاکھ کروڑ روپئے کی سرمایہ کاری کی تجاویز ملے ہیں۔ اس کے ذریعہ 1.10 کروڑ نوجوانوں کو نوکری ملے گی۔ یہاں کے نوجوانوں کو روزگار کے لئے باہر نہیں جانا پڑے گا بلکہ باہر کے لوگ یہاں نوکری اور روزگار کے لئے آئیں گے۔

وزیر اعلی نے کہا کہ ترقی کے عمل میں رہتے ہوئے ہمیں اس کی رفتار تیز کرنے کے لیے وقت کے مطابق آگے بڑھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم وقت پر اچھی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہے تو علاقے کی ترقی اور روزگار پیدا کرنے کا پیسہ باہر چلا جاتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ علاقے کی ترقی میں رقم کا بہاؤ متاثر نہ ہو، اس کے لئے ایماندارانہ کوشش کرنے والوں کا ساتھ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہر فرد ترقی میں حصہ دار بن کر اپنا کردار ادا کرتا ہے تو اس کے ثمرات خطے کے ساتھ ساتھ ملک کو بھی پہنچتے ہیں۔

غاصب اسرائیلیوں کی وحشیانہ بمباری جاری، 700 شہادتیں

اسرائیل کا حماس کمانڈر کو شہید کرنے کا دعویٰ، فلسطینی شہری غزہ چھوڑنے پر پھر مجبور

غزہ: غزہ میں عارضی جنگ بندی کے اختتام کے بعد گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں اسرائیل کی وحشیانہ بمباری میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 300 سے تجاوز کر گئی جب کہ 5 ہزار سے زائد زخمی ہو گئے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق غزہ میں جنگ بندی کے خاتمے کو 2 روز ہو چکے ہیں اور اسرائیل نے ان دو دنوں میں غزہ پر 400 سے زائد بار حملے کر چکا ہے۔ زیادہ تر حملے خان یونس اور جبالیہ کیمپ پر کیے گئے۔ اسرائیل کی اس وحشیانہ کارروائی میں 24 گھنٹے کے مختصر وقت میں 700 سے زائد فلسطینی شہید جب کہ 5 ہزار سے زائد زخمی ہو گئے۔ شہید اور زخمی ہونے والوں میں نصف سے زیادہ تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ قابض اسرائیلی فورسز نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی کی انٹرنل سیکیورٹی سروس "شن بیت" نے حماس کے "شجاعیہ بریگیڈ" کے کمانڈر وسام فرحات کو ایک حملے میں قتل کر دیا جو 7 اکتوبر کو اسرائیل پر حملے کا منصوبہ ساز بھی تھے۔ اسرائیلی فوج نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ وسام فرحات 10 سال تک اسرائیل کی جیل میں قید رہنے اور رہائی کے بعد غزہ میں دوبارہ حماس کے ساتھ جڑ گئے تھے اور ان کے لیے راکٹ بنا رہے تھے۔ قابض اسرائیلی فوج نے 7 اکتوبر کے ایک حملے میں اپنے کمانڈر اساف حمامی کے حماس کے ہاتھوں مارے جانے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ حماس کمانڈر کی لاش اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ دوسری جانب اسرائیل نے مسجد اقصیٰ کے ایک خطیب شیخ صابری کے گھر پر دھاوا بول دیا اور اہل خانہ کو ہراساں کو کیا جب کہ ایسی اطلاعات بھی ہیں کہ ممکنہ طور پر شیخ صابری کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

یوپی: مدارس میں ایک نئی انکوائری کا حکم، بورڈ چیئرمین کو تحفظات

جانچ 30 دسمبر تک مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے رجسٹرار کو سونپنے کی ہدایت

لکھنؤ: 03 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے ریاست کے سبھی سرکاری امداد یافتہ مدارس میں بنیادی سہولیات اور ان میں درس و تدریس کی خدمات انجام دینے والے ٹیچروں و دیگر ملازمین کی تعلیمی لیاقت کی جانچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو وہیں مدرسہ بورڈ کے چیئرمین نے بار بار مدارس کے جانچ پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے اس سے تعلیمی سرگرمی میں رکاوٹ پیدا ہونے کی بات کہی ہے۔ اتر پردیش مدرسہ بورڈ کے چیئرمین افتخار احمد جاوید نے اس پر ناخوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مدرسوں کی جانچ اب ایک روٹین عمل بن گیا ہے اور بار بار جانچ ہونے سے مدارس میں تعلیمی ایام اور دیگر سرگرمیوں پر اثر پڑتا ہے۔ ریاست کے محکمہ اقلیتی امور کے ڈائرکٹر جے ریبھا نے گذشتہ کم دسمبر کو ریاست کے سبھی محکمہ جاتی ڈویژنل ڈپٹی ڈائرکٹرس اور تمام ضلع اقلیتی بہبود کے افسران کے نام بھیجے گئے خط میں کہا ہے کہ مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو معیاری تعلیم فراہم کرنے اور ان میں تحقیقی، دلچسپی اور سائنسی رویہ پیدا کرنے اور انہیں معاشرے کے مرکزی دھارے میں شامل کرنے کے لیے مدارس میں بنیادی سہولیات اور اہل اساتذہ کی دستیابی کو یقینی بنانا بالکل ضروری ہے۔ اس کو یقینی بنانے کے لیے سب سے پہلے ریاست کے سرکاری امداد یافتہ مدارس کی عمارتوں، بنیادی سہولیات اور کام کرنے والے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کی تعلیمی لیاقت کی جانچ کرائی جائے۔ خط میں یہ جانچ پوری کر کے 30 دسمبر تک مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے رجسٹرار کو سونپنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اتر پردیش میں اس وقت تقریباً 25 ہزار منظور شدہ مدارس اور غیر منظور شدہ مدارس چلتے ہیں۔ ان میں سے 560 کو ریاستی حکومت سے امداد ملتی ہے۔ محکمہ اقلیتی امور کے ڈائرکٹر نے خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ ریاست میں ریاست میں واقع مدارس میں آج بھی بنیادی سہولیات کا فقدان ہے اور وہاں پڑھنے والے بچوں کو سائنسی اور جدید تعلیم نہیں مل رہی ہے جس کی وجہ سے طلباء کو روزگار کے مناسب مواقع میسر نہیں ہیں۔ اس جانچ کے لیے ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ نامزد کردہ ضلع اقلیتی بہبود افسر اور بلاک ایجوکیشن آفیسر کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جن اضلاع میں ریاستی حکومت سے گرانٹ حاصل کرنے والے مدارس کی تعداد 20 سے زیادہ ہے، اس کام کو تیزی سے نمٹانے کے لیے ایک اور کمیٹی بھی تشکیل دی جائے گی۔ اس میں متعلقہ ڈویژن کے ڈپٹی ڈائرکٹر اقلیتی بہبود اور ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ نامزد کردہ بلاک ایجوکیشن آفیسر شامل ہوں گے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ یہ جانچ کئی نکات پر کی جائے گی۔ ان میں مدرسہ میں کل منظور شدہ آسامیوں کی کلاس کے اعتبار سے تعداد، اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے نام اور تعلیمی قابلیت، معیار کی بنیاد پر مدرسہ میں تعمیر کی گئی عمارت کی فزیکل تصدیق، جماعت کے اعتبار سے اساتذہ کے مقابلے طلبہ کا تناسب اور مدرسے میں این سی ای آر ٹی کا نصاب چلایا جا رہا ہے یا نہیں وغیرہ پوائنٹس شامل ہیں۔

ضمانت کے حقدار ملزم کو محدود وقت تک ہی راحت دینا ناجائز: سپریم کورٹ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی عدالت یہ نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ کوئی ملزم مقدمہ کی سماعت مکمل ہونے تک ضمانت پانے کا حقدار ہے تو اسے قلیل مدت کے لیے ہی راحت دینا ناجائز ہے۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ ایسے احکام آزادی کے حقوق کی خلاف ورزی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ این ڈی پی ایس ایکٹ 1985 کے تحت ملزم ایک شخص نے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی تھی۔ اسی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے مذکورہ بالا تبصرہ کیا۔ جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس پنکج متل کی بنچ نے 29 نومبر کو دیے اپنے حکم میں کہا کہ حقدار ہونے کے باوجود قلیل مدت کے لیے ضمانت دینا آئین کی دفعہ 21 کی خلاف ورزی ہے۔

فائربندی کے خاتمے کے بعد غزہ پر سینکڑوں اسرائیلی حملے جاری

حماس کے تقریبا چار سو اہداف کو نشانہ بنایا گیا: اسرائیلی فوج

غزہ۔(ایجنسی) اسرائیل نے حماس کے ساتھ جمعے کے روز عبوری فائر بندی ختم ہونے کے بعد سے ہفتے کی دوپہر تک غزہ پٹی پر سینکڑوں نئے زمینی اور فضائی حملے کیے۔ اسرائیلی فوج نے بتایا کہ اس دوران حماس کے تقریبا چار سو اہداف کو نشانہ بنایا گیا۔ عسکریت پسند تنظیم حماس کے سات اکتوبر کے روز اسرائیل پر دہشت گردانہ حملے کے ساتھ ہی اسرائیل اور حماس کے مابین جو جنگ شروع ہوئی تھی، اس میں عبوری فائر بندی کے طور پر اطراف کے مابین لڑائی میں وقفہ تقریبا ایک ہفتے تک جاری رہا تھا۔ کل جمعہ یکم دسمبر کی صبح اس سیز فائر کی اب تک طے شدہ مدت مزید کوئی توسیع نہ ہونے کی وجہ سے پوری ہو گئی اور اسرائیلی دفاعی افواج نے غزہ پٹی میں حماس کے ٹھکانوں پر پھر سے فضائی، زمینی اور بحری حملے شروع کر دیے تھے۔ آج ہفتہ دو دسمبر کے روز اسرائیلی ڈیفنس فورسز کی طرف سے بتایا گیا کہ جمعے سے لے کر ہفتے کی صبح تک غزہ پٹی کے زیادہ تر جنوبی حصے میں تقریبا 400 ایسے اہداف کو نشانہ بنایا گیا، جنہیں اسرائیلی فوج نے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اہم اہداف کا نام دیا۔ اس دوران فضائی اور بحری کے علاوہ زمینی فوج کی طرف سے ٹینکوں سے بھی جو گولہ باری کی گئی، اس کا نشانہ زیادہ تر خان یونس نامی فلسطینی علاقہ تھا، جہاں اسرائیلی فوج کے مطابق دہشت گرد تنظیم حماس کے کم از کم 50 اہداف" کو تباہ کر دیا گیا۔ ادھر حماس کے زیر انتظام غزہ پٹی میں فلسطینی طبی ذرائع نے کہا ہے کہ کل جمعے سے دوبارہ شروع کی گئی اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں آج ہفتے کی صبح تک مزید کم از کم دو سو فلسطینی ہلاک ہو گئے۔ اسرائیل کی فوج کی طرف سے آج ہفتے ہی کے روز ایک ایسا نقشہ بھی جاری کر دیا گیا، جسے مختلف خبر رساں اداروں نے غزہ پٹی کے علاقے سے عام فلسطینی شہریوں کے انخلا کے لیے جاری کردہ نقشے کا نام دیا ہے۔ اس نقشے کے ساتھ ہی آئی ڈی ایف کی طرف سے یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ اسرائیل نے غزہ میں حماس اور دیگر دہشت گرد تنظیموں کے خلاف سخت ملٹری ایکشن دوبارہ شروع" کر دیا ہے۔ اس اعلان میں اسرائیلی افواج نے غزہ پٹی کے شمالی حصے کے رہائشی فلسطینیوں سے کہا ہے کہ وہ فوری طور پر" شمالی حصے میں اپنے گھر خالی کر کے جنوبی غزہ میں قائم پناہ گاہوں اور سکولوں میں منتقل ہو جائیں۔ اس سلسلے میں آئی ڈی ایف کے عربی زبان کے ترجمان نے ان مخصوص علاقوں کے ناموں کی فہرست بھی جاری کر دی، جہاں سے مقامی باشندوں کو جنوبی غزہ کی طرف چلے جانا چاہیے۔ ان علاقوں میں جبالیہ، شجاعیہ، زیتون اور غزہ کا پرانا شہر بھی شامل ہیں۔ فوجی ترجمان نے خاص طور پر جبالیہ میں چھ ایسی عمارات کی نام لے کر نشاندہی بھی کی، جنہیں وہاں کے مکینوں کو فی الفور خالی کرنا ہے۔ خبر رساں اداروں کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ ان عمارات کو بعد میں اسرائیلی حملوں سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ شامی وزارت دفاع کے مطابق اسرائیل نے شامی دارالحکومت دمشق کے قریب ہفتے کو علی الصبح نئے فضائی حملے کیے۔ اس وزارت کے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا کہ گولان کی مقبوضہ پہاڑیوں والے علاقے کی سمت سے یہ حملے جمعے اور ہفتے کی درمیانی رات ڈیڑھ بجے کے بعد کیے گئے اور ان کا ہدف دمشق شہر کے قریبی علاقے تھے۔ دیگر رپورٹوں کے مطابق دمشق کے قریب ان اسرائیلی حملوں میں ایران کی حمایت یافتہ لبنانی جنگجو تنظیم حزب اللہ کے دو فائٹر مارے گئے۔ شامی اپوزیشن تنظیم سیریئن آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے مطابق یہ ہلاکتیں مبینہ طور پر اسرائیلی فضائی کارروائی کا نتیجہ تھیں۔ سیدہ زینب نامی مقام پر ہفتے کی صبح کیے گئے اس فضائی حملے میں حزب اللہ کے سات جنگجو زخمی بھی ہوئے۔ اسرائیل شام میں فضائی حملوں کی باضابطہ طور پر تصدیق کم ہی کرتا ہے، تاہم اس کی جانب سے شامی خانہ جنگی کے آغاز سے شام پر وقفے وقفے سے حملے کیے جاتے رہے ہیں۔ اکتوبر کے اوائل میں حماس کے اسرائیل پر دہشت گردانہ حملے کے بعد سے البتہ اسرائیل کے شام میں حزب اللہ کے اہداف پر حملوں میں کافی تیزی آ چکی ہے۔ یورپی یونین کے علاوہ امریکہ اور کئی دیگر ممالک کی طرف سے دہشت گرد قرار دی گئی فلسطینی عسکریت پسند تنظیم حماس کے اسرائیل پر سات اکتوبر کے حملے میں تقریبا 1200 افراد مارے گئے تھے جبکہ حماس کے جنگجو جاتے ہوئے تقریبا 240 افراد کو یرغمال بنا کر اپنے ساتھ بھی لے گئے تھے۔ ان حملوں کے بعد اسرائیل نے غزہ پٹی پر جو زمینی اور فضائی حملے شروع کیے، ان میں فلسطینی طبی ذرائع کے مطابق حال ہی میں ختم ہونے والی عبوری فائر بندی سے پہلے تک تقریبا 15 ہزار فلسطینی مارے جا چکے تھے جن میں ہزاروں بچے اور خواتین بھی شامل تھیں۔ تقریبا ایک ہفتے تک جاری رہنے والی سیز فائر میں اسرائیل نے تقریبا ڈیڑھ سو فلسطینی قیدیوں کو رہا کیا تھا جبکہ حماس نے بھی اپنے زیر قبضہ یرغمالیوں میں سے بیسیوں کو واپس اسرائیل کے حوالے کر دیا تھا۔ اب لیکن فائر بندی ختم ہو جانے کے بعد سے اسرائیل کی طرف سے غزہ پر دوبارہ حملے کیے جا رہے ہیں۔

غزہ کے 6 ہزار فلسطینی بچوں کے قاتلین خدا کے انتقام سے نہیں بچ سکیں گے: صدر ابراہیم رئیسی

تہران (ایجنسی) اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر سید ابراہیم رئیسی نے آئین کے نفاذ کی ذمہ داری کے زیر عنوان دوسرے قومی سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری جانب سے غزہ اور فلسطین کی حمایت ملک کے بنیادی آئین پر استوار ہے۔ انھوں نے کہا کہ مظلومین کی حمایت ملک کے آئین کے مطابق ہماری خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے اسی بنا پر ہم نے انقلاب کے آغاز سے ہی فلسطین کی حمایت کی ہے۔ صدر ایران نے کہا کہ دنیا کے سیاسی حالات اور علاقے کے بعض رجحانات سے ہم اپنی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں سے روگردانی نہیں کر سکتے۔ سید ابراہیم رئیسی نے کہا کہ صیہونی حکومت کی نسل پرستی، اور مظلوم فلسطینی عوام کے ساتھ ظلم و بے انصافی نیز ان کا قتل عام آج کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ فلسطینی بچوں کے خون نے سب پر حقائق روشن کر دیے ہیں اور پوری دنیا میں جو عظیم اجتماعات اور مظاہرے ہو رہے ہیں وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ غاصب صیہونی حکومت کے مظالم اور نسل پرستی سے دنیا واقف ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ خداوند عالم چھ ہزار فلسطینی بچوں کی مظلومانہ شہادت کا انتقام لے گا اور غیر قانونی ظالم صیہونی حکومت نابود ہو جائے گی۔

ایران اور جاپان کے سربراہان مملکت کی ٹیلیفونک گفتگو، غزہ کی صورتحال پر تبادلہ خیال

تہران (ایجنسی) ڈاکٹر سید ابراہیم رئیسی نے سنیچر کی رات جاپان کے وزیر اعظم فومیو کیشیدا کے ساتھ ٹیلیفونی گفتگو میں غزہ پر صیہونی حکومت کے وحشیانہ حملے اور نسل کشی کو معاصر تاریخ کا اہم ترین انسانی المیہ قرار دیا۔ صدر ایران ڈاکٹر سید ابراہیم رئیسی نے یہ تجویز پیش کی کہ جاپان سمیت مختلف ممالک ریفرنڈم کرا کے اپنے عوام کی جانب سے فلسطینی قوم کی حمایت کی سطح کو دیکھ سکتے ہیں البتہ مغربی ممالک ایسا کوئی ریفرنڈم کرانے سے ڈرتے ہیں۔ سید ابراہیم رئیسی نے غزہ کے مظلوم عوام کے خلاف جرائم کے بانی اور صیہونی حکومت کی جنگ کے اصلی حامی کی حیثیت سے امریکا کے کردار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ غاصب صیہونی حکومت نے امریکا کی براہ راست حمایت کے سائے میں ہیروشیما پر جو ایٹم بم گرایا گیا تھا، ویسے ہی سات ایٹم بموں کے برابر، غزہ کے مظلوم عوام پر بمباری کر چکی ہے اور ان حالات میں امریکہ اور بعض دیگر ممالک انتہائی بے شرمی کے ساتھ دوسرے ملکوں سے تحمل کے لئے کہتے ہیں تاکہ صیہونی حکومت اطمینان کے ساتھ اپنے وحشیانہ جرائم اور فلسطینیوں کی نسل کشی جاری رکھ سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا کے سربراہوں اور حکام کی خاموشی اور کمزوری، بچوں کی قاتل صیہونی حکومت کے زیادہ نڈر ہونے کا سبب بنے گی۔

اقوام متحدہ کی سمندر میں پھنسے روہنگیا مسلمانوں کو بچانے کی اپیل

روہنگیا کے سیکڑوں شہریوں کو بچانے کے لیے فوری طور پر ریسکیو اینڈ سرچ آپریشن کے لیے اپنی پوری صلاحیت کو استعمال کریں

جینوا۔(ایجنسی) اقوام متحدہ نے ممالک سے بحیرہ انڈمان میں سمندری سفر کے لیے غیر محفوظ دو کشتیوں میں پھنسے سیکڑوں روہنگیا شہریوں کو بچانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ڈان اخبار میں شائع رپورٹ کے مطابق ہزاروں کی تعداد میں روہنگیا مسلمان جن پر زیادہ تر بدھ مت کی اکثریت والے ملک میانمار میں بہت زیادہ ظلم کیا جاتا ہے ہر سال خستہ حالت میں کشتیوں میں اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر طویل، مہنگا، سمندری سفر کر کے ملائیشیا یا انڈونیشیا پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے پناہ گزینوں کے ادارے (یو این ایچ سی آر) نے قریبی ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ ہلاکتوں کے خطرے سے دوچار روہنگیا کے سیکڑوں شہریوں کو بچانے کے لیے فوری طور پر ریسکیو اینڈ سرچ آپریشن کے لیے اپنی پوری صلاحیت کو استعمال کریں۔ یو این ایچ سی آر نے 'مختلف ذرائع' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ تقریبا 400 مسافروں کو لے جانے والی دو کشتیوں کے انجن میں خرابی پیدا ہو گئی ہے اور لوگ اب بحیرہ انڈمان میں غیر محفوظ کشتیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا کہ خوراک اور پانی ختم ہو سکتا ہے، اگر لوگوں کو بحفاظت کشتیوں سے نکالا نہیں گیا تو آنے والے دنوں میں ہلاکتوں کا بہت خطرہ ہے۔ کشتیوں کا صحیح مقام معلوم نہیں ہے اور یہ بھی واضح نہیں ہے کہ وہ کب اور کہاں سے روانہ ہوئیں۔ یو این ایچ سی آر کی جانب سے یہ مطالبہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کہ 2017 کے کریک ڈاؤن کے بعد سے انڈونیشیا کے مغربی صوبے آچے کے سفر میں کافی اضافہ دیکھا گیا ہے۔

فلسطینی انسانی حقوق کے گروپوں نے پراسیکیوٹر کریم خان سے ملاقات سے انکار کر دیا

یروشلم، 03 دسمبر (یو این آئی) فلسطینی انسانی حقوق کے گروپوں نے ہفتے کے روز بین الاقوامی فوجداری عدالت کے پراسیکیوٹر کریم خان سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ فلسطینی اداروں نے ان پر فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے باہمی الزامات کے ساتھ غیر مساوی سلوک کرنے کا الزام لگایا ہے۔ العربیہ کے مطابق خان 7 اکتوبر کے حملے میں ہلاک ہونے والوں کے خاندانوں کی نمائندگی کرنے والے ایک گروپ کی درخواست کے بعد اسرائیل اور مقبوضہ مغربی کنارے کے دورے پر ہیں تاہم انہوں نے رام اللہ میں فلسطینی حکام سے ملاقات بھی کی لیکن فلسطینی کارکنوں کا کہنا تھا کہ وہ کریم خان کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے اس اعتراض پر کہ وہ فلسطینی اور اسرائیلی مسائل سے غیر مساوی سلوک کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کے آزاد کمیشن کے ڈائریکٹر جنرل عمار الدویک نے کہا کہ فلسطینی انسانی حقوق کی تنظیموں کے طور پر ہم نے ان سے ملاقات نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ "میرے خیال میں جس طرح سے اس دورے کو سنبھالا گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر خان اپنا کام آزادانہ اور پیشہ ورانہ انداز میں نہیں کر رہے ہیں"۔ دونوں فریق 7 اکتوبر سے جنگی جرائم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات کا تبادلہ کر رہے ہیں، جب حماس کے جنگجوؤں نے غزہ کی پٹی کے ارد گرد متعدد اسرائیلی رہائشی کمیونٹیز میں دراندازی کر کے 1,200 اسرائیلیوں کو ہلاک اور تقریبا 240 کو قیدی بنا لیا گیا تھا۔ حماس کے حملے کے جواب میں اسرائیل نے غزہ پر فضائی حملے شروع کیے جو کئی ہفتوں سے جاری ہیں، اس کے علاوہ ٹینکوں اور فوجیوں کے ساتھ زمینی حملے بھی کیے جا رہے ہیں۔ اسرائیلی فوج کی دہشتیانہ کارروائیوں میں اب تک 15 ہزار سے زائد غزہ کے شہری شہید ہو چکے ہیں۔ کریم خان اسرائیلی قیدیوں کے اہل خانہ کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہونے کے بعد اسرائیل کے دورے پر آئے جہاں وہ ان خاندان کے کچھ افراد اور ان کے وکلاء سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ خان نے ہفتے کے روز رام اللہ میں فلسطینی صدر محمود عباس سے ملاقات کی۔ محمود عباس نے مسٹر خان سے فلسطینی علاقوں میں اسرائیل کی طرف سے عام شہریوں بالخصوص بچوں، خواتین اور بوڑھوں کو نشانہ بنا کر کیے جانے والے "جنگی جرائم" کی تحقیقات اور قانونی چارہ جوئی کو تیز کرنے پر زور دیا۔ فلسطینی وزیر اعظم محمد اشتیہ نے خان سے ملاقات کے دوران اس بات پر زور دیا کہ مسئلہ فلسطین عدالت اور بین الاقوامی قانون کے لیے ایک امتحان ہے۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی نے رپورٹ کیا کہ اشتیہ نے غزہ اور مغربی کنارے میں ہونے والے واقعات کو "قتل عام، اجتماعی سزا اور نسل کشی" قرار دیا۔

مستقل جنگ بندی سیاست نہیں انسانی حقوق سے متعلق ہے: امریکی صدر کے نام ڈاکٹروں کا خط

تہران (ایجنسی) اس خط میں میڈ گلوبل، MedGlobal تنظیم نے ڈاکٹروں اور نرسوں کی نمائندگی میں، غزہ کے قیدیوں کی رہائی اور اس محصور شدہ علاقے میں انسانی اور طبی امداد بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے۔ میڈ گلوبل، امریکہ میں قائم ایک انسان دوستانہ تنظیم ہے جو دنیا بھر میں ہنگامی ردعمل اور صحت کے پروگرام فراہم کرتی ہے۔ خط میں غزہ کے دو اعشاریہ تین ملین لوگوں کے لیے صاف پانی، ایندھن اور طبی امداد تک رسائی کا مطالبہ کیا گیا ہے، اور حکمرانوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ امداد کی ترسیل کے لیے مصر اور اسرائیل پر تمام سرحدیں کھولنے کے لیے دباؤ ڈالیں۔ اس ادارے کے سربراہ ڈاکٹر ظاہر سہلول نے کہا کہ غزہ میں کام کرنے والے ڈاکٹروں نے بہت زیادہ زحمتیں اٹھائی ہیں اور حقیقی خطرات مول لیے ہیں، اور جان لیوا غم و اندوہ کے باوجود، انہوں نے بہت سے لوگوں کی جانیں بچائی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیاست دانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ مستقل جنگ بندی سیاست نہیں ہے، بلکہ انسانی حقوق سے متعلق ہے۔

فلپائن کے چرچ میں بم دھماکا: 4 افراد ہلاک اور 50 زخمی

منیلا: فلپائن کے شہر مراوی کی ایک یونیورسٹی میں قائم کیتھولک چرچ میں ہونے والے بم دھماکے میں 4 افراد ہلاک اور 50 سے زائد زخمی ہو گئے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق فلپائن کے دارالحکومت کے ایک کیتھولک چرچ میں اُس وقت بم دھماکا ہوا جب وہاں بڑی تعداد میں لوگ اتوار کی دعائیہ تقریب کے لیے جمع تھے۔ بم دھماکے کے بعد چرچ میں بھگدڑ مچ گئی اور لوگوں کی چیخ و پکار سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ درجنوں افراد قدموں تلے کچلے جانے کے باعث زخمی ہو گئے۔ ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ زخمیوں میں سے 10 سے زائد کی حالت نازک ہونے کے سبب ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ فلپائن کے صدر فرڈیننڈ مارکوس جونیئر نے بم دھماکے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حملے میں غیر ملکی دہشت گرد ملوث ہیں جنھیں ڈھونڈ کر کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ خیال رہے کہ مراوی شہر پر 2017 سے داعش کا قبضہ تھا تاہم فوجی کارروائیوں کے بعد 5 ماہ قبل یہ قبضہ واگزار کروا لیا گیا تھا اور اس دوران ہزار سے زائد داعش جنگجو ہلاک ہو گئے تھے۔ تاحال اس بم دھماکے کی ذمہ داری داعش سمیت کسی شدت پسند گروپ نے قبول نہیں کی ہے۔

کینیڈا نے 4 پاکستانی نژاد مسلمانوں کے قاتل کو جنوری میں سزا سنانے کا فیصلہ

کینیڈا: جون 2021 میں کینیڈا کے صوبے اونٹاریو کے شہر لندن میں پاکستانی نژاد مسلمان خاندان کے چار افراد کو اپنے پک اپ ٹرک سے حملہ کر کے قتل کرنے کے مجرم نیتھینیل ویلٹمین کو آئندہ سال 4 اور 5 جنوری کو سزا سنائی جائے گی۔ کینیڈا کے میڈیا نے رپورٹ کیا کہ نیتھینیل ویلٹمین جمعہ کو جنوب مغربی صوبے اونٹاریو میں واقع شہر کے جنوب مغرب میں واقع حراستی مرکز سے ویڈیو لنک کے ذریعے ونڈسر کی عدالت میں پیش ہوا۔ نیتھینیل ویلٹمین کو گزشتہ ماہ ایک جیوری کی طرف سے 6 جون 2021 کو چہل قدمی کے لیے نکلے ہوئے افضل خاندان پر اپنے پک اپ ٹرک سے حملہ کرنے پر قتل اور اقدام قتل کی دفعات کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا۔ حملے میں جاں بحق ہونے والوں میں 46 سالہ سلمان افضل، ان کی 44 سالہ اہلیہ مدیحہ سلمان، ان کی 15 سالہ بیٹی یمنا اور اس کی 74 سالہ دادی طلعت افضل شامل تھیں، جوڑے کا 9 سالہ بیٹا شدید زخمی ہوا تھا لیکن وہ بچ گیا تھا۔ جنوری 2024 میں دو روزہ سزا کی سماعت لندن کی سپریم کورٹ میں جسٹس رینی پومیرنس کے سامنے ہوگی، اسی جج نے ونڈسر میں 11 ہفتے تک چلنے والے مقدمے کی بھی نگرانی کی۔ مقدمے کی سماعت ونڈسر میں جیوری کے سامنے ہوئی جب کہ سزا متاثرین کے اہل خانہ کی درخواست پر لندن میں سنائی جائے گی۔ سلمان افضل کے خاندان پر حملے کی کینیڈا بھر میں مذمت کی گئی، پولیس نے اس حملے کو نفرت انگیز جرم قرار دیا اور کینیڈا میں اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے اقدامات کا مطالبہ کیا گیا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران نیتھینیل ویلٹمین نے گواہی دی کہ وہ 2019 میں نیوزی لینڈ کی 2 مساجد میں فائرنگ کر کے 51 مسلمان نمازیوں کے اجتماعی قتل کا ارتکاب کرنے والے برینٹن ٹیرنٹ کی تحاریر سے متاثر تھا۔ نیتھینیل ویلٹمین نے پہلے بھی اعتراف کیا تھا کہ اس نے بلٹ پروف جیکٹ اور ملٹری طرز کا ہیلمٹ آن لائن منگوایا تھا اور جس دن اس نے سلمان افضل اور ان کے خاندان کو حملے کا نشانہ بنایا، انہیں پہنا تھا۔ مجرم نے جیوری کو بتایا تھا کہ متاثرہ خاندان کو دیکھ کر اسے مارنے کی ترغیب محسوس ہوئی، اس کا کہنا تھا کہ اسے متاثرین کے حلیے سے پتا چل گیا تھا کہ وہ مسلمان ہیں۔

جن پنگ نے لیانگ زو فورم کو مبارکباد کے خط بھیجے

بیجنگ، 03 دسمبر (شنہوا) چین کے صدر شی جن پنگ نے اتوار کو لیانگ زو فورم کو ایک مبارکباد کے خط بھیجے۔ مسٹر جن پنگ نے کہا کہ "لیانگ زو قدیم شہر کے کھنڈرات چینی تہذیب کی 5,000 سالہ تاریخ کی نمائش اور عالمی تہذیبوں کا خزانہ ہیں۔" انہوں نے کہا کہ "چینی تہذیب کھلی اور جامع رہی ہے، جو مسلسل خود کو مالا مال کر رہی ہے اور دوسری تہذیبوں کے جوہر کو اپنا کر عالمی تہذیبوں کی افزودگی میں اپنا حصہ ڈال رہی ہے۔" انہوں نے باہمی احترام، اتحاد، ہم آہنگی اور بقائے باہمی کو انسانی تہذیب کی ترقی کا صحیح راستہ قرار دیا اور تمام فریقوں پر زور دیا کہ وہ لیانگ زو فورم کے پلیٹ فارم کا بہترین استعمال کریں اور بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو کے شراکت دار ممالک کے ساتھ بات چیت کو آگے بڑھائیں۔ انہوں نے مختلف تہذیبوں کو ہم آہنگی سے رہنے اور ایک دوسرے کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک کے لوگوں کے درمیان دوستی اور باہمی افہام و تفہیم اور پیار کو بڑھانے کے لیے مساوات، باہمی تعلیم، مکالمے اور باہمی رہائش کے وژن کو فروغ دینے کی اپیل کی۔" پہلا لیانگ ژو فورم جس کا اہتمام وزارت ثقافت و سیاحت اور مشرقی چین کے صوبہ ژی جیانگ کی صوبائی حکومت نے مشترکہ طور پر کیا تھا، جس کا موضوع تھا "عالمی تہذیبی اقدام کو نافذ کرنا، تہذیبوں کے درمیان تبادلے اور باہمی تعلیم کو فروغ دینے" کے تھیم کے ساتھ اتوار کو ڈاؤن ٹاؤن ہانگزو میں کھولا گیا۔"

پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان سرمایہ کاری کے طریقوں پر اتفاق رائے

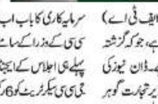

اسلام آباد، 03 دسمبر (یو این آئی) پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان سرمایہ کاری کے طریقوں پر اتفاق رائے ہو گیا ہے، جس سے گلف کوآپریشن کونسل (جی سی سی) کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کی توثیق کی راہ ہموار ہو گئی ہے، جو کہ گزشتہ 19 برس سے زیر التوا ہے۔ ڈان نیوز کی رپورٹ کے مطابق نگران وزیر تجارت گوہر اعجاز کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطح کے وفد نے گزشتہ روز ریاض میں جی سی سی کے چیف مذاکرات کار کے ساتھ مذاکرات کے آخری دور میں شرکت کی۔ اس کا مقصد آزاد تجارتی معاہدے کے تحت سرمایہ کاری کے معاملات کو حتمی شکل دینا تھا، جو کہ آج دوحہ میں جی سی سی کے وزرائے خارجہ کے اجلاس سے پہلے ایک اہم اقدام تھا، جہاں پاکستان کے ساتھ اس معاہدے کو منظوری ملنے کی امید ہے۔ متفقہ سرمایہ کاری کا باب اب منظوری کے لیے جی سی سی کے وزراء کے سامنے پیش کیا جائے گا، جو پہلے ہی اجلاس کے ایجنڈے میں شامل ہے، جی سی سی سیکریٹریٹ کو 6 رکنی جی سی سی ممالک کی جانب سے معاہدے پر دستخط کرنے کا اختیار ہے، اگر منظوری دی جاتی ہے تو یہ پہلا تجارتی اور سرمایہ کاری معاہدہ ہوگا جو جی سی سی نے گزشتہ 15 برس کے دوران کسی بھی ملک کے ساتھ کیا ہوگا۔ دیگر فیصلوں کے علاوہ ایک اہم فیصلہ یہ بھی ہوگا کہ تنازعات کو بین الاقوامی ثالثی عدالت میں لے جانے سے پہلے 8 ماہ کے اندر اندر مقامی طور پر حل کیا جائے گا۔ گوہر اعجاز نے اجلاس کے بعد بتایا کہ آج ہم نے ریاض میں جی سی سی ٹیم کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے کے تحت سرمایہ کاری کے باب کو حتمی شکل دی ہے۔ نگران وزیر تجارت نے کہا کہ ان کی ٹیم 8 ماہ کی مدت کا اضافہ کر کے ایک 'گریجویٹ اپروچ' پیدا کرنے میں کامیاب ہوئی جو کہ دونوں سرمایہ کاروں کو عالمی عدالتوں میں ثالثی کے لیے جانے سے قبل تنازعات کے باہمی تصفیہ کے قابل بنائے گا۔ ستمبر میں پاکستان نے جی سی سی کے ساتھ آزاد تجارت معاہدے پر اتفاق کیا تھا، تاہم معاہدے پر دستخط ملتوی کر دیے گئے تھے کیونکہ سعودی عرب نے معاہدے میں سرمایہ کاری کا باب شامل کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

اسد قیصر دوبارہ گرفتار

مردان، 3 دسمبر (یو این آئی) پاکستان کی قومی اسمبلی کے سابق اسپیکر اسد قیصر کو 9 مئی کے فسادات سے متعلق مقدمات میں ان کی رہائی کے فوراً بعد مردان جیل سے باہر نکلتے پر پولیس نے دوبارہ گرفتار کر لیا۔ مردان کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج محمد زیب خان نے ایک روز قبل فیصلہ محفوظ کرتے ہوئے ان کی رہائی کا حکم دیا تھا۔ عدالت نے پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے رہنما کو 10 لاکھ روپے کے مچلکے جمع کرانے کا حکم دیا تھا۔ غور طلب ہے کہ ضلع چارسدہ کے تھانہ پارنگ کے اہلکاروں نے 9 مئی کو تشدد کے سلسلے میں ان کے خلاف درج ایف آئی آر میں سابق اسپیکر قومی اسمبلی کو گرفتار کیا تھا۔

زاپوریزیا جوہری پلانٹ میں بجلی لائن کاٹنے سے حادثے کا خطرہ: یوکرین

کیف، 3 دسمبر (یو این آئی) یوکرین نے کہا کہ اس کے پاور گرڈ کو زاپوروزیا نیوکلیئر پاور پلانٹ سے جوڑنے والی دو پاور لائنیں راتوں رات کاٹ دی گئیں، جس سے پلانٹ میں حادثے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ گزشتہ سال روسی افواج کے قبضے کے بعد سے یہ پلانٹ لڑائی کے مراکز میں سے ایک ہے اور دونوں فریق ایک دوسرے پر اس کی سلامتی سے سمجھوتہ کرنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ پلانٹ کے روس میں قائم آپریٹر نے تصدیق کی کہ اس نے راتوں رات ڈیزل جنریٹرز کا سہارا لیا لیکن اس نے محفوظ حدود میں کام کیا اور حفاظتی خلاف ورزیوں کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی (آئی اے ای اے) نے خبردار کیا ہے کہ پچھلے سال تنازع شروع ہونے کے بعد سے یہ آٹھواں موقع ہے جب پلانٹ کو باہری بجلی سے منقطع کیا گیا ہے۔

فرانس میں چاقو بردار شخص کا حملہ

1 راہگیر ہلاک اور 2 زخمی

پیرس: فرانس کے دارالحکومت میں چاقو بردار شخص نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر کے راہگیروں پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ایک جرمن شہری ہلاک اور 2 دیگر شہری زخمی ہو گئے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق پیرس کے ایفل ٹاور کے نزدیک پولیس نے تعاقب کے بعد مشتبہ حملہ آور کو گرفتار کر لیا جس کی عمر 26 سال ہے۔ حملہ آور کی ذہنی حالت درست نہیں اور 2016 میں بھی اسی طرح کے ایک حملے کی منصوبہ بندی کے الزام میں 4 سال قید کی سزا کاٹ چکا ہے۔ حملے کے وقت ملزم نے "اللہ اکبر" کا نعرہ بھی لگایا اور پولیس کو دوران تفتیش بتایا کہ وہ افغانستان اور فلسطین میں مسلمانوں کے قتل عام پر پریشان ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم نے چاقو اور ہتھوڑے سے ایک خاتون پر حملہ کرنا چاہا جو اس کی بیوی تھی۔ خاتون کے ہمراہ جرمن شہری حملے میں ہلاک ہو گیا۔ پولیس کے مطابق خاتون کو بچانے کی کوشش میں 2 فرانسیسی شہری زخمی ہو گئے۔ حملہ آور کی بیوی کو ایک ٹیکسی ڈرائیور جائے وقوعہ سے دور لے گیا تھا۔

تین ریاستوں میں زبردست جیت 'مودی جی کی گارنٹی' پر جنتا کے اعتماد کی گارنٹی ہے: وزیراعلیٰ یوگی

جیت کے بعد جشن میں ڈوبی بھاجپا، منائی دیوالی، کہا- 2024 میں تیسری بار وزیراعظم بنیں گے مودی

لکھنؤ:3 دسمبر (پی این ایس) راجستھان، چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں بی جے پی کی جیت سے حوصلہ افزا وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اسے مودی کی گارنٹی پر عوام کے اعتماد کا نتیجہ قرار دیا اور کارکنوں کو جیت کی مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ وزیر اعظم نریندر مودی جی کی قیادت اور رہنمائی میں بی جے پی کی چار ریاستوں کے انتخابی نتائج میں تین ریاستوں میں بھاری اکثریت کے ساتھ ہیٹ ٹرک کرنا مودی جی کی گارنٹی پر عوام کے اعتماد کی گارنٹی ہے۔' بھارتیہ جنتا پارٹی کے سرشار کارکنوں اور معزز ووٹروں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات۔ یوپی کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ ان نتائج سے واضح ہے کہ بھارت کے ذہن میں مودی ہے۔ مودی کے ذہن میں بھارت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمل کے کھلنے کا مطلب گڈ گورننس اور ترقی کی گارنٹی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی قیادت اور وزیر اعظم مودی جی کا پورے ملک کی سیاست میں ڈنکا بج رہا ہے، آج ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کے دل میں مودی جی ہے اور مودی جی کے ذہن میں بھارت ہے۔ مرکز میں ہماری حکومت ریاست میں بھاری اکثریت کے ساتھ واپس آرہی ہے۔ راجستھان اور چھتیس گڑھ میں کمل کھلا ہے... کمل کے کھلنے کا مطلب اچھی حکمرانی اور ترقی کی گارنٹی ہے۔ اب تک کے رجحانات میں کانگریس کو صرف تلنگانہ میں کامیابی ملی ہے۔ مدھیہ پردیش اور راجستھان میں شکست کے ساتھ ہی چھتیس گڑھ اس کے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ میں بی جے پی کی بمپر جیت سے پر جوش پارٹی کارکن جشن میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ لکھنؤ میں پارٹی ہیڈکوارٹر میں کارکنوں نے دیوالی منائی۔ جیت پر پر جوش کارکنوں نے پٹاخے پھوڑے اور مٹھائیاں تقسیم کیں۔ بی جے پی کارکنوں نے کہا کہ تین ریاستوں میں بی جے پی کی بڑی جیت نے ثابت کر دیا ہے کہ نریندر مودی 2024 میں ایک بار پھر ملک کے وزیر اعظم بنیں گے۔ 2024 میں بی جے پی کی جیت یقینی ہے۔ تاہم تلنگانہ میں کانگریس کو اکثریت مل رہی ہے لیکن مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ میں بی جے پی کی جیت کو بہت اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ ان ریاستوں میں انتخابات کو عام انتخابات کا سیمی فائنل تصور کیا جا رہا تھا۔ ان انتخابات کا نتیجہ بی جے پی کے حق میں 3-1 رہا ہے۔ مدھیہ پردیش میں بی جے پی 150 سے زیادہ سیٹیں جیتتی نظر آرہی ہے۔ یہ جیت بہت بڑی ہے۔ ایسی قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں کہ ریاست میں تقریباً 18 سال سے برسر اقتدار رہنے والی بی جے پی کے خلاف ماحول ہے۔ بی جے پی کارکنوں کا کہنا ہے کہ یہ ایک ناقابل تردید سچائی ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی ملک کے سب سے مقبول لیڈر ہیں۔ مودی بھارت کے دل میں ہیں۔ مودی کے ذہن میں بھارت ہے۔

مدھیہ پردیش میں بازی ہار کر بھی جیت گئے اکھلیش یادو

لکھنؤ:3 دسمبر (پی این ایس) مدھیہ پردیش میں اسمبلی انتخابات کے رجحانات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کو واضح اکثریت ملتی نظر آرہی ہے۔ کانگریس نے انتخابات میں اپنی تمام تر کوششیں کی تھیں لیکن پارٹی کی جیت اب ناممکن نظر آرہی ہے۔ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی سماج وادی پارٹی نے بھی مدھیہ پردیش کے انتخابات میں حصہ لیا۔ پارٹی نے 74 سیٹوں پر اپنے امیدوار کھڑے کیے تھے۔ انڈیا اتحاد کا حصہ ہونے کے باوجود سماجوادی پارٹی نے بھی کانگریس کے خلاف اپنے امیدوار کھڑے کئے۔ اس کو لے کر کانگریس کے کمل ناتھ اور اکھلیش کے درمیان زبانی جنگ بھی ہوئی، جس کے بعد اکھلیش نے لوک سبھا انتخابات میں انڈیا اتحاد میں شامل ہونے پر غور کرنے جیسی باتیں کہیں۔ اب جب مدھیہ پردیش انتخابات کو لے کر تصویر صاف ہو رہی ہے اور یہ واضح ہو گیا کہ ریاست میں کانگریس کی حکومت نہیں بننے والی ہے، تو اکھلیش نے انتخابات میں ایک بھی سیٹ نہ جیتنے کے بعد بھی بازی نہیں ہاری ہے۔ کانگریس نے مدھیہ پردیش انتخابات میں اپنی پوری طاقت لگا دی تھی۔ حد سے زیادہ اعتماد کی وجہ سے پارٹی نے حال ہی میں بنائے گئے ملک گیر اتحاد انڈیا کے بارے میں سوچا تک نہیں اور اکھلیش کے مطالبے کے باوجود مدھیہ پردیش میں ایس پی کو ایک بھی سیٹ نہیں دی۔ اکھلیش نے اس پر کھل کر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر ریاستی سطح کے انتخابات میں انڈیا اتحاد کو لاگو نہیں کیا جاتا ہے، تو وہ بعد میں غور کریں گے کہ لوک سبھا انتخابات میں اس کے ساتھ رہنا ہے یا نہیں۔ اس کو لے کر کانگریس اور ایس پی کے لیڈران اور کارکنان بھی آمنے سامنے آگئے۔ یوپی میں اکھلیش اور کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے کے درمیان کشیدگی تھی۔ کانگریس کو پورا بھروسہ تھا کہ وہ مدھیہ پردیش میں حکومت بنانے جا رہی ہے اور ایسے ماحول میں وہ بعد میں اکھلیش کو راضی کر لے گی۔ لیکن اب داؤ پیچھے ہٹ گیا ہے۔ مدھیہ پردیش انتخابات میں ایک بار پھر بی جے پی جیتتی نظر آرہی ہے۔ کراری شکست کے بعد کانگریس کو آئندہ لوک سبھا انتخابات میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ الیکشن میں ایسی کارکردگی کے بعد جس کے لیے ایس پی کے ساتھ تعلقات کشیدہ ہوئے تھے، وہ سیٹوں کی تقسیم کے معاملے میں زیادہ موثر پوزیشن میں نہیں رہ پائے گی۔ اکھلیش یادو کی پارٹی ایس پی نے مدھیہ پردیش کی 74 سیٹوں کے لیے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کیا تھا۔ وہ کانگریس سے انڈیا الائنس کے تحت سیٹیں مانگتے رہے لیکن کانگریس نے انہیں پیشکش نہیں کی۔ تاہم، 74 ایس پی امیدواروں میں سے ایک بھی جیت کے قریب نہیں ہے۔ بہرحال یہ انتخابی نتیجہ اکھلیش کے لیے راحت کا باعث ہے۔ لوک سبھا انتخابات اگلے سال ہونے والے ہیں۔ ممکن ہے اپوزیشن جماعتیں انڈیا الائنس کے بینر تلے الیکشن لڑیں۔ ایسے میں، اتر پردیش میں سیٹوں کی تقسیم کی صورت میں، کانگریس اب مضبوط دعویٰ نہیں کر سکے گی اور اکھلیش یادو یوپی میں اپنی کمزور سیاسی حالت اور حالیہ انتخابات میں اس کی کارکردگی کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس پر حاوی نظر آئیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ان انتخابات کے نتائج میں ایک سیٹ نہ جیتتے ہوئے بھی اکھلیش یادو ایک داو جیت ہی گئے ہیں۔

ملک ارجن کھڑگے اور راہل گاندھی کی قیادت میں عام لوگوں کے لیے کانگریس کی لڑائی جاری رہے گی: ڈاکٹر علیم اللہ خان

لکھنؤ: چار ریاستوں کی قانون ساز اسمبلی کے نتائج کا اعلان ہونے پر اتر پردیش کانگریس کے ترجمان ڈاکٹر علیم اللہ خان نے چاروں ریاستوں کے مینڈیٹ کو قبول کرتے ہوئے، تلنگانہ کی عوام کو کانگریس پارٹی کے نظریے اور کام کو آگے بڑھانے کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر علیم اللہ خان نے کہا کہ جو بھی مینڈیٹ ہے، اس کا احترام کرتے ہیں لیکن ملک پر جو خطرہ تھا وہ خطرہ ابھی کم نہیں ہوا ہے۔ کانگریس صدر ملک ارجن کھڑگے اور راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس پارٹی ملک بھر میں عوام کے مسائل اور ان کے حقوق کے لیے لڑ رہی ہے۔ نظریاتی جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اس نظریے کی لڑائی جہاں غریبوں، کسانوں، نوجوانوں، خواتین اور مزدوروں کے حقوق کی بات کی جاتی ہے۔ آگے ڈاکٹر علیم اللہ خان نے کہا کہ کانگریس پارٹی ملک کو بچانے کی جنگ لڑ رہی ہے، جمہوریت اور آئین کو بچانے کی جنگ لڑ رہی ہے اور جو بی جے پی- آر ایس ایس نے نفرت کی سیاست کا زہر بویا ہے، ہم اس نفرت کی سیاست کے خلاف لڑائی لڑ رہے ہیں۔ کانگریس کے ترجمان نے کہا کہ ہمارے پاس گاندھی، نہرو، مولانا آزاد اور امبیڈکر کی وراثت ہے اور ہمارے آزادی کی چھتری ہے۔ آزادی کی اس چھتری کو لے کر کانگریس پارٹی کے کارکنان راہل گاندھی کی قیادت میں ملک بھر میں [...] کی لڑائی لڑ رہے ہیں، ان کے مسائل کے حل کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ ڈاکٹر علیم اللہ خان نے کہا کہ ان کی زہریلی سیاست کی مہم ہم عام لوگوں تک نہیں پہنچنے دیں گے۔ ہم اس کے خلاف نظریاتی جنگ لڑتے رہیں گے۔ ہمیں عوام کا آشیرواد اور پیار [...] ہیں، بیشک ہمیں کامیابی نہیں ملی لیکن انتخابات میں شکست کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نظریاتی جنگ ہار چکے ہیں۔ ہم جائزہ لیں گے اور ان کی نفرت کے خلاف یہ لڑائی آگے بھی جاری رہے گی۔

مولانا سید شاہ وارث حسن کے دوروزہ عرس کا اختتام

شاہ نے ساری زندگی اتحاد کا پیغام پھیلایا: واصف حسن

لکھنؤ:3 دسمبر (پی این ایس) حضرت مولانا سید شاہ وارث حسنؒ کے دوروزہ ۸۸ واں عرس ٹیلے شاہ پیر محمد صاحب ٹیلے والی مسجد پر دوروز قبل منعقد ہوا۔ عرس کا آغاز محمد زبیر فتح پوری کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد محفل میلاد سجائی گئی، میلاد میں عبیدالرحمٰن ندوی نے خطاب کیا۔ قمر سیتاپوری، احمد جمال لکھنوی، ابوبکر لکھنوی وغیرہ نے نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ اس موقع پر سید شاہ واصف حسن واعظی (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ وارثیہ حسنیہ جامع مسجد شاہی ٹیلہ شاہ پیر محمد صاحب (ٹیلے والی مسجد) نے اپنے بیان میں کہا کہ جس طرح مدارس علم کی درسگاہ ہوتے ہیں جہاں سے علماء نکلتے ہیں، اسی طرح خانقاہوں کا ایک مقام ہے جہاں سے شاہ، ولی قطب، ابدال اور مجذوب وغیرہ نکلتے ہیں۔ اسی لئے ہمیں خانقاہی نظام کی اہمیت کو سمجھنا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا اس دور میں حضرت مولانا سید شاہ وارث حسنؒ کی تعلیمات کی خاص ضرورت ہے، شاہ صاحب نے قومی اتحاد اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔ ہم سبھی لوگوں کو اسی پیغام کو عام کرنا چاہیے، آپس میں بھائی چارہ قائم کر کے ایک دوسرے کے دکھ، سکھ میں ساتھ کھڑے ہو کر ایک دوسرے کا دکھ بانٹنا چاہیے۔ یہی پیغام شاہ صاحب نے پوری زندگی سب کو دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان کے مریدین بین الاقوامی سطح پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے ۸۸ ویں عرس میں ملک کی دیگر ریاستوں اور پردیس کے کئی قصبوں، شہروں سے ان کے مریدین نے ٹیلے پر تشریف لا کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور سید شاہ واصف حسن واعظی کی سجادگی کو سراہتے ہوئے ان کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ واصف واعظی نے بھی اس موقع پر اپنے مریدین سے عزم کیا کہ اس خانقاہی نظام کو انشاء اللہ مزید ترقی دینے میں ہمہ تن کوشاں رہیں گے۔ عرس کے موقع پر تمام مذاہب کے لوگوں نے شرکت کر کے گنگا جمنی تہذیب کی مثال قائم کی، آخر میں شہر اور ملک کی ترقی، امن و بھائی چارے کیلئے دعائیں کی گئیں اور لنگر عام بھی تقسیم کیا گیا۔ عرس مبارک کے موقع پر کل شریف میں شرکت کرنے والوں میں خاص طور پر سید آل مصطفیٰ خادم دیوی شریف، صدر علماء بورڈ، سید خالد صفوی متولی سجادہ نشین خانقاہ قدریہ صفی پور شریف (اناؤ)، سید رضوان احمد، سید ریحان احمد، عمیر جلال، سید قطب الدین، آصف علی صفوی، رفیق قاسمی، عبداللہ نیاز، صہیب صدیقی، شعیب احمد، جاوید احمد، انس، تنویر، فرحان، انس ایڈوکیٹ، محمد شاہد، انیس سلمانی وغیرہ نے شرکت کی۔

"یاد کلب مصطفیٰ" عنوان پر پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ۔ ریاست کے سابق کارگزار وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی نے ڈاکٹر، ماہر قانون، ادیب اور مصنف مرحوم کلب مصطفیٰ نقوی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ان کی سطح پر آ کر بات کرتے تھے۔ کلب مصطفیٰ بہت کم عمری میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ میں نے انہیں قریب سے دیکھا لیکن کافی وقت نہیں ملا۔ شیعہ کالج میں کلب عباس نقوی کا خطاب سننے کا موقع ملا۔ دونوں بھائی عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ ڈاکٹر رضوی اتوار کو گومتی نگر کے وشال کھنڈ-2 میں مصطفیٰ نقوی کی یاد میں منعقد پروگرام کی صدارت کر رہے تھے۔ مولانا ڈاکٹر کلب سبطین نوری نے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کلب مصطفیٰ نے ایک بہت ہی شاندار کتاب لکھی ہے جس کا نام فتنے تکلث ہے۔ کلب عباس کی اپنی برادری کے لیے بہت سی خدمات ہیں۔ ان شخصیات پر سیمینارز ہونے چاہئیں، تاکہ نئی نسل بزرگوں کے کارناموں سے آگاہ ہو سکے۔ چودھری سبط محمد نقوی کے بیٹے محمد عسکری نقوی نے کہا کہ کلبے نے مصطفیٰ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے 1966 میں کلب مصطفیٰ پر اردو اخبار سرفراز میں شائع ہونے والے مضمون کا حوالہ دیا۔ سول سروس میں شامل ہونے والی ملک کی پہلی مسلم خاتون پدم شری پروین طلحہ نے کلب مصطفیٰ کی لکھی ہوئی کتابیں مرتب کرنے پر اپنے بیٹے کلب سلمان کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کلب مصطفیٰ کو نہیں دیکھا لیکن ان کا نام سنا ہے۔ پیشے کے اعتبار سے وکیل ہونے کے باوجود وہ اپنے پیچھے ادب کا بہت بڑا خزانہ چھوڑ گئے ہیں۔ پروگرام میں منتظرقی نے اپنی کہانی مجھے کیا مظلوم تھا اور راجے بکا پر گفتگو کی۔ کانگریس کے سینئر لیڈر چاچا امیر حیدر جذباتی ہو گئے اور کہا کہ ڈاکٹر عمار رضوی اور ان کے علاوہ یہاں بہت کم لوگ ہوں گے جنہوں نے کلب مصطفیٰ کو دیکھا ہوگا۔ چچا امیر حیدر نے وہاں موجود لوگوں سے اردو اخبار خریدنے کی اپیل کی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر ریشما پروی نے کی۔ پروگرام میں پروفیسر انیس اشفاق، لندن سے آئے عامر مہدی، ریٹائرڈ آئی اے ایس آفیسر انیس انصاری، پروفیسر صابرہ حبیب، ڈاکٹر ثروت تقی سمیت معززین علاقہ کی بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

حکومت کے خلاف سازش کرنے پر ڈاکٹر کفیل سمیت چھ کے خلاف مقدمہ

لکھنؤ:3 دسمبر (پی این ایس) گورکھپور میڈیکل کالج کے سابق ڈاکٹر کفیل خان اور پانچ نامعلوم افراد کے خلاف کرشانگر پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔ الزام لگایا گیا ہے کہ ڈاکٹر کفیل اور ان کے ساتھی حکومت کے خلاف سازش کر رہے ہیں اور فساد پھیلا سکتے ہیں۔ اس کے لیے وہ اپنی کتاب ایک مخصوص کمیونٹی میں تقسیم کر رہے ہیں۔ کتاب میں حکومت مخالف اور اشتعال انگیز باتیں لکھی گئی ہیں۔ پولیس نے جانچ شروع کر دی ہے۔ ایل ڈی اے کالونی سیکٹر کے رہائشی تاجر منیش شکلا کے مطابق جمعہ کو وہ کسی کام سے ماتاجی کے بغیا گئے تھے۔ وہیں گمٹی کے پیچھے چار پانچ لوگ باتیں کر رہے تھے۔ یہ بھی ریاستی حکومت، اس کے وزرا اور اعلیٰ افسران کے خلاف نازیبا زبان استعمال کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ڈاکٹر کفیل کی ایک کتاب چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ اسے ریاست بھر میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ وہ لوگ سبھا انتخابات سے قبل ایک خاص برادری کے ہر فرد کو کتاب تقسیم کرنے کی بات کر رہے تھے۔ وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ حکومت کو ہر قیمت پر گرانا ہے۔ چاہے اس کا مطلب فساد برپا کرنا ہو۔ پولیس نے ڈاکٹر کفیل کا نام لیا ہے اور پانچ نامعلوم افراد کے خلاف دو برادریوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے جعلی دستاویزات تیار کرنے، برادریوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے اور مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے سمیت دیگر دفعات کے تحت رپورٹ درج کرائی ہے۔

سناتن کی مخالفت ہمیں لے ڈوبا، کانگریس کی نہیں یہ بائیں بازو کی ہار ہے: پرمود کرشنم

لکھنؤ:3 دسمبر (پی این ایس) کانگریس کے سینئر لیڈر آچاریہ پرمود کرشنم نے راجستھان، چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں پارٹی کی خراب کارکردگی پر سخت بات کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ پارٹی میں داخل ہوئے ہیں، جو کانگریس کو مہاتما گاندھی کے راستے سے ہٹا کر مارکس کے راستے کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہی چلتا رہا تو پارٹی کی حالت اے آئی ایم آئی ایم جیسی ہو جائے گی۔ کرشنم نے کہا کہ کانگریس اب سناتن مخالف پارٹی کے طور پر جانی جانے لگی ہے۔ سناتن کی مخالفت ہم پر حاوی ہوگئی۔ تین ریاستوں میں پارٹی کی شکست سناتن کی لعنت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تینوں ریاستوں کے کانگریس انچارجوں کو فوراً استعفیٰ دے دینا چاہئے۔ آچاریہ پرمود کرشنم نے کہا، میرے خیال میں یہ کانگریس کی شکست نہیں ہے۔ یہ بائیں بازو کی شکست ہے۔ کچھ دنوں سے ایسے ہی کچھ لیڈر کانگریس میں آ کر کانگریس کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور ان کا کافی اثر و رسوخ ہے۔ وہ کانگریس کے تمام فیصلوں میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لیڈر کانگریس کو مہاتما گاندھی کے راستے سے ہٹا کر بائیں بازو کی راہ پر لے جانا چاہتے ہیں۔ کانگریس پارٹی جو مہاتما گاندھی کے راستے پر چل کر یہاں آئی ہے، مہاتما گاندھی کی شروعات رگھوپتی راگھو راجا رام، پتت پاون سیتارام سے ہوتی تھی۔ آج وہ کانگریس سناتن مخالف پارٹی کے طور پر جانی جانے لگی ہے، یہ بدقسمتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس پارٹی ایسے لیڈروں کو بے دخل نہیں کرتی ہے تو کانگریس پارٹی کی حالت بہت جلد ایم آئی ایم جیسی ہو جائے گی۔ پارٹی کی قیادت کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور کانگریس کو مہاتما گاندھی، پنڈت نہرو، اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی کی کانگریس ہی رہنے دینا چاہئے۔ جو لیڈر کانگریس کو مہاتما گاندھی کے راستے سے ہٹا کر مارکس کے راستے پر لے جا رہے ہیں، انہیں باہر کا راستہ دکھانا چاہیے۔ آچاریہ نے مزید کہا، بھارت جذبات کا ملک ہے۔ سناتن کی مخالفت ہم پر حاوی ہوگئی۔ ملک نے ذات پات کی سیاست کو کبھی قبول نہیں کیا۔ یہ 6 دسمبر 1990 کو پارلیمنٹ میں راجیو جی کی تقریر ہے۔ وہ سنے گا۔ اگر یہ ملک ذات پرست ہوتا تو وشوناتھ پرتاپ سنگھ ہر گاؤں میں پوجا جاتا۔ جب وشوناتھ پرتاپ جی جب منڈل لائے تھے تو ان سے بڑا کوئی لیڈر نہیں تھا جس نے ذات پرستی کا کارڈ کھیلا، لیکن اس ملک میں ان کی جو حالت ہوئی وہ سب کے سامنے ہے، اس لیے ذات پات کی سیاست اور سناتن کی مخالفت ہمیں لے ڈوبے۔ انتخابی شکست کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ اس کا تجزیہ کیا جائے گا۔ جو لوگ اس وقت ان ریاستوں کے انچارج ہیں انہیں فوری طور پر مستعفی ہو جانا چاہیے۔ اگر ان میں ذرا سی بھی شرم ہے تو استعفیٰ دے دیں۔ یہ شکست سناتن کی لعنت ہے۔

دبستانِ اہلِ قلم کا سینتالیسواں طرحی رباعی مشاعرہ

لکھنؤ (پریس ریلیز) فیس بک گروپ دبستانِ اہل قلم لکھنؤ، پر سینتالیسواں طرحی رباعی مشاعرہ جناب ڈاکٹر ہارون رشید کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں بحیثیت مہمان خصوصی جناب محمد سراج الدین سیف نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض درد فیض خان نے انجام دیے۔

رباعی اپنی ساخت اور ہیئت کے اعتبار سے مشکل ترین صنف ہونے کے سبب ایک عرصہ تک عدم توجہی کی شکار رہی لیکن مبارکباد کے لائق ہیں ادبی اسکول لکھنؤ کے نوجوان اور متحرک شاعر معید رہبر اور ان کے رفقاء کہ انھوں نے رباعی کے ہفتہ وار طرحی مشاعروں کا انعقاد کر کے نہ صرف ہندوستان کی ادبی فضا میں رباعی کی صنف کو زندہ کیا بلکہ ہندوستان کی سرحدوں سے باہر بھی رباعی کو مقبول و معروف بنانے میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔ ان طرحی مشاعروں میں قومی اور بین الاقوامی شعرا کی مستقل شرکت اس امر کی بین دلیل ہے۔ معید رہبر نے ایک عرصہ سے ادب میں رائج اس مقولہ کو قطعیہ ثابت کر دیا ہے کہ رباعی مشکل ترین صنف ہے۔ دبستان اہل قلم کے بینر تلے اس ناقابل فراموش کارنامہ کو انجام دینے کے لیے میں تنظیم کے سبھی ذمہ داران اور اراکین کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں معید رہبر کی محبتوں کا شکرگزار ہوں کہ انھوں نے میری مصروفیات کا علم ہونے کے باوجود تیسری مرتبہ میرے کمزور کاندھوں پر صدارت کا بار ڈال دیا جو میرے لیے ایک آزمائش سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں بصحت و عافیت سلامت رکھے آمین۔

کچھ بھی لکھنے سے قبل میں ڈاکٹر ہارون رشید صاحب کو مسند صدارت کی دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مجھے آج کے علاوہ بھی مختلف مواقع پر جو عزت بخشی گئی اس کے لیے اراکین بزم کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ الحمدللہ رباعی کے سلسلے کی یہ سینتالیسویں کڑی ہے اور انشاءاللہ عنقریب نصف سنچری پوری ہونے والی ہے۔ ماشاءاللہ اب تک کا سفر بہت ہی کامیابی کے ساتھ پورا ہوا ہے جس کے لیے اراکین بزم اور تمام شرکائے محفل کو میری طرف سے دلی مبارکباد۔ شروع میں کسی کو بھی یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہ سلسلہ اتنے کامیاب طریقے سے اتنی دیر اور دور تک جائے گا مگر برادرم معید رہبر نے ثابت کر دیا کہ عزم محکم اور ثابت قدمی ہو تو کوئی کام مشکل نہیں۔ میری نیک خواہشات ہمیشہ ہی ان کے اور ان کی بزم کے ساتھ رہی ہیں اور آگے بھی رہیں گی۔ ابھی تک جن رباعیات پر نظر گئی ہے وہ سب بہت اچھی ہیں، کچھ بہت عمدہ ہیں اور کچھ ان سے بھی عمدہ۔ سبھی کو مبارکباد۔

اس طرحی رباعی مشاعرہ میں شرکت کرنے والے شعراء کرام کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ ڈاکٹر مخمور کاکوروی، معید رہبر لکھنوی، درد فیض خان، سید ضیا کاظم تقوی (ضیا تقوی)، عرفان بارہ بنکوی، سید آل راشد رضوی، تنویر پھول (امریکہ)، تعظیم احمد محمدی کھیری یوپی، فاروق انجم، ڈاکٹر عبدالحق امام (گورکھپور)، ناز پرتاپ گڑھی، اطیع اللہ انصاری، کاوش شوکتی، آزاد مانجھا گڑھی، زاہد کونچوی، نور محمد یاس، ڈاکٹر ممتاز منور پونے انڈیا، اطہر ہلسوی (ٹانڈہ- بہار)، ہاجرہ نور زریاب، ڈاکٹر عزیز خیر آبادی، اشفاق علی گلشن خیرآبادی، معین فخر معین، اعجاز اعظمی، شفاعت خیرآبادی، تنویر احمد تنویر پونہ، ملک نوید، یاور نقوی، سروش لکھنوی، نفیس سیتاپوری، مصباح انصاری، شاذ جہانی، نوئیڈا، مسعود جعفری، ڈاکٹر منتظر قائمی، انڈیا۔ آخر میں جنرل سکریٹری معید رہبر نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یہ اعلان کیا کہ یہ رباعی مشاعرہ ہر ہفتہ منعقد ہوگا جس میں اکابرین شعراء میں سے کسی کی بھی رباعی کا مصرع دیا جا سکتا ہے۔ یہ مشاعرہ ساحر دہلوی کے مصرعہ طرح (میں نفس پرستی سے سدا خوار رہا) پر منعقد ہوا۔

گلشن میں مراجتا بھی ایثار رہا
کب اس کے عوض کچھ کا طلبگار رہا
افسوس مگر ہے تو یہی بس ہارون
مشکوک ہمیشہ مرا کردار رہا
ڈاکٹر ہارون رشید

ہر وقت ہی صدمات سے دو چار رہا
تم سے ہی نہیں سب سے ہی بیزار رہا
راس آتی بھی کس طرح ستاروں کی روش
حالات سے میں برسر پیکار رہا
محمد سراج الدین سیف

اک منفرد انداز کا فن کار رہا
اخلاص سے روشن سدا کردار رہا
مخمور نے سینچا ہے لہو سے اپنے
اس واسطے شاداب سخن زار رہا
ڈاکٹر مخمور کاکوروی

دل شوق محبت میں ہی بیزار رہا
کیا خوب مرے عشق کا معیار رہا
آخر وہ ہوا اُن کی نظر سے ظاہر
انکار کے پردے میں جو اقرار رہا
معید رہبر لکھنوی

جینا تو بشر کا سدا دشوار رہا
پر لڑنے کو ہر ظلم سے تیار رہا
وہ کوئی فرشتہ ہے جو مجبور نہیں
انسان تو ہر دور میں لاچار رہا
درد فیض خان

ایودھیا اسٹیشن کو شمالی ریلوے کے لکھنؤ ڈویژن میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے

لکھنؤ: لکھنؤ ایودھیا اسٹیشن کو شمالی ریلوے کے لکھنؤ ڈویژن میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کے پیش نظر لکھنؤ ڈویژن کے ایودھیا کینٹ اور ایودھیا جنکشن اسٹیشنوں پر ریلوے انتظامیہ ان اسٹیشنوں کو جدید بنانے کی سمت میں اسٹیشنوں کے انفراسٹرکچر سمیت مختلف قسم کی ریلوے اسکیموں پر کام جاری ہے۔ ڈویژنل ریلوے منیجر ڈاکٹر منیش تھپلیال ان تمام کاموں کی خود نگرانی کر رہے ہیں۔ ڈویژنل ریلوے منیجر اتوار کو ایودھیا پہنچے۔ اس دوران وہ ایودھیا کینٹ اور ایودھیا جنکشن اور درشن نگر اسٹیشن پہنچے اور مسافروں کی سہولت کے لیے کیے جانے والے خصوصی انتظامات، ایئر کنسرس کے تعمیراتی کام کی پیشرفت، ٹریک کو ڈبل کرنے کے کام، اسٹیشن پر مسافروں کے آسانی سے داخلے اور باہر نکلنے کے بارے میں بات چیت کی۔ پلیٹ فارمز۔ آسان نقل و حمل، مسافروں کے لیے ہولڈنگ ایریا، کیٹرنگ کے انتظامات اور پینے کے صاف پانی وغیرہ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایودھیا جانے والی مسافر ٹرینوں کے محفوظ اور بروقت چلانے کے انتظامات، ان کی آمد و روانگی، ٹرینوں کی دیکھ بھال اور آپریشنل طریقہ کار کا بھی جائزہ لیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اسٹیشن کے احاطے کی صفائی اور دیگر انتظامات اور مسافروں کی ہموار نقل و حرکت سمیت ان کے انتظامات کا جائزہ لینے کے بعد اس سلسلے میں اپنی تجاویز اور ہدایات پاس کیں۔

ہریا میں سڑک حادثہ میں موٹر سائیکل سوار دو خواتین جاں بحق

بستی :3 دسمبر (پی این ایس) ایودھیا سے واپس آرہی بائک کو اتوار کی صبح 6 بجے یوپی کے بستی میں ہریا وکرم جوت ٹوٹی بھیٹی روڈ پر تھانہ علاقہ کے بنجریا گوسائیں گاؤں کے سامنے پیچھے سے ایک نامعلوم گاڑی نے ٹکر مار دی۔ زوردار ٹکر کے باعث موٹر سائیکل پر بیٹھی دو خواتین چھلانگ لگا کر سڑک پر گر گئیں۔ سر پر شدید چوٹیں لگنے سے دونوں موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ موٹر سائیکل پر سوار شخص شدید زخمی ہو گیا۔ اطلاع پر پہنچی ہریا پولیس نے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ ضلع کے پائیکولیا تھانہ علاقے کے سلہدی پور گاؤں کا رہنے والا پتیرام اپنی 45 سالہ خالہ کے ساتھ موٹر سائیکل پر جا رہا تھا۔ للن پرساد کی بیوی سہرتا دیوی اور اسی تھانہ علاقہ مہوا گاؤں کی 50 سالہ پھولا دیوی اپنی بیوی رام شنکر کے ساتھ ایودھیا سے واپس آرہی تھیں۔ صبح تقریباً 6 بجے وکرم جوت ٹوٹی بھیٹی روڈ پر بنجاریا گوسائیں گاؤں کے قریب پیچھے سے آنے والی ایک نامعلوم گاڑی نے موٹر سائیکل کو ٹکر مار دی۔ اس حادثے میں سوہرتا دیوی اور پھولا دیوی کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ بائک ڈرائیور پتیرام شدید زخمی ہو گیا۔

کانگریس کے آپسی معاملات اور موجودہ نتائج

راہل گاندھی نے "بھارت جوڑو یاترا" سے عوام میں یقیناً اپنی ساکھ مضبوط کی مگر وہ شاید پارٹی کے آپسی معاملات حل کرنے میں ناکام رہے۔ کانگریس کی ناکامی میں خانہ جنگی بھی ایک اہم وجہ ہوسکتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس کے لیے عوامی مقبولیت، کامیابی سے ہم کنار نہیں ہو پارہی ہے۔

سلمان عبدالصمد

پانچ ریاستوں کے انتخابی نتائج سے کانگریس اپنے احتساب کے لیے بہت سے کچھ حاصل کرسکتی ہے۔ کیوں کہ ان نتائج کا تعلق فقط ریاستوں سے ہی نہیں بلکہ آنے والے عام انتخابات سے بھی ہے۔ اس لیے پانچ ریاستوں کے نتائج کے مدنظر سیاسی مبصرین بہت سے مسائل و معاملات کا تجزیہ کریں گے لیکن کانگریس کی شکست کے متعدد ایسے پہلو ہیں جو پارٹی سے سنجیدہ غور و فکر کا تقاضا کرتے ہیں۔ کیوں کہ خانۂ کانگریس کی دیواروں میں پانی بھر چکا ہے:

اندر اندر کھوکھلے ہوجاتے ہیں گھر
جب دیواروں میں پانی بھر جاتا ہے

بلاشبہ "بھارت جوڑو یاترا" سے عوامی سطح پر راہل گاندھی مقبول ہوئے۔ انھوں نے بڑی حد تک لوگوں کے دلوں پر دستک دی۔ انھوں نے لوگوں کو سنا اور لوگوں نے انھیں محسوس کیا۔ تقریباً 4 ہزار کلو میٹر کی یاترا میں راہل گاندھی نے جس دانش مندی کا ثبوت دیا اس سے ان کے سیاسی قد میں اضافہ ہوا مگر شاید وہ اپنے لیڈروں کے درمیان کوئی مضبوط ساکھ نہیں بنا سکے۔ کانگریس کی دیواروں میں پانی بھرا ہوا ہے۔ اس لیے وہ مذکورہ شعر کے مصداق اندر سے کھوکھلی ہوتی جارہی ہے۔ پارٹی کو دو محاذوں پر جنگ درپیش ہے۔ پہلی جنگ یہ ہے کہ وہ کیسے عوامی مقبولیت و حمایت حاصل کرے۔ کیسے وہ ووٹروں سے قریب ہو کر ان کے مسائل کو سمجھے۔ دوسری جنگ آپسی جنگ ہے۔ جسے خانہ جنگی کے تناظر میں دیکھا جاسکتا ہے۔ راہل گاندھی نے بڑی حد تک پہلی جنگ جیتنے کی کوشش کی ہے۔ عوامی مقبولیت نے انھیں اندر سے مضبوط کیا ہے۔ ان کے حوصلوں کو جوان کیا ہے۔

جن پانچ ریاستوں کے انتخابی نتائج سامنے آئے ان میں چھتیس گڑھ اور راجستھان دو ایسی ریاستیں ہیں جہاں کانگریس کو کافی نقصان ہوا۔ اس نقصان کے متعدد وجوہات ہوسکتے ہیں مگر سامنے کی بات یہ ہے کہ ان دونوں ریاستوں میں کانگریس کے اندرون میں اتحاد کی کیفیت نظر نہیں آئی۔ چھتیس گڑھ میں وزیر اعلی بھوپیش بگھیل اور سینئر لیڈر ٹی ایس سنگھ کے درمیان جو کشیدگی تھی، نتائج پر اس کا اثر صاف دیکھا جاسکتا ہے۔ پارٹی کی ساکھ مجروح ہوئی ہی، ساتھ اس کے خاصے مقبول لیڈروں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ بھوپیش بگھیل نے اپنی مدت کار میں کیا کچھ کیا اور کیا کچھ نہیں کیا، یہ الگ سے تجزیے کا موضوع ہے لیکن ٹی ایس سنگھ وزیر اعلی بننے کے لیے جس طرح بیان بازی پر اتر آئے تھے اس سے پارٹی کی ساکھ کو مجروح ہوئی اور خود بھوپیش بگھیل کی ناکامی سامنے آئی۔

راجستھان کی بات کریں تو وہاں اشوک گہلوت اور سچن پائلٹ کے درمیان گذشتہ پانچ برسوں میں سرد اور گرم جنگ ہمیشہ جاری رہی۔ سچن پائلٹ کے بعض بیانات سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ کانگریس کی حریف پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ نتائج سے کانگریس میں خود کہیں خوشی اور کہیں غم کا ماحول ہوگا۔ دونوں ریاستوں کے معاملات پر یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں کہ راہل گاندھی نے "بھارت جوڑو یاترا" سے عوام میں یقیناً اپنی ساکھ مضبوط کی مگر وہ شاید پارٹی کے آپسی معاملات حل کرنے میں ناکام رہے۔ کانگریس کی ناکامی میں خانہ جنگی بھی ایک اہم وجہ ہوسکتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس کے لیے عوامی مقبولیت، کامیابی سے ہم کنار نہیں ہو پارہی ہے۔ بی جے پی کے آپسی معاملات بھی بہت اچھے نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ 2014 کے عام انتخابات سے پہلے جس طرح وزیر اعظم امیدوار کے لیے رسہ کشی جاری تھی، کم و بیش وہی صورت حال آج بھی ہے مگر پارٹی نے اس معاملے کو عوامی بنانے سے احتراز کیا۔ اس لیے پارٹی میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک نہ چلنے کے باوجود ہمیں بہت کچھ ٹھیک نظر آرہا ہے۔ کانگریس کے یہاں وزیر اعظم امیدوار کا کوئی مسئلہ نہیں مگر وزیر اعلی بننے کے لیے چہروں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے۔ پھر یہ چہرے وقتاً فوقتاً اپنے الگ الگ چہرے دکھاتے ہیں جن سے بڑے پیمانے پر پارٹی کا نقصان ہورہا ہے۔

"بھارت جوڑو یاترا" نے جہاں راہل گاندھی کو بڑی حد تک سنجیدہ بنایا وہیں وہ بہت زیادہ مقبول ہوئے لیکن اب شاید وہ عوامی مقبولیت کی بھوک میں مبتلا ہوگئے۔ انھوں نے کسانوں کے ساتھ دھان بونا شروع کردیا۔ پھر وہ قلی کا کردار نبھانے لگے۔ انھوں نے ٹرک کا سفر کیا۔ ٹریکٹر سے کھیت جوتنا شروع کردیا۔ ان سب سے انھوں نے اخباروں میں شہ سرخیاں ضرور بٹوریں اور وہ لوگوں سے قریب ہوئے مگر انھوں نے جس تواتر سے یہ کام شروع کردیا اس سے ان کی ساکھ کسی نہ کسی سطح پر کمزور ہونے لگی ہے۔ تصنع اور ڈرامائی کیفیت کا احساس ہورہا ہے۔ قلیوں سے ملنا اور ان کے مسائل سننا بلاشبہ ایک اچھے لیڈر کی علامت ہوسکتی ہے مگر فی الفور قلی کے لباس زیب تن کرلینا سنجیدگی کی نفی کرتا ہے۔ کسانوں کے مسائل پر مسلسل بولنا اور ان سے ملنا یقیناً ایک لیڈر کی ہم دردی ظاہر کرتا ہے مگر مسائل سننے کے ساتھ فوراً دھان بونا شاید قابل قدر عمل نہیں۔ ان کے یہ اعمال سادگی اور سنجیدگی کی طرف اشارہ نہیں کرتے ہیں۔ رہی بات شوق کی تو کبھی کبھار ایسا عمل محمود ہوسکتا ہے مگر سماج کے مختلف طبقات سے ملنے کے بعد ان کے پیشے میں شامل ہوجانا کوئی اچھی بات نہیں لگتی۔ اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ راہل گاندھی نے "بھارت جوڑو یاترا" سے جو مقبولیت حاصل کی

انھیں سنبھال کر رکھنا پارٹی کے حق میں مفید ہوسکتا ہے۔ پھر اس مقبولیت کو انتخابی کامیابی سے جوڑنے کے لیے احتساب کرنا ہی دانش مندی ہوسکتی ہے۔ کیوں کہ ایک سیاسی لیڈر کی عوامی مقبولیت کا رشتہ انتخابی کامیابی سے مضبوط ہوتا ہے۔ پانچ ریاستوں کے انتخاب کے نتائج شاہد ہیں کہ راہل کی عوامی مقبولیت کامیابی کے قدم چومنے کے لیے تیار نہیں۔

یہاں دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال کو بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔ ان کے اندر عوام میں مقبول بن جانے کا "اصول" اور عوامی ہم دردی حاصل کرنے کا ہنر بدرجہ اتم موجود ہے۔ انھوں نے اپنا سیاسی سفر جس ڈرامائی انداز سے شروع کیا اور لوگوں کے دلوں پر جس طرح دستک دی وہ ہمارے سامنے ہے۔ کیجریوال نے شروع میں دھرنوں اور مظاہروں کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ ان کے ذریعے عوامی مقبولیت حاصل کی۔ اس مقبولیت کو انھوں نے انتخابی کامیابی سے جوڑا۔ پھر وہ دھرنوں سے دور ہوگئے اور انھوں نے اصلی سیاست داں کا چولا اوڑھ لیا۔ راہل گاندھی کا یہ امتحان ہے کہ وہ "بھارت جوڑو یاترا" کی مقبولیت سے سنجیدہ رشتہ قائم رکھ پاتے ہیں یا نہیں؟ عوامی مقبولیت کی بھوک میں وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں یا پھر حالات کے مدنظر کیجریوال کے رویوں کو بھی سامنے رکھتے ہیں؟ کیوں کہ موجودہ نتائج نے یہ ثابت کردیا کہ عام انتخاب کی فضا کیسی ہوگی اور کس طرح یہ میدان مارا جاسکتا ہے۔

سیاسی مبصرین تسلیم کرتے ہیں کہ دیگر ریاستوں کے مقابلے راہل گاندھی نے تلنگانہ میں سنجیدگی کا زیادہ مظاہرہ کیا۔ ان کی اس سنجیدگی سے یہاں کی کامیابی عبارت ہے۔ پھر ان کی عوامی مقبولیت سے کرناٹک میں انقلاب آیا تھا۔ گویا اس طرح ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ راہل کی سنجیدگی اور عوامی مقبولیت کا فائدہ کانگریس کو جنوبی ہند میں ضرور ہوا مگر شمالی ہند میں ان کی مقبولیت کام نہیں آئی۔ اس صورت حال میں ان دونوں خطوں کے لیے الگ الگ خطوط پر کام کرنا کانگریس کی سیاسی پالیسی کا حصہ ہونا چاہیے۔ کیوں کہ دونوں خطوں کی ذہنیت اور مسائل الگ الگ ہیں۔ ساتھ ہی عوامی مقبولیت اور آپس کے نزاعی پہلوؤں پر احتساب لازمی ہے۔

9810318692

الیکشن نتائج پر ایک نظر

کانگریس نے محنت تو کی لیکن کرناٹک میں اس نے جیسے کھل کر فرقہ پرستی کو للکارا تھا اس طرح نہ ایم پی میں للکارا اور نہ ہی راجستھان میں۔ ایم پی میں کمل ناتھ ہندو کارڈ کھیلتے رہے اور اشوک گہلوت درمیانی راہ پر چلتے رہے تاکہ کوئی ناراض نہ ہو، انہیں سچن پائلٹ کی مخالفت کا بھی سامنا رہا

شکیل رشید

کانگریس ہاتھ ملتی رہ گئی ہے۔ نہ مدھیہ پردیش (ایم پی) بی جے پی کے ہاتھ سے پھسل کر اس کے ہاتھ میں آیا ہے اور نہ ہی وہ راجستھان اور چھتیس گڑھ پر اپنا قبضہ برقرار رکھ سکی ہے، اسے صرف تلنگانہ میں کامیابی حاصل ہوئی ہے، لیکن بی جے پی نے وہاں بھی آٹھ سیٹوں پر کامیابی حاصل کرکے مستقبل میں آگے بڑھنے کی اپنی راہ بنالی ہے۔ سچ یہ ہے کہ چار ریاستوں کے اسمبلی الیکشن کے نتائج نے نہ صرف ایگزٹ پول کی تقریباً ساری پیشن گوئیاں غلط ثابت کردی ہیں بلکہ یہ بھی ثابت کردیا ہے کہ ابھی نہ بی جے پی کمزور ہوئی ہے اور نہ ہی وزیر اعظم نریندر مودی کے اعلانات سے لوگوں کا دل بھرا ہے۔ مذکورہ چاروں ریاستوں کے اسمبلی انتخابات کے یہ نتائج اس لحاظ سے اہم ہیں کہ انہیں آنے والے لوک سبھا کے انتخابات کے لیے سیمی فائنل کہا جارہا تھا۔ سیاسی پنڈتوں کا یہ دعویٰ تھا کہ سیمی فائنل کا فاتح ہی فائنل جیتے گا۔ تو کیا اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان نتائج کے بعد لوک سبھا کے انتخابات میں بی جے پی کی جیت یقینی ہوگئی ہے؟ اس سوال کا جواب ان نتائج کی بنیاد پر فی الحال تو ہاں میں ہی دیا جائے گا، لیکن حالات پلٹ بھی سکتے ہیں۔ بی جے پی کی جیت کا ایک بڑا سبب وہ تجربے ہیں جو اس نے ایم پی اور راجستھان میں کیے ہیں۔ مرکزی وزراء اور ممبران پارلیمنٹ کو میدان میں اتارنے کا اس کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔ شاید پہلے والوں کو امیدواری دینے پر یہ نتیجہ نہ آتا۔ بی جے پی نے آپسی اختلافات ختم کرنے کے لیے بھی محنت کی، پی ایم نے بذات خود کارکنان کو منانے میں اہم کردار ادا کیا۔ راجستھان میں وسندھرا راجے کو منانا بی جے پی کو سب سے زیادہ راس آیا ورنہ وہاں بی جے پی کے لیے حالات ٹھیک نہیں تھے۔ ایم پی اور راجستھان کی فتح نے بی جے پی کے حوصلے یقیناً بڑھا دیے ہوں گے، لیکن چھتیس گڑھ کی کامیابی نے اس کا سینہ واقعی چوڑا کردیا ہوگا۔ یہ کامیابیاں بی جے پی کو نئے جوش کے ساتھ لوک سبھا کے انتخابات میں اتاریں گی۔ کانگریس نے محنت تو کی لیکن کرناٹک میں اس نے جیسے کھل کر فرقہ پرستی کو للکارا تھا اس طرح نہ ایم پی میں للکارا اور نہ ہی راجستھان میں۔ ایم پی میں کمل ناتھ ہندو کارڈ کھیلتے رہے اور اشوک گہلوت درمیانی راہ پر چلتے رہے تاکہ کوئی ناراض نہ ہو، انہیں سچن پائلٹ کی مخالفت کا بھی سامنا رہا۔ کانگریس کی اعلیٰ قیادت کچھ نہیں کرسکی۔ لیکن اگر نتائج پر غور کیا جائے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ سوائے ایم پی کے بی جے پی کو دوسری ریاستوں میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے سخت ترین محنت کرنی پڑی ہے، اور کانگریس ہاری تو ہے لیکن اگر اس نے سخت سے سخت محنت کی اور اپنی کمزوریوں پر قابو پایا اور فرقہ پرستی کے خلاف اس کی پالیسی کرناٹک جیسی رہی تو لوک سبھا کے انتخابات میں بی جے پی کو ناکوں چنے چبوا سکتی ہے۔ کانگریس کو اپنی ہار کے اسباب دور کرنے ہوں گے۔ اس کا ایک طریقہ کمل ناتھ جیسوں کو باہر کی راہ دکھانا اور آپسی اختلافات کو سختی سے کچلنا ہے۔

(ایڈیٹر، ممبئی اردو نیوز)

امریکہ میں پنو کو قتل کرنے کی سازش کس نے کی؟

روش کمار

حالیہ عرصہ کے دوران کینیڈا نے ہندوستان پر الزام عائد کیا کہ اس کی خفیہ تنظیم را کے اہلکاروں نے اس کے سکھ شہری کو ہلاک کیا جس پر یہ الزام عائد کیا گیا کہ وہ علیحدہ خالصتان کا حامی تھا اور کینیڈا میں رہ کر ہندوستانی مفادات کے خلاف کام کر رہا تھا اس واقعہ کے بعد ہندوستان اور کینیڈا کے درمیان سفارتی تنازعہ نے زور پکڑا اور پھر دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی اب اسی طرح کا الزام امریکی حکومت عائد کرنے لگی ہے اور اس کا کہنا ہے کہ ہندوستان کا ایک عہدہ دار ایک امریکی شہری کو ہلاک کرنا چاہتا تھا تاہم عین وقت پر اس سازش یا منصوبہ کو ناکام بنادیا گیا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان کا وہ کونسا خفیہ عہدہ دار ہے جو امریکی شہری کے قتل کی سازش رچ رہا تھا۔ امریکہ اسے اپنا شہری کہتا ہے اور ہندوستان نے اُسے دہشت گرد قرار دے رکھا ہے، امریکہ نے ہوا میں ہندوستان پر سازش رچنے کے الزامات عائد نہیں کئے ایک ہفتہ میں امریکہ کے محکمہ انصاف نے کھلے طور پر ساری باتوں کو کھول کر رکھ دیا۔ کینیڈا نے جب ہندوستان پر اپنے شہری کے قتل کا الزام عائد کیا تھا تب ہندوستان ثبوت دو ثبوت دو کرنے لگا مگر یہاں تو امریکہ نے ثبوتوں کے ساتھ الزامات واضح کر دیئے ہیں آخر یہ فرد کون ہے؟ ہم اس کی بات نہیں کر رہے ہیں جس کے قتل کی سازش رچی جارہی تھی ہم اس کے بارے میں بھی بات کریں گے لیکن پہلے اس ہندوستانی عہدہ دار کی بات کریں گے جس پر امریکی شہری کے قتل کی سازش رچنے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں جس نے اس کام کیلئے ایک ایجنٹ کا انتخاب کیا وہ افسر کون ہے؟ سی سی ون اسی نام سے اس ہندوستانی عہدہ دار کا نام امریکہ کے محکمہ انصاف نے اپنے دستاویزات میں لیا۔ CCI کی پہچان نہیں دی گئی نہ ہی ان دستاویزات میں اس پر الزامات لگائے گئے ہیں اس کے بارے میں لکھا ہے کہ "سی سی ون خود کو سینئر فیلڈ آفیسر کہتا ہے خفیہ معاملوں کا جانکار بتاتا ہے اور دعوی کرتا ہے کہ سی آر پی ایف میں کام کر چکا ہے۔ سی سی ون ہندوستان میں ہی رہ کر قتل کی سازش رچتا رہا۔ دستاویز میں لکھا ہے کہ اس پورے عمل کے دوران یہ عہدہ دار ہندوستان میں رہا اور حکومت ہند کے ساتھ کام کرتا رہا اور ہندوستان سے ہی قتل کی سازش چلاتا رہا۔ کیا یہ کوئی آئی پی ایس عہدہ دار ہے یا خفیہ شعبہ کا کوئی عہدہ دار ہے اس عہدہ دار کو کس نے یہ کام تفویض کیا؟ حکم کس کی طرف سے آیا، اس کا باس کون ہے؟ کیا یہ سب ہی امریکہ کے ہاتھ لگ گیا۔ اگر یہ کڑی کھل گئی تو ہندوستان کیلئے شرمندگی کا باعث بن جائے گا۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہر ملک ایسا ہی کرتا رہتا ہے اسے لیکر رونے کا پیدائشی حق ہے مگر اسے اتنا تو حق ہے اور آپ بھی اس بات کو مانیں گے کہ اپنی سرزمین پر اپنے شہریوں کی زندگیوں کی حفاظت وہ کرے۔ یہی حق ہندوستان کو بھی حاصل ہے اس واقعہ سے ہندوستان کی شبیہ کو دھکا پہنچ سکتا ہے ایک سوال یہاں پیدا ہوتا ہے کہ وہ خفیہ شعبہ کا عہدہ دار کتنا بااثر ہے کہ اس کے کہنے پر نکھل گپتا کے خلاف تمام مقدمات ہٹائے جاتے ہیں۔ گپتا کو امریکہ نے گرفتار کرلیا ہے جیسے ہی نکھل گپتا ہندوستان سے چیک جمہوریہ جاتا ہے وہاں اس پر نظر رکھی جاتی ہے جاسے گرفتار کرلیا جاتا ہے اس کے سامان اور دستاویزات ضبط کر لئے جاتے ہیں۔ امریکہ اس ملک پر دباؤ ڈال کر نکھل گپتا کو گرفتار کروالیتا ہے یہ آدمی سے اب امریکہ کے قبضہ میں ہے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ امریکہ نے اس کافی کچھ اگلوالیا ہوگا جب اس کی سرگرمیوں پر نظر رکھ رہا تھا کہ وہ کب ہندوستان سے چیک جمہوریہ جا رہا ہے تو اس کی نظر دوسرے پہلوؤں پر بھی پڑ رہی ہوگی یا اور بھی معاملوں میں ہوگی۔ پورے معاملہ میں کون بیوقوف بن رہا ہے؟ کون ملک کی شبیہ کو داؤ پر لگا رہا ہے آپ کو سمجھ میں آجانا چاہئے ابھی تک آپ نے دو کرداروں کے

> وزیر اعظم مودی نے اخبارات میں G20 سربراہ اجلاس کی کامیابی پر مضمون لکھا ہے۔ لیکن اب یہ بھی دکھائی دے رہا ہے کہ G30 سربراہ اجلاس کے دوران اندر اندر کیا پک رہا تھا دو ملک ملکر کس کو جھوٹا ثابت کر رہے تھے اس پر حکومت کو اور صفائی دینی چاہئے کیا اس وجہ سے بائیڈن کے اصرار کے باوجود بائیڈ۔ کو بھی پریس کانفرنس نہیں کرنے دی گئی۔ امریکی صدر کے ساتھ آئے فوٹو گرافر کو ویان میں بند کردیا گیا۔ کیا اس وقت ہندوستان اس وجہ سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا کہ پریس کانفرنس میں کہیں اس کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے کوئی سوال نہ پوچھ لے اور G-20 کی چمک دمک پر پانی نہ پھیر جائے۔ بہت سارے سوالات ہیں جن کے جوابات آنے ہیں۔ ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات کو لیکر اخبارات میں بہت کچھ لکھا جاتا ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کی دوستی دو طاقتوں کی دوستی ہے مگر یہاں تو امریکہ تو کچھ اور کرتا نظر آرہا ہے

بارے میں جانا ایک ہندوستانی خفیہ شعبہ کے عہدہ دار کے بارے میں جس کا نام دستاویزات میں CC1 ہے دوسرا گجرات کے نکھل گپتا کے بارے میں، قتل ہونا تھا گرپتونت سنگھ پنو کا یہ فینانشل ٹائمز کا دعوی ہے امریکی دستاویز میں پنو کا نام نہیں ہے ٹارگٹ کی جگہ Victim لکھا گیا ہے پر جو تعارف دیا گیا ہے کہ وہ اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ پنو کی بات ہو رہی ہے۔ ہندوستان پنو کو دہشت گرد کہتا ہے امریکی اسے اپنا شہری کہتا ہے پنو پر الزام ہے کہ وہ علیحدہ خالصتان کے حق میں تحریک چلاتا ہے۔ برطانیہ کے اخبار فینانشل ٹائمس کے صفحہ اول پر اس بارے میں رپورٹ شائع ہوئی ہے جس دن یہ خبر شائع ہوئی اس دن سناٹا چھا گیا۔ امریکہ نے اسے پنو کے قتل کی سازش کا نام بتاتے ہوئے ہندوستانی خفیہ ایجنسیوں کے منصوبوں کو بے نقاب کر دیا۔ ہندوستان نے پنو کو دہشت گرد قرار دیا ہے اور اس کی تنظیم Sikh For Justice پر پابندی عائد ہے۔ پنو کی یہ تنظیم کینیڈا اور برطانیہ میں بھی کام کرتی ہے۔ پنو نے حال ہی میں ایئر انڈیا کے طیارہ کو بم سے اڑانے کی دھمکی دی تھی حکومت ہند اس پر الزام عائد کرتی ہے کہ یہ تنظیم ہندوستان کے خلاف پروپگنڈہ چلاتی ہے اور پنجاب میں بدامنی پھیلانے کی کوشش کررہی ہے۔ نیویارک کورٹ میں یہ معاملہ ہے سزا ہوئی تو نکھل گپتا 20 سال کیلئے جیل جائے گا بہرحال ابھی تک آپ ہندوستانی خفیہ شعبہ کے عہدہ دار نکھل گپتا اور پنو کے بارے میں جان چکے ہیں۔ ایک شخص اور ہے وہ ملزم کون ہے جو امریکہ سے چلا گیا؟ وہ کون ہے جو ہندوستان میں رہ کر قتل کی سازش رچ رہا تھا۔ اب آگے سنئے اس سال 20 سے لیکر 24 جون کے درمیان وزیر اعظم نریندر مودی امریکہ جاتے ہیں سوچئے ہندوستانی وزیر اعظم امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں اور امریکہ ان کے پیچھے ہندوستان سے چلائی جارہی ایک سازش کو بے نقاب کر رہا ہے۔ امریکہ وزیر اعظم نریندر مودی کو کتنا کچا ثابت کر دیا ہے اس نظر سے دیکھیں گے تو یہ کہانی اچھی طرح سمجھ آئے گی کہ کون کس کی نگرانی بہتر طور پر کر رہا ہے۔ کیا امریکہ نے تب بھی وزیر اعظم مودی کو اس امریکی جانکاری دی تھی کہ ان کے ملک کے ایک شہری پر کتنے سنگین معاملہ میں نگرانی کی جارہی ہے۔ خبریں شائع ہورہی ہیں کہ امریکی صدر جو بائیڈن نے G-20 کے وقت اس بارے میں بات کی تھی، کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈیو نے بھی وزیر اعظم مودی سے بات کی تھی۔ دو اہم ترین ملک اگر اس کانفرنس میں ہندوستان آکر ہندوستانی کو یہ بتا رہے ہیں کہ اس کی حکومت قتل کروانے کی سازش کرتی ہوئی پکڑی گئی ہے ہندوستان کی شبیہ کو کتنا جھٹکا لگا ہوگا۔ وزیر اعظم مودی نے اخبارات میں G20 سربراہ اجلاس کی کامیابی پر مضمون لکھا ہے۔ لیکن اب یہ بھی دکھائی دے رہا ہے کہ G30 سربراہ اجلاس کے دوران اندر اندر کیا پک رہا تھا دو ملک ملکر کس کو جھوٹا ثابت کر رہے تھے اس پر حکومت کو اور صفائی دینی چاہئے کیا اس وجہ سے بائیڈن کے اصرار کے باوجود بائیڈ۔ کو بھی پریس کانفرنس نہیں کرنے دی گئی۔ امریکی صدر کے ساتھ آئے فوٹو گرافر کو ویان میں بند کردیا گیا۔ کیا اس وقت ہندوستان اس وجہ سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا کہ پریس کانفرنس میں کہیں اس کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے کوئی سوال نہ پوچھ لے اور G-20 کی چمک دمک پر پانی نہ پھیر جائے۔ بہت سارے سوالات ہیں جن کے جوابات آنے ہیں۔ ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات کو لیکر اخبارات میں بہت کچھ لکھا جاتا ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کی دوستی دو طاقتوں کی دوستی ہے مگر یہاں تو امریکہ تو کچھ اور کرتا نظر آرہا ہے کہاں اس کا اثر ان دو ملکوں کی دوستی کے توازن پر نہیں پڑے گا اگر طاقت توازن نام کی کوئی چیز ہوتی ہے تو دوستی توازن بھی ہوتا ہوگا یہ کیسی دوستی ہے کہ امریکہ عالمی سطح پر ہندوستان کو بے نقاب کر رہا ہے 24 جون 2023 کو وزیر اعظم مودی امریکہ سے واپس ہندوستان آتے ہیں اور 30 جون کو چیک جمہوریہ میں امریکہ کے کہنے پر نکھل گپتا کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ نکھل گپتا ہندوستان سے ہی چیک جمہوریہ گیا تھا ویسے یہ معاملہ وزیر اعظم کے دورہ سے پہلے ہی کھل گیا تھا جون میں مودی امریکہ گئے تھے اس سے ایک ماہ قبل ہی ایک مقدمہ نیویارک کی عدالت میں دائر ہو گیا تھا جس میں نکھل گپتا اور دوسرے لوگوں پر پنو کے قتل کی سازش رچنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

غزہ کے بہادر صحافیوں کی بے لوث رپورٹنگ

عباس ناصر

عالمی میڈیا جیسے بی بی سی، سی این این اور اسکائی نیوز اور یہاں تک کہ ترقی پسند اخبارات جیسے کہ برطانیہ کے گارجین کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ان کی ساکھ خراب ہوتی جارہی ہے۔ گذشتہ ماہ حماس کے اسرائیل پر حملے کے نتیجے میں تقریباً 400 فوجیوں سمیت 1200 اسرائیلی ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے بعد اسرائیل کی جانب سے آنے والے غیر متناسب ردعمل کے حوالے سے ان صحافتی اداروں کی ادارتی پالیسی بہت ناقص پائی گئی۔ حماس کے عسکریت پسند اسرائیل سے 250 کے قریب افراد کو یرغمال بنا کر اپنے ساتھ غزہ لے گئے کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ انہیں اسرائیلی جیلوں میں قید آٹھ ہزار فلسطینیوں میں سے کچھ کی رہائی کے لیے ان یرغمالیوں کی ضرورت ہے۔ اسرائیلی جیلوں میں قید ان فلسطینیوں جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں، ان میں ایک ہزار سے زائد قیدیوں پر کبھی کوئی الزام عائد نہیں کیا گیا۔ انہیں صرف 'انتظامی احکامات' کی بنیاد پر حراست میں لیا گیا بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ انہیں یرغمال بنا کر رکھا گیا ہے۔

غزہ شہر اور غزہ کی پٹی کے دیگر شمالی حصوں پر اسرائیل کی مشتعل اور اندھی کارپٹ بمباری میں 15300 ہزار فلسطینی مارے گئے ہیں جن میں سے 60 فیصد سے زیادہ خواتین اور بچے تھے جبکہ امریکی قیادت میں مغربی طاقتوں نے اسرائیل کی جانب سے کیے گئے قتل عام، یہاں تک کہ نسل کشی کی یہ کہہ کر حمایت کی ہے کہ وہ اپنے دفاع کے حق کا استعمال کر رہا ہے۔ افسوسناک طور پر ان صحافتی اداروں میں سے بہت سی تنظیموں نے اپنی حکومتوں کے اس نظریے کی عکاسی کی جس سے یہ تاثر دیا گیا کہ مشرق وسطی کے تنازعہ کی ابتدا سات اکتوبر 2023ء سے ہوئی نہ کہ 1948ء میں نکبہ سے کہ جب فلسطینیوں کو ان کی آبائی سرزمین سے بڑے پیمانے پر بے دخل کیا گیا۔ چونکہ ان کی اپنی حکومتیں قابض اسرائیل کے نقطہ نظر کی تائید کر رہی تھیں، اس لیے میڈیا اداروں نے بھی اسرائیلی پروپیگنڈے کو آگے بڑھایا۔ مثال کے طور پر غزہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کو لے لیجیے، ان اعداد و شمار کو ہمیشہ 'حماس کے زیر کنٹرول محکمہ صحت' سے منسوب کیا جاتا ہے تاکہ اس حوالے سے شکوک پیدا ہوں۔ جبکہ ایمنسٹی انٹرنیشنل سے لے کر ہیومن رائٹس واچ اور غزہ میں کام کرنے والی چھوٹی تنظیموں تک سب ہی نے کہا کہ حماس کے اعداد و شمار ہمیشہ درست ہوتے ہیں۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ جن اعداد و شمار میں تبدیلی تو اسرائیل کی جانب سے کی گئی جس نے حماس کے ہاتھوں مارے جانے والے اسرائیلیوں کی ابتدائی تعداد کو 1400 سے کم کر کے 1200 کر دیا۔ تاہم میڈیا کی جانب سے ابتدائی اور نظرثانی شدہ اعداد و شمار کو کسی سے منسوب کیے بغیر چلائے گئے اور صرف اس دن کا حوالہ دیا گیا جس دن یہ تبدیلی کی گئی۔ یہ تبدیلی اس لیے کی گئی کیونکہ اسرائیلیوں کا کہنا تھا کہ حماس نے جن کیبوتز پر حملہ کیا تھا ان میں سے کچھ جلی ہوئی لاشیں ملی تھیں جن کے بارے میں گمان تھا کہ یہ اسرائیلیوں کی تھیں لیکن بعد میں فرانزک ٹیسٹ اور تجزیوں سے یہ واضح ہو گیا کہ یہ لاشیں حماس کے جنگجوؤں کی ہیں۔

اس اعتراف کے باوجود عالمی میڈیا نے معتبر ویب سائٹس پر خبریں شائع کرنے کے لیے بہت کم کام کیا حتیٰ کہ اسرائیلی ریڈیو پر ایک عینی شاہد کی گواہی کو بھی نظر انداز کیا گیا کہ اسرائیلی ٹینکوں نے ان گھروں کو بھی نشانہ بنایا جہاں حماس نے اسرائیلیوں کو یرغمال بنا رکھا تھا یوں دھماکوں اور اس کے نتیجے میں بھڑک اٹھنے والی آگ میں کئی لوگ ہلاک ہو گئے۔ اسرائیلی اپاچی (گن شپ) ہیلی کاپٹر پائلٹس کے بیانات کے حوالے سے بھی یہی رویہ برتا گیا۔ ان بیانات میں ایک ریزرو لیفٹیننٹ کرنل نے کہا تھا کہ وہ 'ہنیبل ڈائریکٹوز' کی پیروی کر رہے تھے جس کے تحت انہوں نے ہر اس گاڑی پر گولی چلائی جس پر انہیں یرغمالیوں کو لے جانے کا شبہ تھا۔

اس بارے میں مزید جاننے کے لیے آپ کو صرف ان میں سے کچھ مثالوں کو گوگل کرنا ہوگا لیکن یقین کیجیے کہ مغرب کے مین اسٹریم ذرائع ابلاغ میں اس کا ذکر بہت کم ہوا ہوگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حماس کے عسکریت پسندوں نے اسرائیلی فوجیوں، عام شہریوں، بزرگ [illegible] کی جانب سے نشانہ بنانے کی کوشش کو سرچ کو بھی دیکھیں۔ نیویارک ٹائمز کے صحافی ڈیکلن والش نے ایک ٹویٹ میں ہمارے غزہ کے ساتھیوں کو صحافت کے 'ٹائٹن' کہا ہے۔ انہوں نے اپنی جانوں کو درپیش خطرے کو نظر انداز کیا اور غزہ میں جاری نسل کشی کی خبریں پہنچائیں۔

آپ نے الجزیرہ کے نامہ نگار کے خاندان کی ہلاکت کے بارے میں سنا یا پڑھا ہی ہوگا لیکن میری طرح آپ کو بھی سوشل میڈیا کے ذریعے اسرائیلی فضائیہ کی جانب سے کم از کم 60 صحافیوں اور ان کے خاندانوں میں سے کچھ کی ٹارگٹ کلنگ کا بھی علم ہوگا۔ یقیناً کچھ مغربی میڈیا ہاؤسز نے غزہ میں مارے جانے والے اپنے ہم پیشہ ساتھیوں کو بھی کم تر درجے کے انسان کے طور پر دیکھا۔ بہادر صحافیوں کی بے لوث رپورٹنگ کی وجہ سے اسرائیل کی جانب سے غزہ میں شہری آبادی کو بے دریغ نشانہ بنانے اور خون میں لت پت بچوں کی تصاویر دنیا کے سامنے پہنچ رہی ہیں، نسل کشی کرنے والے انتہائی دائیں بازو کے نیتن یاہو کو حاصل مغربی ممالک کی اندھی حمایت بھی اب آہستہ آہستہ کم ہورہی ہے۔ اسپین اور بیلجیئم کے وزرائے اعظم نے واضح طور پر کہا ہے کہ اب بہت ہو چکا۔ اسپین کے پیڈرو سانچیز نے ویلنسیا میں پیدا ہونے والی فلسطینی نژاد سیرت عابد ریگو کو اپنی کابینہ میں شامل کیا۔ سیرت عابد ریگو نے سات اکتوبر کے حملے کے بعد کہا تھا کہ فلسطینیوں کو قبضے کے خلاف اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ پیڈرو سانچیز نے اسرائیل کے ردعمل کو ضرورت سے زیادہ قرار دیا ہے اور فلسطین کو تسلیم کرنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے دو ریاستی حل پر زور دیا ہے۔

امریکا اور برطانیہ میں رائے عامہ کے جائزوں سے پتا چلتا ہے کہ جن جماعتوں اور امیدواروں نے اسرائیل کو غزہ میں بڑے پیمانے پر قتل عام کرنے کی کھلی چھوٹ دی ہے وہ اپنے ووٹرز کو گنوا رہے ہیں۔ گذشتہ صدارتی انتخابات میں ڈونلڈ ٹرمپ کے مقابلے میں جو بائیڈن کی فتح کا فرق معمولی ہی تھا۔ اسے دیکھتے ہوئے اگر وہ اپنے 'جنگ بندی کے حامی' ووٹرز کے خدشات کو دور نہیں کرتے اور اگلے سال اس وقت تک ان ووٹرز کی حمایت واپس حاصل نہیں لیتے تو وہ شدید پریشانی میں پڑ جائیں گے۔ اسرائیل اور اس کے مغربی حامی چاہے وہ حکومت کے اندر ہوں یا باہر، میڈیا پر بہت زیادہ دباؤ ڈالتے ہیں۔ ایسے میں ایک معروضی ادارتی پالیسی چلانے کے بہت ہی ثابت قدم ایڈیٹرز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس انتہائی مسابقتی دور [illegible] ہے سوشل میڈیا اب روایتی میڈیا کی جگہ لے رہا ہے اور اگرچہ ان میں سے ہر ایک نے الگورتھم سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر موجود مواد کے بارے میں شکایت کی ہے لیکن دنیا بھر میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ان پلیٹ فارمز کے شکر گزار ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید غزہ میں جاری نسل کشی کی پوری ہولناکی ان کے بغیر ابھر کر سامنے نہیں آسکتی تھی۔ بڑے صحافتی اداروں کی جانب سے اپنے فرائض سے غفلت برتی گئی سوائے چند مواقع کے جہاں باضمیر صحافیوں نے پابندیوں کو توڑ کر حقائق کی رپورٹنگ کی۔ اس کے باوجود یہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز تھے جنہوں نے اس رجحان کو بدلنے میں مدد کی۔ اگر ہم خوش قسمت ہوئے تو ہم روایتی میڈیا کو بھی خود کو بچانے کے لیے اسی راہ پر چلتے ہوئے دیکھیں گے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

علامہ اقبالؒ اور حرم کی پاسبانی

ترتیب: عبدالعزیز

علامہ اقبالؒ نے اپنے کلام میں لفظ حرم نہایت وسیع معنوں میں استعمال کیا ہے۔ وہ کعبہ شریف کے علاوہ حرم سے قرآن مجید، توحید و رسالت، ملت اسلام، دین اسلام اور عالم اسلام بھی مراد لیتے ہیں۔ دراصل یہ سب اصطلاحات ایک ہی حقیقت یعنی اسلام کی آئینہ دار ہیں۔ انیسویں اور بیسویں صدی میں تقریباً تمام عالم اسلام زوال کی حدود تک پہنچا ہوا تھا۔ اس زوال و انحطاط کا ایک اہم باعث مسلمانوں کا انتشار و افتراق تھا۔ اس انتشار نے مسلمانوں کی وحدت ملی کو نقصان پہنچایا۔ اس کے نتیجہ میں بعض مسلمان اقوام آپس میں ہی دست و گریبان ہونے لگیں۔

بالفاظ دیگر مسلمان خود اپنے ہاتھوں سے دیوار حرم کو کمزور کرنے لگے۔ حرم کی عزت و حرمت کیلئے علامہ اقبال کی اہم ترین نصیحت یہ ہے کہ روئے زمین کے تمام مسلمان خواہ وہ کسی ملک میں بھی ہوں اور کسی رنگ میں بھی ہوں متحد ہو جائیں۔ ان کا اتحاد ہی ان کے استحکام کا باعث اور حرم کی پاسبانی کا ضامن ہو سکتا ہے۔ علامہ نے بلیغ اور بلند الفاظ میں فرمایا:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

علامہ اقبالؒ کے نزدیک اگر مسلمانوں کے علوم و فنون اور وسائل و ذخائر جو خدا نے انہیں عطا کر رکھے ہیں، حرم کی پاسبانی کا فریضہ انجام نہیں دے سکتے تو وہ کسی کام کے نہیں۔

یہ حکمت ملکوتی، یہ علم لاہوتی..... حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

جس کیفیت کو اقبال "حرم کے درد" سے تعبیر کرتے ہیں۔ وہ بعض ایسے نظریات ہیں جنہوں نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر کرنے میں خاص اثر دکھایا۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک نظریہ قومیت ہے جسے استعماری افلاطونوں نے بڑی حکمت عملی سے مسلمانوں کے ذہنوں میں ترزیق کیا اور پھر اس کے نتائج سے فائدہ اٹھایا۔ نظریہ قومیت کے زیر اثر مسلمان اقوام وطن پرستی کے جذبات سے اس قدر سرشار ہو گئیں کہ انہوں نے دین کو ثانوی حیثیت اور بعض اوقات جزوی حیثیت دینا شروع کیا۔ دین و وطن کے اس خطرناک محاذ پر علامہ اقبال عمر بھی نبرد آزما رہے۔

علامہ کا بیان ہے: "مجھ کو یورپین مصنفوں کی تحریروں سے ابتدا ہی سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی تھی کہ یورپ کی ملوکانہ اغراض اس امر کی متقاضی ہیں کہ اسلام کی وحدت دینی کو پارہ پارہ کرنے کیلئے اس سے بہتر اور کوئی حربہ نہیں کہ اسلامی ممالک میں فرنگی نظریہ وطنیت کی اشاعت کی جائے"۔

18 فروری 1938ء کو ایک خط میں لکھا: "میں نے اپنی عمر کا نصف حصہ اسلامی قومیت اور ملت کے اسلامی نکتۂ نظر کی تشریح و توضیح میں گزارا ہے۔ محض اس وجہ سے کہ مجھ کو ایشیا کیلئے خصوصاً اسلام کیلئے فرنگی سیاست کا یہ نظریہ ایک خطرہ عظیم محسوس ہوتا تھا"۔

اس نظریے کے نتیجے میں ملت اسلامیہ متعدد قوموں میں تقسیم ہو گئی۔ متعدد آمر، ملوک، اور شیوخ ان کے سربراہ بن گئے۔ ان اکثر سیاسی رہنماؤں نے اپنی گروہی اغراض کی خاطر ملک و ملت کی سودا بازی سے بھی دریغ نہ کیا۔ سید جمال الدین افغانی جنہیں علامہ اقبال اپنے دور کا مجدد قرار دیتے ہیں، اتحاد بین المسلمین کے انتھک مبلغ تھے۔ وہ مسلمان سلاطین کو ہمیشہ وحدت ملی کی تعلیم دیتے رہے۔

علامہ اقبال کے نزدیک سید جمال الدین افغانی کا خاص مقصد یہ تھا کہ دنیائے اسلام کے مسلمانوں کو ملی مفاد کیلئے بیدار کریں تاکہ وہ مسلمان سلاطین سے جن کی نظر صرف اپنے خاندان کے مفاد پر جمی رہتی تھیں، نجات حاصل کریں۔

قومیت اور ملوکیت کے بعد وحدت اسلامی کو نقصان پہنچانے والوں میں استعماری دور کے پیغمبروں کا ظہور بھی ہے۔ انیسویں صدی میں ایران میں بہائیت اور برصغیر میں قادیانیت نے مسلمانوں میں انتشار کو مزید فروغ دیا۔ ختم نبوت کا عقیدہ وحدت اسلامی کا خاص ضامن ہے۔

علامہ اقبال نے کہا: "وہ اجتماعی اور سیاسی تنظیم جسے اسلام کہتے ہیں مکمل اور ابدی ہے۔ محمد کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں ہے۔ جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے"۔

اقبال نے فرمایا: 'پس خدا بر ما شریعت ختم کرد - بر رسول ما رسالت ختم کرد'

مغرب زدہ دانشوروں کی آزاد خیالی بھی عالم اسلام کے انتشار کا باعث بنی۔ اسے سیکولرزم کہا جاتا ہے؛ یعنی مذہب محض ایک ذاتی کیفیت ہے۔ ان دانشوروں نے دین اسلام کو دین مسیحیت کے مترادف ایک دین قرار دے دیا اور جس طرح اہل مغرب نے دین کو ایک ذاتی معاملہ قرار دیا اسی طرح انہوں نے بھی دین اسلام کو انسان کا ذاتی معاملہ تصور کر لیا۔ قطع نظر اس سے کہ اسلام مکمل طور پر ایک اجتماعی ضابطۂ حیات ہے جو فرد اور معاشرے کو ایک دوسرے سے مربوط کرتا ہے۔ اسلام ایک ایسی عظیم قوت ہے جس نے دین اور دنیا کی تفریق کو یکسر کالعدم قرار دیا۔ اس بارے میں علامہ اقبال نے فرمایا:

"اسلام کا مذہبی نصب العین اسکے معاشرتی نظام سے جو خود اسی کا پیدا کردہ ہے، الگ نہیں۔ دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزوم ہیں۔ اگر آپ نے ایک کو ترک کیا تو بالآخر دوسرے کا ترک کرنا بھی لازم آئیگا۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی مسلمان ایک لمحے کیلئے بھی کسی ایسے نظام سیاست پر غور کرنے کیلئے آمادہ ہوگا جو کسی ایسے وطنی یا قومی اصول پر مبنی ہو جو اسلام کے اصول اتحاد کے منافی ہو"۔

علامہ اقبال کے نزدیک اسلام ہر دور میں ایک فعال، متحرک اور زندہ قوت کے طور پر نمایاں ہوا ہے۔ اس نے ایک ہزار سال میں عالم انسانی کے اتحاد میں وہ کچھ کر دکھایا ہے جو مسیحیت اور بدھ مت سے دو ہزار سال میں بھی نہ ہو سکا۔

اقبال فرماتے ہیں: "اسلام اب بھی ایک زندہ قوت ہے جو ذہن انسانی کو نسل و وطن کے قیود سے آزاد کر سکتی ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ مذہب کو فرد اور ریاست دونوں کی زندگی میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے اور جسے یقین ہے کہ اسلام کی تقدیر خود اس کے ہاتھ میں ہے"۔

مغربی استعمار نے علاقائی، نسل اور لسانی بنیادوں پر ملت اسلام کو چھوٹی چھوٹی قوموں میں تقسیم کیا۔ پھر ان میں تمدنی برتری کا بے ہودہ احساس پیدا کیا۔ اس کے بعد انہیں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کر دیا۔ مشرق وسطیٰ میں بالخصوص اسی عیارانہ تدبیر کے تحت کام ہوا ہے۔

علامہ اقبال نے ایشیائی ممالک کی نجات کا ضامن صرف اسلامی اصولوں کو قرار دیتے ہوئے فرمایا: "اگر موجودہ دور میں ایشیائی ممالک تباہ حالی سے بچنا چاہتے ہیں تو صرف یہی ایک طریقہ ہو سکتا ہے کہ اسلامی نظریوں کو اپنا لیں اور نسلی امتیازات مٹا کر انسانیت کے عام مفاد کو پیش نظر رکھیں"۔

حضرت علامہ نے اس ضمن میں مزید فرمایا: "اسلام کے جملہ احکامات کا مقصد بیشتر افراد و جماعت کو بتدریج متحد کرنا اور بالآخر انہیں ایک متحد اور معین قوم کی صورت میں منظم کرنا ہے"۔

اتحاد بین المسلمین کا تصور خلافت کے باوجود کسی نہ کسی حد تک قائم رہا لیکن خلافت کے ادارے پر ملوکیت نے شدید ضرب لگائی اور مسلمان سلاطین کی حرص و ہوس نے مسلم اقوام کی توانائیوں کو اقتصادی، اخلاقی، عسکری، تعلیمی اور تہذیبی لحاظ سے مفلوج کر دیا۔ اب یہ سلاطین اور مطلق العنان آمر مغربی طاقتوں کی یغما گری کا ہدف بنے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں مسلمان اقوام کے اتحاد کو ممکن بنانے کیلئے حضرت علامہ نے فرمایا:

"موجودہ صورتحال میں ہر مسلم قوم کو اپنے مفاد پر نظر مرکوز کر دینی چاہئے اور اپنے ہی عروج و ارتقا کو اپنا منتہائے نگاہ بنا لینا چاہئے۔ یہ خود نگہداری محض اس وقت تک کیلئے ہو جب تک کہ تمام اسلامی ممالک طاقتور ہو کر ایک زندہ جمہوری برادری تشکیل دینے کے قابل ہو جائیں"۔

جمہوری برادری کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ابھی تک ملوکانہ نظام ہے۔ ملوکیت نے اسلام کے جمہوری چہرے کو روشن نہیں ہونے دیا۔ علامہ اقبال برصغیر میں ایک آزاد اسلامی ریاست کی تشکیل سے امید رکھتے تھے کہ اس عظیم جمہوری اسلامی مملکت کی تشکیل سے عالم اسلام کو ملوکیت سے نجات مل جائے۔ انہوں نے فرمایا: "اسلام کو اس امر کا موقع ملے گا کہ وہ ان اثرات سے آزاد ہو کر جو عربی شہنشاہیت کی وجہ سے اب تک اس پر قائم ہیں اس جمود کو توڑ ڈالے جو اس کی تہذیب و تمدن، شریعت اور تعلیم پر صدیوں سے طاری ہے"۔

علامہ اقبال نے "جمعیت اقوام" کو کفن چوروں کی انجمن کا نام دیا۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ عالم اسلام اپنی علیحدہ جمعیت اقوام تشکیل کر کے جو اپنے وسائل اور قوت عمل سے مسلمان اقوام کے مسائل حل کرے اور انہیں استعمال کی چیرہ دستی سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔ انہوں نے اس ضمن میں مسئلہ فلسطین کے حوالے سے فرمایا:

یہ بھی ممکن ہے کہ مسئلہ فلسطین مسلمانوں کو بالآخر اس متحدہ انگریزی فرانسیسی ادارے جس کو رسمی طور پر جمعیت اقوام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، کے متعلق بغور سوچنے اور ایک "ایشیائی جمعیت اقوام" کیلئے عملی ذرائع تلاش کرنے پر مجبور کرے۔ "اسرار خودی" کے مترجم پروفیسر نکلسن کے بقول:

"اقبال کا مطمح نظر یہ ہے کہ ربع مسکون کے تمام مسلمان ایک ایسی آزاد اور خود مختار برادری بن جائیں جس کا مرکز کعبہ ہو اور اللہ کی محبت و اطاعت کے رشتہ میں منسلک ہو کر ایک دوسرے سے وابستہ ہو جائیں"۔

اقبال نے فرمایا: حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک - کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک'

E-mail:azizabdul03@gmail.com

☆☆☆☆☆

یار بنا یار بنا

ذکریٰ حمید فلاحی

انظر الینا حالنا ، یا ربنا یا ربنا
یا ربنا ، یا ربنا، یا ربنا ، یا ربنا
جو نعمتیں کی ہیں عطا کیسے ہو ان کا شکریہ
یا ربّنا، یا ربّنا ، یا ربّنا، یا ربّنا
یہ قدرتیں یہ نصرتیں، یہ رحمتیں بے انتہا
یا ربّنا، یا ربّنا، یا ربّنا، یا ربّنا
تو محفلوں میں ہر جگہ تو خلوتوں میں جا بجا
یا ربّنا، یا ربّنا، یا ربّنا، یا ربّنا
تو خالقِ کون و مکاں، تو مالک ہر دو جہاں
یا ربّنا، یا ربّنا، یا ربّنا، یا ربّنا
میں ہوں خطا سو مرتبہ، تو ہے رضا سو مرتبہ
یا ربّنا، یا ربّنا، یا ربّنا، یا ربّنا

الہ آبادیوپی

غزل

شوکت محمود شوکت

سمجھ آتی نہیں جن کو وفا کی، پیار کی باتیں
کریں گے کس طرح پھر وہ، لب و رخسار کی باتیں
جہاں بھر پر، نہ جانے اب کے چھائی ہے فضا کیسی
کہ کرتے ہیں سبھی اب تو، رسن کی، دار کی باتیں
خزاں کا دور دورہ ہے، عنادل محوِ گریہ ہیں
خیال و خواب ہیں گویا، گل و گلزار کی باتیں
دلِ مرحوم کو دنیا سے رغبت کچھ نہیں باقی
دلِ مرحوم کرتا اب نہیں دل دار کی باتیں
کہاں ہیں وہ، جو ہوتے تھے تمھاری بزم کی رونق
کہاں ہیں وہ، جو کرتے تھے جمالِ یار کی باتیں
نہیں جچتیں، کسی صورت بھی یکسر عشق بازی میں
وہ باتیں جیت کی ہوں یا کہ ہوں وہ ہار کی باتیں
اِدھر ہے فاختہ کی چونچ میں زیتون کی ٹہنی
اُدھر زوروں پہ ہیں شوکت، نئے ہتھیار کی باتیں

☆☆☆☆

افسانچے۔۔۔۔۔۔۔۔افسانچے۔۔۔۔۔۔۔۔افسانچے۔۔۔۔۔۔۔۔افسانچے

خالی ہاتھ

محمد عباس دھالیوال

تقریباً دو سال بعد آج سمیر اپنی شادی شدہ بہن عظمیٰ سے ملنے انبالہ آیا تھا۔ یہاں واضح ہو کہ سمیر کے والد کا اچانک ایک حادثے میں انتقال ہو گیا تھا۔ جس کے بعد عظمیٰ کی چھوٹی عمر میں شادی کر دی گئی تھی، حالانکہ اس کی شادی کے وقت سمیر عظمیٰ سے تقریباً تین سال بڑا تھا لیکن اس کے باوجود جیسے ہی عظمیٰ نے دسویں جماعت کی پڑھائی مکمل کی تو اس کی والدہ نے اپنے بھائی کو لڑکی کے لیے مناسب رشتہ تلاش کرنے کہہ چھوڑا تھا۔ اس کے بعد جیسے ہی نے عظمیٰ کے ماموں نے اپنی بہن یعنی عظمیٰ کی ماں سے اس کے رشتے کے لیے ایک انبالہ والے لڑکے کے بارے میں بتایا جو کہ اپنی ایک آٹو سروس کی دکان چلاتا تھا تو فوراً عظمیٰ کی ماں اپنے بیٹے سمیر کو ساتھ لے کر لڑکے اور اس کے گھر والوں کو دیکھنے انبالہ چلی گئی۔ اگرچہ لڑکا عظمیٰ سے سات آٹھ سال بڑا تھا لیکن اس کے کام کاج اور گھر کو دیکھ کر اسے اپنی بیٹی کے لیے یہ رشتہ مناسب لگا تھا اور اسی لیے عظمیٰ کی والدہ نے لڑکے کو شگن دے کر اپنی طرف سے رشتہ پر مہر ثبت کر دی تھی۔ درحقیقت معاشرے میں جو حالات چل رہے تھے، یعنی جس طرح لڑکیوں کے بارے میں عدم تحفظ کا احساس پایا جا رہا تھا۔ دراصل اس کے چلتے عظمیٰ کی والدہ کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتی تھیں، یہی وجہ تھی کہ اس نے چھوٹی عمر میں لڑکی کی شادی کرنا بہتر سمجھا۔ آج شادی کو تقریباً پانچ سال ہو چکے تھے۔ اسی دوران عظمیٰ تین بچوں کی ماں بن چکی تھی۔ ویسے عظمیٰ کے گھر میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں تھی۔ اس کا خاوند آٹو مکینک تھا اور اس کی اچھی خاصی آمدن تھی اس کے پاس کام کی بہتات اس قدر تھی کہ اسے کان کھجانے کی فرصت تک نہیں تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عظمیٰ کبھی کبھار ہی اپنے والدین کے گھر آتی تھی۔ ایک طرح سے خاندان کی گھریلو قیادت کی تمام تر ذمہ داری نے اسے وقت سے پہلے ہی کافی سمجھدار اور اپنی عمر سے زیادہ بڑی بنا دیا تھا۔

چائے پانی پینے کے بعد جب سمیر عظمیٰ کے گھر سے واپس آنے لگا تو اس نے اپنی حیثیت کے مطابق خاموشی سے اپنی بہن کے ہاتھ پر پانچ پانچ سو کے دو نوٹ رکھ دیے۔ اس کے فوراً بعد ہی عظمیٰ نے اپنے دوسرے ہاتھ کی بند مٹھی میں رکھے پانچ پانچ سو کے بارہ نوٹ یعنی چھ ہزار چپکے سے سمیر کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے رازدانہ لہجے میں کہا، "بھیا ایسا کرنا اس رقم میں سے میری ساس کے سامنے پانچ ہزار مجھے...... اور ایک ہزار روپے میری نند کے بچوں کے لیے میری ساس ماں کو دے دینا... دراصل میری نند آج کل یہاں اپنے بچوں کے ساتھ چھٹیاں گزارنے آئی ہوئی ہے... ورنہ وہ یہی کہیں گی کہ کیا تمہارا بھائی خالی ہاتھ ہی آیا تھا...!۔ عظمیٰ کے مذکورہ جملے سن کر سمیر کو ایسا لگا جیسے اس کی چھوٹی بہن اس سے یکلخت کئی سال عمر میں بڑی ہو گئی ہو...!

، مالیر کوٹلہ، پنجاب، 98552-59650

مسجد کا حق

افسانچہ نگار: شکیل مصطفی

شفیق انصاری اپنے دوستوں کے درمیان بیٹھے دوستوں سے مخاطب تھے کہ میں پابندی کے ساتھ لائٹ بل، کیبل بل، بچوں کی ٹیوشن فیس، اسکول فیس ادا کرتا ہوں۔ گویا میں سب کا حق وقت پر دے دیتا ہوں۔

لیکن روزانہ، آٹھ کے، کھاٹ کے، رمضان عید، بقر عید فل اور گیارہ مہینہ گل، اس کا حق؟

مردہ ضمیر

ماسٹر زید ہوٹل میں بیٹھے چائے کی چسکیاں لے رہے تھے۔ اتنے میں نوجوانوں کا ایک جھنڈ آیا۔ اُن میں سے ایک نے کہا ٹائیگر ۳ میں آج جانا ہے تو دوسرے نے کہا کل تو سلمان کے فین لوگوں نے تھیٹر میں آتش بازی کی۔ پھر اچانک آواز بلند ہوئی۔ تمھیں دیکھ لوں گا تو کچھ آوازیں گالی گلوج کی ہو رہی تھیں۔ جھنڈ میں سے ایک نے کہا۔ چلو جھگڑا مٹا دیتے ہیں تو دوسرے نے کہا۔ ہم لوگوں کو کسی کے پھٹے میں ٹانگ نہیں اڑانا چاہیے۔

ماسٹر زید ہوٹل میں بیٹھے بیٹھے ماضی میں کھو گئے جب مغرب میں کسی مسلمان کو کانٹا چبھتا ہے تو مشرق میں دوسرا مسلمان محسوس کرتا تھا۔ آج فلسطین میں مسلمان مارے، کاٹے اور قتل کیے جا رہے ہیں۔

دشمنانِ اسلام انھیں صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتے ہیں اور یہ۔۔۔۔۔؟

ڈھیٹ

ماسٹر دیناناتھ زبان کے بڑے دھنی تھے۔ ممبئی میں ملازمت پا کر بڑے خوش تھے۔ کرائے کے گھر میں رہتے تھے اُن کے ساتھی احباب نے کئی مرتبہ کہا کہ وہ ملازمت پر رہتے ہوئے کوئی مکان/فلیٹ خرید لیں۔ مگر وہ ہر بار یہی کہتے کہ یہاں تھوڑی رہنا ہے وہ ملازمت سے سبکدوش ہو گئے اور آج اُن کا بیٹا ملازمت کر رہا ہے اور اسی کرائے کے گھر میں رہ رہا ہے۔

نیا عالم

ماسٹر زید کو ملازمت پر رہتے ہوئے آٹھ برس ہو گئے وہ سال دو سال میں مکان تبدیل کر دیتے تھے۔ اس مرتبہ جب وہ مکان تبدیل کر رہے تھے اور سامان ایک مکان سے دوسرے مکان منتقل کر رہے تھے تب سامان اُٹھانے والے بندھوا مزدور نے کہا سر آپ ملازمت پیشہ ہیں آپ کو بینک لون دے گی تب سر نے جواب دیا میں سود پر گھر نہیں لوں گا۔ مزدور نے کہا۔ سر، ملازمت والوں کو چلے گا میں عالموں سے پوچھ چکا ہوں۔

جرم وسزا

صدر مدرس نے تمام اساتذۂ کرام سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمارے یہاں ماہر تعلیم تشریف لا رہے ہیں اُن کا لکچر سرپرست، طلباء اور اساتذۂ کرام کے لئے مشترکہ رہے گا۔ تمام طلباء و طالبات کی حاضری ضروری ہے۔ تمام جماعتوں میں اعلان کر دو۔

طے شدہ وقت کے مطابق ماہر تعلیم کا لکچر شروع ہو گیا۔ انہوں نے طلبا کو جغرافیہ کی غلط مثال دی۔ ماسٹر دیناناتھ کے کانوں میں جیسے ہی غلط مثال پڑی انہوں نے بھرے مجمع میں ماہر تعلیم کی خبر لی۔ "آپ بچوں کو غلط مثال، غلط واقعہ بتا رہے ہیں۔ صحیح واقعہ درج ذیل ہے۔ پروگرام کے اختتام کے بعد اسکول کی تعلیمی انتظامیہ نے انھیں طلب کیا اور اُن سے کہا کہ وہ صاحب موصوف سے معافی مانگیں اور آمد و رفت کے اخراجات بھی آپ ہی دیں۔ ماسٹر دیناناتھ صحیح ہوتے ہوئے بھی معافی مانگی بلکہ 25000 روپے بھی ادا کئے۔

ٹھیک تین سال بعد ماہر تعلیم اسکول میں لکچر دینے کے لیے پھر بلائے گئے۔ اس مرتبہ تعلیمی انتظامیہ نے ماسٹر دیناناتھ کو بلایا اور کہا کہ تم کل کے پروگرام کے دن رخصت پر رہو گے۔

، مالیگاؤں 9145139913

واٹس ایپ اسٹیٹس: محض اسٹیٹس یا میدان کارزار؟

کچھ آپ بیتی، کچھ جگ بیتی

نکہت انجم ناظم الدین

موجودہ زمانے میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے ہم سبھی بخوبی واقف ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے بغیر پرتعیش زندگی گزارنے کا تصور بھی ناگزیر ہے۔ اس میں ہمارے روزمرہ کے استعمالات کی اشیاء کی ایجادات نے زندگی کو کافی سہل کر دیا ہے۔ بچپن میں "سائنس رحمت یا زحمت" کے عنوان سے مضمون لکھنے کا پرچے میں تقاضہ کیا جاتا تو میں سائنس کی رحمتیں اور فوائد گنوانے والے طلبہ کی فہرست میں صف اول کی طالبہ تھی اور آج بھی اپنی اس رائے پر قائم صف اول کی معلمہ ہوں۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلیفون، کمپیوٹر اور اب موبائل فون میری سب سے پسندیدہ ایجادات میں سے ہیں۔ آیئے اب براہ راست موبائل فون اور سوشل میڈیا کی طرف چلتے ہیں۔ آج یہ حالات ہیں کہ ہر شخص اہم ہے اور اس کی اہمیت اس کے پاس موجود ایک عدد موبائل فون کے ہونے میں پوشیدہ ہے۔ جو زندگی کا لازمی جز ہے۔ موبائل فون اور سوشل میڈیا کے ذریعے ہر شخص کو اپنی خوبیوں، کمالات اور بلند اوصاف کو جگ ظاہر کرنے میں بہت سہولت ہو گئی ہے۔ چاہے انسٹاگرام ریلز ہوں، فیس بک اسٹوریز ہوں، ٹویٹر پر ری ٹویٹ مارنا ہو یا واٹس ایپ پر اسٹیٹس اپ ڈیٹ کرنا ہو سب کی اپنی اپنی دلچسپیاں ہیں اور کارگزاری کے اپنے اپنے میدان ہیں۔ یہ وہ پلیٹ فارمز ہیں جہاں ہر شخص بساط بھر اپنی قابلیت اور اپنی شخصیت کی جھلکیاں ہمیں دکھاتا ہے۔ میں کافی مصروف صارفین میں سے ہوں اس لیے فیس بک، انسٹاگرام، ٹویٹر وغیرہ سے دور ہوں۔ یہ فی الحال میری پہنچ سے باہر ہیں لیکن میری، آپ کی اور ہم سب کی Common Favourite ایپ وہاٹس اپ پر بلاناغہ حاضری دیتی ہوں اور یہاں فعال ہوں لیکن وہاٹس اپ کے ایک ظلم کا شکار میں بھی ہوں، آپ بھی ہیں اور ہو سکتا ہے ہم سب ہوں۔ وہ ہے وہاٹس اپ میں اسٹیٹس کے ذریعے ہونے والی معرکہ آرائی۔ وہاٹس اپ نے ہمیں اسٹیٹس لگانے کے لیے ایک "اسپیس" دیا ہے۔ بہت خوشکن پہل ہے۔ یہاں ہم دوست، احباب، کولیگز یہاں تک کہ رابطے میں رہنے والے رقیبوں کی خاندانی تصاویر، پروگرام، کامیابیاں دیکھ سکتے ہیں اور خوشی، دکھ اور حسد جیسے جذبات محسوس کر لیتے ہیں۔ چلئے یہاں تک تو ٹھیک ہے لیکن ایک مروجہ رواج میں کچھ برسوں سے واٹس ایپ کے اسٹیٹس پر دیکھ رہی ہوں اور آپ نے بھی ضرور دیکھا ہوگا وہ ہے واٹس ایپ اسٹیٹس کا خوشی، کامیابی، پروگرامز اور تصاویری خبروں سے زیادہ میدان کارزار بن جانا۔ یہاں آپ کو مندرجہ ذیل افراد کے مابین معرکہ آرائیاں دیکھنے کو مل جائیں گی۔ دوست، رشتہ دار، کولیگز، میاں بیوی، بہن بھائی، ساس بہو، دیورانی جیٹھانی، شعراء، ادباء، ناقدین، مبصرین۔ غرض ہر طرح کے افراد، ہر طرح کے رشتے اور مختلف طبقات اس کا شکار ہیں۔ یہاں آپ کو تبصرے، مذاکرے، مشاعرے، خوش گوئی، بدگوئی، خوش مزاجی، بدمزاجی، خوش اخلاقی، بداخلاقی، طنز و مزاح اور گالی گلوچ سب پھل جائے گا۔ ایک شخص رشتوں میں آئی دراڑ سے دلبرداشتہ ہو کر وہاٹس اپ اسٹیٹس اپڈیٹ کر دیتا ہے۔ متعلقہ شخص اسے "سین" کرتا ہے اور اب جب "سین" کر ہی لیا تو جواب میں کوئی "سین کریٹ" نہ کرنا مردانگی ہی نہیں ہے اسلئے وہ جوابی اسٹیٹس اپڈیٹ کرتا ہے۔ پھر یہ سلسلہ دراز ہوتا چلا جاتا ہے۔ دونوں فریقین کے اسٹیٹس "سین" کرنے والوں کی نظروں کے سامنے معرکہ آرائی کا یہ سین چلتا ہی رہتا ہے۔ مفت کی تفریح مہیا ہوتی ہے اور یہ "شکوہ" اور "جواب شکوہ" ہفتوں اور مہینوں چلتا ہے۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ اسٹیٹس اپڈیٹ کرنے والا ہر وہ شخص جو معرکہ کا حصہ ہوتا ہے وہ خود کو نہایت پاک دامن، نیک اور اللہ کا پسندیدہ بندہ سمجھتا ہے اور اگلے کو انتہائی گنہگار، بدکار اور اللہ کا ناپسندیدہ انسان سمجھتا ہے۔ ہم ان کے اپڈیٹیڈ اسٹیٹس کو پڑھتے ہیں تو گمان ہوتا ہے کہ یہ شخص عظیم مفکر، پراثر مبلغ، انتہائی نیک اور سمجھدار انسان ہے (بشرطیکہ ہم اس سے ذاتی طور پر واقف نہ ہوں اور دو چار گھنٹے اس کے ساتھ وقت نہ گزار چکے ہوں)۔ رکھے گئے اسٹیٹس حد سے تجاوز اس وقت کر جاتے ہیں جب ناپسندیدہ فرد کے لئے ابلیس، نمرود، شداد، فرعون اور قارون جیسے لفظوں تک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ افراد مبالغہ آرائی میں اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ خود کو عقاب اور ناپسندیدہ شخص کو راہ میں حائل ہونے والے کوے سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ہمارے اپڈیٹ کیے گئے اقوال، ویڈیوز، قصے، اور اچھی باتوں کا مخاطب دیگر لوگ ہوتے ہیں کیونکہ ہمارے مطابق تمام اچھی باتوں، ناصحانہ اقوال اور کہانیوں پر عمل کی ضرورت اوروں کو ہے ہمیں نہیں۔ ادھر کسی کو کامیابی ملی ادھر ہم نے جلتا جلتا ہوا اسٹیٹس لگا کر اگلے شخص کی کامیابی کی خوشی اور اس کی مقبولیت کو کم کرنے کی ناکام کوشش شروع کر دی۔ ادھر گھر کے دو افراد کے بیچ بحث ہوئی ادھر آپ نے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے غیر مستند اور غیر سنجیدہ مفکرین کے اقوال کی جھڑی اپنے اسٹیٹس پر کر دی۔ ادھر میاں بیوی میں بحث ہوئی ادھر ایک دوسرے سے متعلق حقوق و فرائض کے اسٹیٹس اپڈیٹ ہو گئے۔ پروفیشنل زندگی میں دو فریقین کے بیچ تو تو میں میں ہو گئی تو ایک دوسرے کی برائیوں کے پٹارے اسٹیٹس پر کھل گئے۔ واٹس ایپ اسٹیٹس کو ہم نے زندگی کی فلم کی طرح بنا رکھا ہے۔ جو بھی ہماری زندگی میں چل رہا ہے ہم اسے اسٹیٹس پر دکھاتے ہیں لیکن کیا ہی بہتر ہو کہ ہم اس پر کچھ اچھا، رشتوں کو جوڑنے، نباہنے، ساتھ لے کر چلنے، درگزر کرنے، حوصلہ دینے، لوگوں کا حوصلہ بننے، اپنی شخصیت کے مثبت پہلوؤں سے روشناس کرنے جیسے افعال انجام دیں۔ تاکہ گھریلو جھگڑے، طعنے مارنا، فقرے کسنا، لوگوں کو برے القابات سے مخاطب کرنا، اوروں کو بدکار سمجھنا، لوگوں کے معاملات کو جان کر سوشل میڈیا پر پھیلانا یہ انتہائی غلط اور قابل مذمت افعال ہیں۔ دانشمند افراد نے واٹس ایپ کو ایک یونیورسٹی اور بنا تصدیق اور منطق کے اس کا استعمال کرنے والوں کو اور اس کے پیغامات کو آگے پہنچانے والوں کو پروفیسر اور اسٹوڈنٹ کہا ہے۔ اور یہ سچ ہی ہے۔ ہمیں خود کو چیک کرنا چاہیے کہ کہیں ہم اس کا حصہ تو نہیں ہیں۔ اگر ہم سے بھی یہ غلطیاں سرزد ہو رہی ہیں تو وقت رہتے ہم اس پر قابو پائیں اور خود کو ایک ذمہ دار اور سلجھا ہوا شخص ثابت کریں۔ گھریلو زندگی، ذاتی زندگی کے مسائل، پروفیشنل زندگی کے مسائل کو اسٹیٹس کے زینت بنا کر سوائے جگ ہنسائی کے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ یاد رکھئے! رونے بسورنے اور ہر وقت دوسروں کو کوستے رہنے والے افراد کو کوئی پسند نہیں کرتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی ہمارے دکھ اور مسئلہ کو حل نہیں کر سکتا ہے اس لیے مسئلہ بیان کرنے کی جگہ سوشل میڈیا نہیں بلکہ جائے نماز ہے۔ اللہ سے اپنے دکھ، اپنی تکالیف اپنے مسئلے شیئر کریں۔ کسی کی خوبی، کامیابی اور نعمتیں ہم اپنی زندگی میں بھی چاہتے ہیں تو اللہ سے اپنے لیے وہی نعمتیں مانگیں، ساتھ ہی اگلے فرد کی نعمت برقرار رہے یہ دعا بھی کریں۔ کسی بھی شخص کی زندگی کے ایک روشن پہلو کو دیکھ کر اپنی آنکھیں خیرہ مت کیجئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس شخص کی زندگی کے مخفی پہلو تاریک ہوں اور آپ اس سے لاعلم ہوں اس لئے اپنی زندگی سے مطمئن رہیئے۔ خوشیاں بانٹئے، خوش رہئے۔

☆☆☆☆

2023 کے اسمبلی انتخابات

مودی میجک کے آگے نہیں چلی کانگریس کی کوئی گارنٹی

مدھیہ پردیش میں بی جے پی کی تاریخی جیت، کیلاش وجے ورگیہ اور پرہلاد پٹیل کی جیتے، کمل ناتھ 35 ہزار سے زیادہ ووٹوں کے فرق سے فتحیاب، مرکزی وزیر پھگن کلستے کو کانگریس امیدوار نے دی شکست

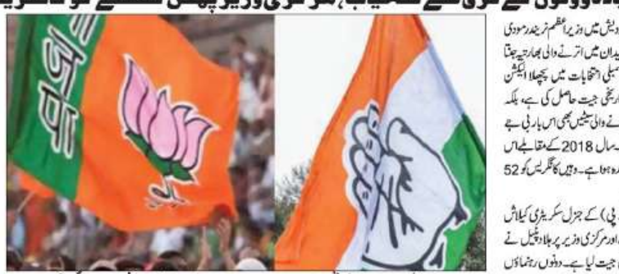

بھوپال، 3 دسمبر۔ مدھیہ پردیش میں وزیر اعظم نریندر مودی کے چہرے کو آگے رکھ کر انتخابی میدان میں اترنے والی بھارتیہ جنتا پارٹی نہ صرف 2023 کے اسمبلی انتخابات میں پچھلا الیکشن 2018 کے برعکس نہ صرف تاریخی جیت حاصل کی ہے، بلکہ کانگریس پارٹی کی روایتی کہے جانے والی سیٹیں بھی اس بار بی جے پی کے کھاتے میں چلی گئی ہیں۔ سال 2018 کے مقابلے اس بار بی جے پی کو 57 سیٹوں کا فائدہ ہوا ہے۔ وہیں کانگریس کو 52 سیٹوں پر نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے جنرل سکریٹری کیلاش وجے ورگیہ اندور اسمبلی سیٹ سے اور مرکزی وزیر پرہلاد پٹیل نے نرسنگھ پور اسمبلی سیٹ سے الیکشن جیت لیا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے اپنے قریبی حریفوں کو زبردست مارجن سے شکست دی۔ مسٹر وجے ورگیہ نے اندور 1 سے اپنے قریبی حریف کانگریس کے سنجے شکلا کو 57 ہزار سے زیادہ ووٹوں سے شکست دی، جب کہ مسٹر پٹیل نے نرسنگھ پور سے کانگریس کے امیدوار لکھن پٹیل کو 31 ہزار 310 ووٹوں سے شکست دی۔ مسٹر پٹیل کو کل 01 لاکھ 10 ہزار 226 ووٹ ملے۔ وہیں کانگریس امیدوار لکھن پٹیل کو کل 78 ہزار 916 ووٹ ملے۔ اس طرح مسٹر پٹیل نے کانگریس امیدوار کو 31 ہزار 310 ووٹوں سے شکست دی۔

کانگریس کے سینئر لیڈر اور مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر کمل ناتھ نے اپنے روایتی گڑھ چھندواڑہ اسمبلی حلقے سے مسلسل دوسری بار 35 ہزار سے زیادہ ووٹوں کے فرق سے جیت حاصل کی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ نے کانگریس امیدوار کے طور پر اپنے قریبی حریف وویک بنٹی ساہو کو چھندواڑہ میں شکست دی۔ اس سے پہلے مسٹر کمل ناتھ نے 2019 میں پہلی بار چھندواڑہ اسمبلی کا ضمنی انتخاب جیتا تھا۔ وہ اس وقت ریاست کے وزیر اعلیٰ تھے۔ اس کے علاوہ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر ڈاکٹر گووند سنگھ کو ضلع بھنڈ کی لہار سیٹ سے 12 ہزار سے زیادہ ووٹوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ بی جے پی کے امبریش شرما نے انہیں ہرا کر کانگریس سے یہ سیٹ چھین لی۔ چرہاٹ سیٹ پر کانگریس کے سابق وزیر اور سینئر لیڈر راجے سنگھ 18 راؤنڈ کی گنتی کے بعد اپنے قریبی حریف شرتیندو تیواری سے 25 ہزار سے زیادہ ووٹوں سے آگے ہیں۔ ابھی گنتی کے مزید دو راؤنڈ باقی ہیں۔ اس لحاظ سے مسٹر سنگھ کی جیت یقینی ہے۔

مرکزی وزیر پھگن سنگھ کلستے کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پھگن سنگھ کلستے نے مدھیہ پردیش کی نواس اسمبلی سیٹ سے قسمت آزمائی کی تھی جہاں کانگریس امیدوار نے انہیں شکست فاش دے دی ہے۔ کانگریس امیدوار چین سنگھ برکڑے نے 9723 ووٹوں کے فرق سے انہیں ہرایا۔ پھگن سنگھ ان لیڈروں میں شامل ہیں جنھیں بی جے پی نے مرکز سے سیدھے مدھیہ پردیش بھیجا تھا۔ شروعاتی رجحانوں میں ہی وہ 8 ہزار ووٹوں سے پیچھے چل رہے تھے اور پھر اس فرق کو وہ کم نہیں کر سکے۔ قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ بی جے پی کے معروف لیڈر نروتم مشرا بھی دتیا اسمبلی سیٹ سے پیچھے چل رہے ہیں۔ انہیں کانگریس امیدوار بھارتی راجندر سے زبردست ٹکر مل رہی ہے۔ واضح رہے کہ پھگن سنگھ کلستے فی الحال مرکز میں وزیر مملکت برائے دیہی ترقی و اسپتال ہیں۔ پھگن سنگھ کا نام اس لیے بھی سرخیوں میں رہا کیونکہ شیوراج سنگھ چوہان کی جگہ انہیں وزیر اعلیٰ بنائے جانے کا امکان بھی ظاہر کیا جا تا رہا ہے۔ حالانکہ اب ایسے قیاس ختم ہی ہو گئے معلوم پڑ رہے ہیں۔ 2019 میں پھگن سنگھ کلستے منڈلا پارلیمانی حلقہ سے جیت کر پارلیمنٹ پہنچے تھے۔ وہ اس سے قبل 1996 سے 2009 تک منڈلا لوک سبھا حلقہ سے ہی رکن پارلیمنٹ رہے تھے۔

بھوپیش حکومت کے نو وزراء الیکشن میں شکست خردہ

رائے پور 03 دسمبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے وزیر اعلی بھوپیش بگھیل نے خود تو الیکشن جیت گئے لیکن ان کی کابینہ کے نو وزرا الیکشن میں شکست کھا گئے ہیں۔ اسی طرح اسمبلی کے اسپیکر ڈاکٹر چرن داس مہنت نے الیکشن میں جیت گئے ہیں جب کہ اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر سنت کمار نیتام الیکشن ہار گئے ہیں۔ نائب وزیر اعلی ٹی ایس سنگھ دیو اپنی روایتی امبیکاپور سیٹ پر بی جے پی کے راجیش اگروال سے 157 ووٹوں سے ہار گئے ہیں۔ مسٹر سنگھ دیو نے دوبارہ گنتی کے لیے درخواست دی ہے لیکن ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ آزادی کے بعد پہلی بار کانگریس کو سیتاپور سیٹ پر شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پہلی بار خوراک کے وزیر امرجیت بھگت سیتاپور سیٹ پر الیکشن ہارے ہیں۔ مسٹر بھگت کو بی جے پی کے نئے امیدوار رام کمار ٹوپا نے شکست دی۔ شہری ترقیات کے وزیر ڈاکٹر شیو ڈاہریا کو آرنگ سیٹ پر بی جے پی کے گرو خوشونت صاحب نے 16500 ووٹوں سے شکست دی۔ ساجا سیٹ پر کانگریس کے سینئر لیڈر اور وزیر رویندر چوبے کو بی جے پی کے نئے امیدوار ایشور ساہو نے شکست دی۔ کواردھا سیٹ پر سینئر وزیر محمد اکبر کو بی جے پی کے وجے شرما کے ہاتھوں شکست ملی۔ گزشتہ انتخابات میں سب سے زیادہ ووٹ لے کر ریاست میں جیت درج کرنے والے مسٹر اکبر کو 41 ہزار سے زیادہ ووٹوں سے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔

تلنگانہ میں کانگریس کی کامیابی پر گاندھی بھون میں جشن

حیدرآباد 3 دسمبر (یو این آئی) تلنگانہ میں کانگریس کی کامیابی پر حیدرآباد میں واقع اس کے ہیڈ کوارٹرس گاندھی بھون میں جشن کا ماحول دیکھا گیا پارٹی کے لیڈروں، کارکنوں، محبان کانگریس کی بڑی تعداد انتخابی نتائج کے ساتھ ہی جمع ہو گئی جنھوں نے بڑے پیمانہ پر جشن منایا، پٹاخے چھوڑے اور رقص کرتے ہوئے ایک دوسرے کو جیت کی مبارکباد پیش کی کانگریس، 2014 میں تلنگانہ کی تشکیل کے بعد پہلی مرتبہ اس تلنگو ریاست میں حکومت بنانے کے موقف میں آگئی ہے۔ اس جشن میں پارٹی لیڈروں کا جوش دیکھنے لائق تھا جنھوں نے اس تبدیلی کو ریاست کے عوام کیلئے فال نیک قرار دیا۔ کانگریس کارکنوں اور لیڈروں نے صدر تلنگانہ کانگریس ریونت ریڈی کے حق میں نعرے بازی کی۔

تلنگانہ میں جمہوریت جیت گئی: اتم

تلنگانہ کانگریس کے سابق سربراہ اتم کمار ریڈی نے سوریا پیٹ کے حلقہ مرکز میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے عوام کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت جیت گئی۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ میں موجودہ حکمران جماعت بی آر ایس کے لیے یہ آخری دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے آئی سی سی کے فیصلے کے مطابق وزیر اعلی کے امیدوار کا اعلان کیا جائے گا۔

یہ کامیابی اطمینان بخش ہے: بھٹی وکرمارکا

تلنگانہ سی ایل پی لیڈر ملو بھٹی وکرمارکا نے کہا کہ عوام نے بہتر فیصلہ دیا ہے۔ حلقہ مدھیرا سے کامیاب بھٹی وکرمارکا نے کہا کہ یہ جیت کافی اطمینان بخش ہے۔ کانگریس پارٹی کو تاج پہنانے کے لیے عوام کا شکریہ۔ ہم منشور میں دی گئی چھ ضمانتوں اور وعدوں کو پورا کریں گے۔ تلنگانہ کے عوام نے پانی، فنڈز اور ملازمتوں کے لیے جدوجہد کی۔

ہم یہ جیت سونیا گاندھی کو سالگرہ کے تحفہ کے طور پر دے رہے ہیں: کومٹ ریڈی

کانگریس پارٹی کے لیڈر کومٹ ریڈی وینکٹ ریڈی نے کہا کہ تمام ارکان اسمبلی وزیر اعلی کے امیدوار کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کی جیت سونیا گاندھی کو سالگرہ کے تحفہ کے طور پر دی جارہی ہے۔ انہوں نے ان لیڈروں اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے ان کی کامیابی کے لئے 24 گھنٹے محنت کی۔

3 دسمبر تلنگانہ کی تاریخ میں لکھا جائے گا: ریڈی

کانگریس لیڈر راج گوپال ریڈی نے کہا کہ تلنگانہ کے عوام کا فیصلہ تاریخ میں لکھا جائے گا۔ بی آر ایس کے دور حکومت میں جمہوریت کا قتل ہوا۔ تلنگانہ میں ایک خاندان جو عزت نفس کے لیے لڑتا تھا نے ریاست کو لوٹنے کا کام کیا۔ اسی لیے رائے دہندوں نے بی آر ایس کو شکست دی۔

ڈی کے شیوکمار نے تلنگانہ کے عوام سے اظہار تشکر کیا

حیدرآباد 3 دسمبر (یو این آئی) تلنگانہ کے انتخابی نتائج پر کرناٹک کے نائب وزیر اعلی ڈی کے شیوکمار، جنھوں نے پارٹی کے لیے بڑے پیمانے پر مہم چلائی تھی، نے ریاست کے عوام سے پارٹی پر اعتماد کرنے پر اظہار تشکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے عوام نے تبدیلی کا فیصلہ کیا ہے۔ ترقی کے لیے تبدیلی آنی چاہیے۔ تلنگانہ میں وزیر اعلی کے چہرے کے بارے میں پوچھے جانے پر شیوکمار نے کہا کہ پارٹی اس پر فیصلہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن اجتماعی قیادت پر لڑا گیا۔ وہ یہاں ان مسائل پر بات کرنے نہیں آئے ہیں۔ جب میڈیا والوں نے ان سے کے سی آر اور کے ٹی آر کے بارے میں پوچھا تو شیوکمار نے کہا انہیں کے سی آر یا کے ٹی آر پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔

تلنگانہ میں کانگریس کی شاندار کامیابی خوش آئند تبدیلی: مولانا پیر شبیر احمد

حیدرآباد۔ 3 دسمبر (یو این آئی) صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش مولانا حافظ پیر شبیر احمد نے تلنگانہ اسمبلی انتخابات میں کانگریس کی شاندار کامیابی پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کانگریس لیڈران راہل گاندھی، پرینکا گاندھی و دیگر مرکزی رہنماؤں، صدر پردیش کانگریس ریونت ریڈی و دیگر عہدیداروں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے نیک توقعات وابستہ کی ہیں۔ انہوں نے نتائج پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے رائے دہندوں نے انتہائی سوچ سمجھ کر اپنے ووٹ کا استعمال کرتے ہوئے کانگریس کو اقتدار سے ہمکنار کیا۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کی تشکیل کے بعد سے مسلمانوں کے ساتھ صرف زبانی ہمدردیوں کا اظہار کیا جاتا رہا ہے۔ ان کو ان کے جائز حقوق دینے سے گریز کرتے ہوئے لالی پاپ کی طرح چھوٹے موٹے فوائد پہنچا کر خوش کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اسکالرشپ فیس کی واپسی، اقامتی اسکولوں کا قیام وغیرہ اچھے اقدامات تھے لیکن مسلمانوں کے حقوق و مطالبات کے سامنے ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں تھی۔ مسلمانوں کے لئے ریزرویشن، مسلمانوں کے انکاؤنٹر کے واقعات کی جانچ، مساجد کو شہید کرنے کے واقعات، وقف جائیدادوں کی تباہی، وقف ریکارڈ کو مہر بند کرتے ہوئے اس کو برباد کرنے کی کوشش جیسے اقدامات کے ذریعہ ریاستی سطح پر مسلمانوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ وہیں قومی سطح پر مسلمانوں کے خلاف جو قوانین بنائے گئے اور مسلمانوں کو کمزور کرنے کی کوششوں کی حمایت کی گئی۔ یہ سب باتیں مسلمانوں کے علاوہ دیگر دلت طبقات کو بھی اچھی طرح یاد ہیں۔ داب عوام نے تمام ناانصافیوں کا بدلہ لے لیا ہے۔ اب امید کی جاسکتی ہے کہ کانگریس پارٹی ان تمام ناانصافیوں کا ازالہ کرے گی۔ اس نے اپنے منشور میں عوام اور اقلیتی طبقات کے ساتھ جو وعدے کئے ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے جلد سے جلد اعلانات کرے گی۔ مولانا شبیر احمد نے جمعیۃ علماء تلنگانہ کے تمام عہدیداروں، ارکان عاملہ، ضلعی صدور و معتمدین اور دیگر عہدیداروں اور ارکان کا شکریہ ادا کیا ہے جنھوں نے متحد ہو کر اپنے ووٹ کا استعمال کیا اور سیکولرزم و جمہوریت کے استحکام کے لئے دن رات محنت کی جس کا اچھا نتیجہ برآمد ہوا۔ اب امید کی جاسکتی ہے کہ ریاست میں اقلیتوں کے ساتھ جو ناانصافیاں کی جارہی تھیں ان کا خاتمہ ہو جائے گا اور روشن مستقبل کی راہیں کھل جائیں گی۔

جموں و کشمیر میں بھاجپا کارکنوں نے جشن منایا

سری نگر، 03 دسمبر (یو این آئی) تین ریاستوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی شاندار جیت پر جموں و کشمیر میں بھی بھاجپا کارکنوں نے جشن منایا اور پٹاخے سر کئے۔ بی جے پی کے جموں و کشمیر یونٹ کے صدر رویندر رینا نے دعویٰ کیا کہ آئندہ پارلیمانی انتخابات میں بھی بی جے پی مرکز میں سرکار بنانے میں کامیاب ہوجائے گی۔ اطلاعات کے مطابق راجستھان، مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں شاندار جیت کے بعد ملک کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر میں بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کے کارکنوں نے جشن منایا۔ جموں میں بی جے پی صدر رویندر رینا کی سربراہی میں پارٹی کارکنوں نے جشن منایا اور پٹاخے چھوڑے۔ اس موقع پر بی جے پی جموں و کشمیر یونٹ کے صدر رویندر رینا نے کہا کہ بی جے پی نے تین ریاستوں میں جیت حاصل کر کے ایک تاریخ رقم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تین ریاستوں میں جس طرح سے بی جے پی نے کامیابیوں کے جھنڈے گاڑے وہ قابل تعریف ہے۔ رویندر رینا نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی پارلیمانی الیکشن میں بھی کامیاب ہو کر مرکز میں پھر سے سرکار بنانے میں کامیاب ہوئے جائے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ بی جے پی نے ہمیشہ عوام کی بات کی اور وزیر اعظم نریندر مودی کی سربراہی میں مرکزی سرکار نے ہمیشہ لوگوں کی فلاح و بہبود کی خاطر کام کیا۔ دریں اثنا سری نگر سمیت وادی کے دیگر اضلاع میں بھی بی جے پی کارکنوں نے جشن منایا۔

ایک سال کا ہوگا پی جی پروگرام، کسی بھی مضمون میں داخلہ

ملک بھر کی سینکڑوں یونیورسٹیوں میں پوسٹ گریجویشن کورسز صرف ایک سال میں مکمل کیے جاسکتے ہیں

نئی دہلی: ملک بھر کی سینکڑوں یونیورسٹیوں میں پوسٹ گریجویشن کورسز صرف ایک سال میں مکمل کیے جاسکتے ہیں۔ ایک سالہ پوسٹ گریجویشن پروگرام اگلے سال 2024 سے لاگو ہونے جارہا ہے۔ اس نئے پروگرام کا فائدہ چار سالہ انڈر گریجویٹ پروگرام یعنی ایف وائی یو پی کو حاصل کرنے والے طلبا کو حاصل ہوگا۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن یعنی یو جی سی نے پی جی کورس میں یہ اہم تبدیلی کی ہے۔ یو جی سی کے مطابق ایک سالہ پی جی پروگرام اگلے سال 2024 سے لاگو کیا جاسکتا ہے۔ یو جی سی کا کہنا ہے کہ ایک سال کی پوسٹ گریجویشن صرف اس صورت میں ممکن ہے جب ایک طالب علم نے گریجویشن کے چار سال کیے ہوں۔ یہ گریجویشن اعزاز میں تحقیق کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اگرچہ یہ کوئی لازمی اصول نہیں ہے، طلبہ پہلے کی طرح 2 سالہ پوسٹ گریجویٹ کورسز میں بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ یو جی سی کے مطابق اب طلبہ کے پاس ایک یا دو سال کی پوسٹ گریجویشن کرنے کا اختیار ہوگا۔ تاہم، یہ اختیار صرف ایف وائی یو پی کرنے والے طلبا کے لیے دستیاب ہوگا۔ وہ طلبا جنھوں نے تین سالہ عام یو جی ڈگری مکمل کرلی ہے یا اس کا تعاقب کر رہے ہیں وہ ایک سالہ پوسٹ گریجویشن کے لیے درخواست نہیں دے سکیں گے۔ 3 سال کی گریجویشن کرنے والے طلبا کو پہلے کی طرح دو سال تک پی جی کرنا پڑے گا۔

یو جی سی کے مطابق، طلبا کو 4 سالہ گریجویشن کورس میں ریسرچ اسپیشلائزیشن کے ساتھ یو جی آنرز کی ڈگری ملے گی۔ اس وقت ایف وائی یو پی ملک بھر میں تقریباً 150 یونیورسٹیوں میں نافذ ہے۔ 2024 میں آنے والے اگلے سیشن میں 300 سے زیادہ یونیورسٹیاں ایف وائی یو پی پیش کرنے جارہی ہیں۔ دو سالہ ماسٹر کورس میں بھی تحقیق پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ یو جی سی نے کہا کہ اب پی جی میں مضامین پر سے پابندیاں ہٹا دی گئی ہیں۔ پوسٹ گریجویٹ کورسز میں یہ تبدیلی نئی تعلیمی پالیسی 2020 کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ یو جی سی نے نئے پی جی کورس کے لیے ایک نیا ڈرافٹ اور کریڈٹ فریم ورک جاری کیا ہے۔ یو جی سی نے کہا کہ پہلی بار ایک سالہ ماسٹر ڈگری پروگرام 2024 سے لاگو کیا جائے گا، جو چار سال کی گریجویشن کے بعد ممکن ہوگا۔ یو جی سی کا کہنا ہے کہ ابتدائی طور پر ملک بھر کی 105 یونیورسٹیوں نے 4 سالہ انڈر گریجویٹ پروگرام (ایف وائی یو پی) کو نافذ کیا تھا۔ 4 سالہ انڈر گریجویٹ کورسز کو نافذ کرنے والی یونیورسٹیوں میں 19 مرکزی یونیورسٹیاں، 24 ریاستی سطح کی یونیورسٹیاں، 44 ڈیمڈ یونیورسٹیاں اور 18 نجی یونیورسٹیاں شامل ہیں۔ ان میں دہلی یونیورسٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جموں سنٹرل یونیورسٹی، وشو بھارتی یونیورسٹی، راشٹریہ سنسکرت یونیورسٹی اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی شامل ہیں۔

اب ان یونیورسٹیوں کی تعداد 150 ہوگئی ہے۔ ایف وائی یو پی کے فریم ورک کے تحت، یو جی سی نے طلبا کو قومی تعلیمی پالیسی (این سی پی) کی دفعات کے مطابق، 3 سالہ انڈر گریجویٹ ڈگری کے ساتھ ساتھ 4 سالہ آنرز کی ڈگری حاصل کرنے کا اختیار فراہم کیا ہے۔ یو جی سی کے مطابق، طلبا 120 کریڈٹس کی تکمیل پر تین سالہ یو جی ڈگری اور 4 سالوں میں 160 کریڈٹ کی تکمیل پر ایف وائی یو پی آنرز کی ڈگری حاصل کرسکیں گے۔

انتخابی نتائج کا اثر

ایک سیٹ پر ایک امیدوار کو لڑنے کی ضرورت: جے ڈی یو

نالندہ، 03 دسمبر (یو این آئی) جنتا دل یونائٹڈ (جے ڈی یو) نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ اسمبلی انتخابات میں برتری حاصل کرنے پر آج کہا کہ "انڈیا" اتحاد کو اپنے کام میں سستی نہیں کرنی چاہیے۔ جے ڈی یو کے ترجمان نیرج کمار نے انتخابات کے تعلق سے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی انتخابات میں جو رجحانات آرہے ہیں اس صورتحال میں بی جے پی کو شکست دینے اور آئین کو بچانے کیلئے علاقائی، بائیں بازو کی جماعتوں، کانگریس سمیت تمام سیاسی جماعتوں کو ایک سیٹ پر ایک امیدوار کو لڑنے کی ضرورت ہے۔ جے ڈی یو کی نالندہ اسمبلی سطح کی بحث میں حصہ لیتے ہوئے مسٹر کمار نے کہا کہ کئی ریاستوں میں علاقائی اور بائیں بازو کی جماعتوں کے درمیان تنازعہ ہے اور اسے حل کرنے کے لیے مشترکہ حکمت عملی اور پالیسی پر کام کیا جائے گا۔

چار ریاستوں کے نتائج حیران کن نہیں: التجا مفتی

سری نگر، 03 دسمبر (یو این آئی) پی ڈی پی کی سینئر لیڈر التجا مفتی نے کہا کہ چار ریاستوں کے اسمبلی نتائج حیران کن نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں لوگوں کی حق رائے دہی معنی رکھتی ہے۔ ان باتوں کا اظہار التجا نے کولگام میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ گرچہ تین ریاستوں میں بی جے پی نے جیت حاصل کی لیکن جہاں تک جموں و کشمیر کی بات ہے یہاں کے لوگ بھاجپا کو پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کے لوگوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے تئیں اپنی ناراضگی کا کھل کر اظہار کیا ہے۔ چار ریاستوں کے نتائج کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں التجا مفتی نے کہا کہ انتخابات کے نتائج حیران کن نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں لوگوں کی حق رائے دہی معنی رکھتی ہے۔ التجا مفتی نے بتایا کہ چار ریاستوں کے نتائج کا ٹرینڈ جموں و کشمیر میں لاگو نہیں ہوسکتا کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ یہاں کے لوگ بی جے پی کی پالیسیوں سے نالاں ہے۔ سکاسٹ کے سات طالب علموں کی ضمانت پر رہائی کا خیر مقدم کرتے ہوئے التجا مفتی نے کہا کہ سرکار کی جانب سے ان پر عائد یو اے پی اے ایکٹ کو خارج کرنا خوش آئند اقدام ہے۔

ملک وملّت کی تعمیر وترقی میں دینی مدارس کی تاریخ ناقابلِ مسخ ومحو

مدرسہ سلیمانیہ پر تاریخی وتحقیقی کتاب کی تالیف وتدوین نہایت خوش آئند اقدام

پٹنہ (بہار): ملک وملت کی تعمیر وترقی میں دینی مدارس کی تاریخ ناقابل مسخ ومحو ہے۔ مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ علم وادب کا وہ خوشگوار شجر ثمر بار ہے جو باغ بھی ہے اور بہار بھی۔ اس گلشن تعلیم کے اولین مدیر مولانا حافظ سید فرمان علی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ کا اردو ترجمہ قرآن مجید پورے ملک ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں تمام اردو زبان شیعہ گھروں کے لئے زیب وزینت، مرشد وہدایت، خیر وبرکت، ثواب و سعادت اور عقیدت ومحبت کا ایک مایہ ناز و پر افتخار ذریعہ وذخیرہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار الحاج مولانا ابن حسن املوی واعظ نے ۳؍دسمبر بروز اتوار مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ بہار میں منعقدہ ایک اعزازی جلسہ میں اپنے خطاب کے دوران کیا۔

مولانا نے مزید کہا کہ انٹرنیشنل نور مائکرو فلم سینٹر، ایران کلچر ہاوس، نئی دہلی، ہند کے بانی و ڈائریکٹر ڈاکٹر مہدی خواجہ پیری کے زیر اہتمام و نگرانی ہم نے چند قدیم مدارس کی متعدد جلدوں میں اور کافی ضخیم تاریخی کتابیں مرتب کی ہیں جو زیور طبع سے آراستہ ہو کر معرض وجود ومنصۂ شہود پر جلوے بکھیر رہی ہیں۔ اور اب اسی سلسلہ میں مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ بہار پر تاریخی وتحقیقی کتاب کی تالیف وتدوین کا نہایت خوش آئند اقدام درپیش ہے جس کو عملی جامہ پہنانے کا کام شروع ہو چکا ہے۔

اس کے بعد مولانا سید امانت حسین سابق پرنسپل مدرسہ سلیمانیہ نے "مدرسہ کے حالات وخدمات اور مشکلات ومسائل" اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایسے قدیم وعظیم دینی مدرسہ کی حمایت واعانت وحفاظت کرنا پوری قوم کی ذمہ داری ہے۔ مولانا سید اسد رضا سابق پرنسپل مدرسہ سلیمانیہ نے کہا کہ دینی مدارس کے طلباء کا عصری تعلیم بھی حاصل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جلسہ کی صدارت مولانا ڈاکٹر سید معصوم رضا واعظ امام جمعہ و جماعت چھپرا نے کی اور انھوں نے کہا کہ مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ بہار کا پوری قوم پر بڑا احسان ہے۔ اس قدیم مدرسہ کی تاریخ مرتب کرنا اہم ترین اور یادگار کارنامہ ہوگا انشاء اللہ۔ جلسہ میں مدرسہ کے مدرسین وطلاب وارکین نے شرکت کی۔ اس موقع پر مولانا سید ثمر عباس انچارج پرنسپل مدرسہ سلیمانیہ، الحاج ماسٹر ساغر حسینی املوی، گوہر علی مبارکپوری، وغیرہ بطور خاص موجود رہے۔

کانگریس نے انتخابی مہم کے دوران ایک بار بھی اقلیتوں کی بات نہیں کی: غلام نبی آزاد

سری نگر، 03 دسمبر (یو این آئی) جموں وکشمیر پروگریسو آزاد پارٹی کے سربراہ غلام نبی آزاد نے اتوار کے روز کہا کہ بی جے پی سے گرچہ کوئی توقع نہیں لیکن کانگریس نے اس مرتبہ انتخابی مہم کے دوران ایک بار بھی اقلیتوں کی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی آزادی سب سے بڑی آزادی ہے لہذا میر واعظ مولوی عمر فاروق کو نماز جمعہ ادا کرنے کی اجازت دینی چاہئے۔ ان باتوں کا اظہار موصوف نے سری نگر میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کیا۔ غلام نبی آزاد نے کہا کہ جموں وکشمیر کو اس وقت بہت سارے مسائل کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کے لوگوں کو بنیادی سہولیات کے حوالے سے کافی ساری مشکلیں پیش آرہی ہیں۔ میر واعظ مولوی عمر فاروق کی دوبارہ نظربندی کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں غلام نبی آزاد نے کہا کہ مذہبی آزادی سب سے بڑی آزادی ہے۔ کسی کو بغیر کسی پابندی کے نماز پڑھنے کا حق ہونا چاہئے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ میر واعظ مولوی عمر فاروق اور دوسرے علماء کو نماز جمعہ ادا کرنے کی اجازت دینی چاہئے کیونکہ ہمارے آئین نے ہر مذہب کے ماننے والوں کو اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کی آزادی دی ہے۔ چار ریاستوں کے انتخابی نتائج کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں غلام نبی آزاد نے کہا کہ اقلیتوں کے حوالے سے گرچہ بی جے پی سے کوئی توقع نہیں لیکن ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ کانگریس نے انتخابی مہم کے دوران ایک بار بھی اقلیتوں کی بات نہیں کی۔

عارضی ناکامی پر جلد قابو پالیں گے: یشپال آریہ

نینی تال 3 دسمبر (یو این آئی) اتراکھنڈ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس رہنما یشپال آریہ نے تین ریاستوں میں شکست کو عارضی ناکامی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم اس سے جلد ہی آگے بڑھیں گے اور آئندہ لوک سبھا انتخابات کے لیے خود کو پوری طرح سے تیار کریں گے۔ مسٹر آریہ نے اتوار کو یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ میں تلنگانہ کے مینڈیٹ کے لیے وہاں کے عظیم لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ساتھ ہی چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش اور راجستھان میں ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں ووٹ دیا۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ تینوں ریاستوں میں ہماری کارکردگی بلاشبہ مایوس کن رہی ہے لیکن ہم عزم کے ساتھ ان تینوں ریاستوں میں خود کو دوبارہ بنانے اور دوبارہ زندہ کرنے کے اپنے مضبوط عزم کا اعادہ کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم عارضی ناکامی پر قابو پالیں گے اور آئندہ لوک سبھا انتخابات کے لیے خود کو پوری طرح تیار کریں گے۔

اساتذہ کی تنظیم دہلی کی وزیر تعلیم آتشی کے بیان سے ناراض

اعلی تعلیمی ماڈل کو ناقص قرار دیا، دہلی یونیورسٹی میں 12 کالج ہیں، جن کی مالی اعانت دہلی حکومت کرتی ہے

نئی دہلی: دہلی یونیورسٹی کے اساتذہ کا ایک بڑا گروپ دہلی کی وزیر تعلیم آتشی کے بیان کے خلاف احتجاج میں کھڑا ہو گیا ہے۔ دہلی یونیورسٹی میں 12 کالج ہیں، جن کی مالی اعانت دہلی حکومت کرتی ہے۔ ان کالجوں میں مالی بے ضابطگیاں مسلسل سامنے آتی رہی ہیں۔ دہلی کی وزیر تعلیم آتشی کا کہنا ہے کہ ان 12 کالجوں میں بہتر نظام قائم کرنے کے لیے ان کالجوں کو مکمل طور پر دہلی حکومت کے تحت لایا جانا چاہیے یا پھر مرکزی حکومت کو ان کالجوں کو اپنے کنٹرول میں لینا چاہیے۔ وزیر تعلیم کے اس بیان کی دہلی یونیورسٹی کے اساتذہ کی تنظیم نیشنل ڈیموکریٹک ٹیچرس فرنٹ (این ڈی ٹی ایف) نے سخت مذمت کی ہے۔

این ڈی ٹی ایف نے کہا کہ دہلی حکومت اپنی ذمہ داری سے بھاگ رہی ہے اور ان کالجوں کو سیلف فنانسنگ بنا کر تعلیم کی تجارتی کرنا چاہتی ہے، جو دہلی حکومت کے اعلی تعلیمی ماڈل کو بے نقاب کر رہا ہے۔ این ڈی ٹی ایف نے دہلی کے ان بارہ کالجوں میں غریب طلباء کے لیے سستی اور معیاری تعلیم کی راہ ہموار کرنے کے لیے لیفٹیننٹ گورنر سے مداخلت کی درخواست کی ہے۔ این ڈی ٹی ایف اور ڈی یو ٹی اے کے صدر پروفیسر اے کے بھاگی نے کہا کہ دہلی حکومت کے وزیر تعلیم کی طرف سے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو لکھے گئے خط میں لگائے گئے الزامات بالکل بے بنیاد ہیں۔ جہاں تک دہلی حکومت کی مالی امداد سے چلنے والے کالجوں میں تقرریوں کا تعلق ہے، اب تک ان بارہ کالجوں میں تمام تقرریاں صرف یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی)، ڈی یو، فنڈنگ کمیٹی اور دہلی حکومت کے طے کردہ معیار اور منظوری کے مطابق کی گئی ہیں۔

ان کالجوں میں ہر سال تین سطحوں پر آڈٹ کیا جاتا ہے۔ این ڈی ٹی ایف کسی بھی طالب علم کے فنڈ سے ڈی یو کالجوں میں اساتذہ اور ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کے حق میں نہیں ہے۔ دہلی حکومت بارہ کالجوں میں کام کرنے والے اساتذہ اور عملے کی تنخواہوں اور دیگر بلوں کو باقاعدگی سے ادا نہیں کر رہی۔ جس کے لیے دہلی حکومت پوری طرح سے ذمہ دار ہے۔ زیادہ تر کالج کئی سالوں سے شدید مالی بحران کا شکار ہیں۔ این ڈی ٹی ایف نے مطالبہ کیا کہ ملازمین کو تنخواہوں اور پنشن کی باقاعدہ ادائیگی کی جائے۔ بھاگی نے کہا کہ دہلی حکومت کے فنڈ سے چلنے والے بارہ کالجوں میں سینکڑوں ایڈہاک اساتذہ کام کر رہے ہیں، جن کے عہدوں کی منظوری نہیں دی جارہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان مسائل کے حوالے سے اساتذہ کی جانب سے کئی مظاہرے بھی کیے گئے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ کوئی مستقل حل تلاش نہیں کیا جارہا۔ اس وقت یہ کالج مالی طور پر بیمار ہو چکے ہیں۔ مناسب گرانٹ نہ ملنے کی وجہ سے ان کالجوں کا انفراسٹرکچر اور جنرل سینی ٹیشن اور لیباریٹریز وغیرہ شدید متاثر ہوئے ہیں۔ کلاس روم کی سہولیات، صاف پانی، آڈیٹوریم کی دیکھ بھال، سیمینار ہال، باغات وغیرہ کی حالت بھی قابل رحم ہے، جس کی وجہ سے ان کالجوں کے طلبا بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔

وکاس بھارت سنکلپ یاترا کیمپ کے دوران اسکیموں کا فروغ

بہرائچ 03 دسمبر۔ وکاس بھارت سنکلپ یاترا کے تحت، جو 15 نومبر 2023 سے 26 جنوری 2024 تک منعقد کی جائے گی، جس کا مقصد اسکیموں کی تکمیل کے لیے آؤٹ ریچ سرگرمیوں کے ذریعے عام لوگوں میں بیداری بڑھانے کے مقصد سے، ہفتہ کو ترقیاتی بلاک چتوڑہ اور مہپر یا کے گرام پنچایت خلیل پور، بلاک حضور پور کے گاؤں۔ پنچایت سرکھانہ اور چکو جوت، بلاک جروال کی گرام پنچایت کرمولہ پور اور پارس رام پور، بلاک مہسی کی گرام پنچایت بانس پوروا اور مچید پوری، بلاک میکن پوروا کی گرام پنچایت کدوا اور گو پیا، بلاک بسنت نواب پور کی گرام پنچایت اور گو پیا، بلاک فخر پور کی گرام پنچایت۔ سرائے علی اور بلاک رسیا کی گرام پنچایت، رسیا کی گرام پنچایت مہرو اور خیری ڈکاؤلی میں ایک کیمپ کا انعقاد کر کے بڑی تعداد میں گاؤں والوں نے استفادہ کیا۔ پی ایم غریب کلیان انا یوجنا کی تشہیر، رجسٹریشن اور آدھار سیڈنگ، فوڈ اینڈ لاجسٹکس ڈپارٹمنٹ کی طرف سے اجولا یوجنا، روزی روٹی کے لیے دیہی ترقی کے محکمے کی طرف سے سمردھی دیوس، روزی روٹی میلہ، وسائل میلہ، مصنوعات کی نمائش، کاروبار/انٹرپرائز آئیڈیا مقابلہ، سرکاری اسکیمیں۔ بیداری پروگرام، امیدواروں کے لیے ڈیجیٹل مارکیٹنگ، مالی خواندگی، ای کامرس، پردھان منتری آواس یوجنا گرامین، جن دھن یوجنا، جیون جیوتی بیمہ، تحفظ بیمہ یوجنا، اٹل پنشن یوجنا، پی ایم مدرا لون اور دیگر مالی شمولیت کی اسکیموں کے لیے ترجیحی پروگرام۔ ضلع کا معروف بینک۔ محکمہ زراعت کی طرف سے رجسٹریشن، اسٹینڈ اپ/اسٹارٹ اپ اور ورکشاپ اور نمائش، سرکاری اسکیمیں، جدید ترین ٹیکنالوجی، پی ایم کسان سمان ندھی، کسان کریڈٹ کارڈ، پی ایم۔ پرنام یوجنا، نینو فرٹیلائزر کے فروغ کے ساتھ ساتھ مستحقین کو بھی فائدہ پہنچایا گیا۔ کیمپ کے دوران، میڈیکل اور ہیلتھ ڈپارٹمنٹ نے صحت میلہ، آیوشمان کارڈ کی رجسٹریشن/بیداری، اے این سی کا اہتمام کیا۔ کلینک، ویکسینیشن، این سی ڈی اسکریننگ، سکل سیل انیمیا کی تشخیص اور علاج، تپ دق کی اسکریننگ، تپ دق روم وزر یلی، ٹی بی۔ چیمپین ریلی کے ساتھ ساتھ پردھان منتری جن اوشدھی کے حوالے سے بیداری پروگرام، یووک منگل دل کے ممبران میں اسپورٹس کٹس کی تقسیم، ثقافتی پروگرام پیش کرنے والے مقامی فنکاروں اور طلباء کو اعزاز اور انعام سے نوازا گیا اور مائی بھارت رضا کاروں کو بھی نوازا گیا۔ رجسٹریشن بھی کرائی گئی۔ ۔ کیمپ کے اختتام پر وہاں موجود لوگوں کو بھارت کے لیے عزم کا حلف بھی دلایا گیا۔

انسان کو ہر دم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیے: مولانا ڈاکٹر احسن اختر

حسنین اختر کے چہلم پر مجلس کا انعقاد کثیر تعداد میں لوگوں نے لیا حصہ

امروہہ۔ ائی ایم انٹر کالج امروہہ کی مجلس منتظمہ کے سابق منیجر رضا کمال نقوی اور سابق ممبر کارپوریشن سید رضا ممتاز کے بھائی سید حسنین اختر کے چہلم پر ایک مجلس کا انعقاد امروہا کے محلہ گزری میں قائم امام بارگاہ مسمات صغرا میں کیا گیا جس میں سوز خوانی اور مرثیہ خوانی کے فرائض سید سبط سجاد نقوی و سید حسن امام نقوی نے انجام دیے جبکہ نائب شیعہ امام جمعہ حضرت مولانا ڈاکٹر احسن اختر سروش نے نہایت ہی اصلاحی بیان پیش فرمایا۔ مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ ہر انسان کو اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے اور گناہوں سے دوری اختیار کرتے رہنا چاہیے۔ مولانا نے نہایت واضح الفاظ میں کہا کہ نہ صرف گناہ کبیرہ بلکہ گناہ صغیرہ سے بھی ہمیں دوری اختیار کرتے رہنا چاہیے۔ گناہوں سے دوری کے لیے سب سے قبل ہمیں سچائی کا راستہ اختیار کرنا چاہیے اور اپنی عام زندگی میں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے سچ بولنے والا انسان گناہوں سے دور ہو جاتا ہے۔ گناہوں سے دوری اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ مولانا نے توبہ کرنے کی بھی ہدایت دی اور کہا کہ ہمیں نہ صرف گناہوں سے دور رہنا چاہیے بلکہ ہر وقت گناہوں سے توبہ بھی کرتے رہنا چاہیے۔ مولانا ڈاکٹر احسن اختر سروش نے اپنی تقریر میں ایک بہتر سماج کی تشکیل کے لیے ضروری اقدامات پر بھی روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ مذہب اسلام ہمیں بہتر انسان بنانے کی تاکید کرتا ہے، ہر انسان اگر اپنا جائزہ لے گناہوں سے دوری اختیار کر لے اور سچائی کی اختیار کرلے جھوٹ سے کنارہ کشی کر لے تو یقینا ہمارا معاشرہ ایک بہترین معاشرہ بن جائے گا جس میں ہر ایک انسان دوسرے انسان کا ہمدرد ہوگا ہر انسان کو چاہیے کہ اپنی زندگی میں اپنے دوسرے بھائی اور سماج کے دوسرے لوگوں کے زیادہ سے زیادہ کام آسکے۔ اپنے اصلاحی بیان کے اختتام پر مولانا نے شہادت امام حسین علیہ السلام کا بیان پیش فرمایا جس کو سن کر سامعین کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔ مجلس میں کثیر تعداد میں امروہا نوگاواں سادات، سرسی سادات علیگڑھ، دہلی و دیگر بستیوں اور اطراف کے لوگ موجود تھے۔

بھارتی جنتا پارٹی کو کام پر حاصل ہوئی ہے کامیابی: مکّی نقوی

امروہہ۔ بی جے پی اقلیتی سیل امروہا کے سینئر لیڈر سید مکی نقوی نے تین صوبوں میں بھارتی جنتا پارٹی کو حاصل ہوئی ایک بڑی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی ان ترقیاتی منصوبوں کی دین ہے

جو پورے ملک میں جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم ہند نریندر مودی جی کی قیادت میں ملک بھر میں ترقیاتی کاموں کا سلسلہ جاری ہے اور اسی کے بدلے پورے ملک کی عوام بھارتی جنتا پارٹی سے وابستہ ہے اور ہر انتخابات میں بھارتی جنتا پارٹی کو عوام کا پورا ساتھ مل رہا ہے جس کے بدلے میں ہماری پارٹی ہر محاذ پر کامیاب ہوتی جا رہی ہے۔ مکی نقوی نے یہ بھی کہا کہ بھارتی جنتا پارٹی نہ صرف صوبوں میں نہ صرف پورے ملک بلکہ ملک کی عوام اور ہر ہر صوبے کے باشندگان کے دلوں پر راج کرتی ہے اور اسی کے سبب یہ حکومت 2024 میں بھی ملک میں فتح کا پرچم لگائے گی۔

سرکاری اسکیموں سے لوگوں کو کرایا گیا واقف

دیوبند: حکومت کی ہدایت کے مطابق نگر پالیکا پریشد دیوبند کے زیر اہتمام شہری علاقہ میں وکست بھارت سنکلپ یاترا کا انعقاد کیا گیا جس کا افتتاح وارڈ ممبر منوج سنگھل، محمد رضوان، واجد ملک، شرافت ملک اور نگر پالیکا پریشد دیوبند کے ای او ڈاکٹر دھیر ندر کمار رائے نے ایل ای ڈی وین کو ہری جھنڈی دکھا کر کیا۔ اس دوران نگر پالیکا افسران نے مرکز اور ریاستی حکومت کی جانب سے چلائی جارہی عوامی بہبود کاری اسکیموں کے متعلق لوگوں کو معلومات فراہم کرائی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ ان اسکیموں کا فائدہ اٹھائیں۔

مساجد سے لاؤڈ اسپیکر اتروانا اور حلال سرٹیفکیٹ والی اشیا پر پابندی عائد کرنا غیر آئینی اور مذہبی آزادی کے خلاف: ایڈوکیٹ محمد علی

سہارنپور (احمد رضا) گجرات ہائی کورٹ کے فیصلہ سے مہذب عوام کو راحت ضرور ملی ہے مگر نفرت پھیلا کر ووٹ کی سیاست کرنے والے افراد کو ہائی کورٹ کا فیصلہ برداشت نہیں ہو رہا اسمبلی انتخابات میں بھاجپا کی جیت میں آزان کے استعمال کے لئے لگائے گئے اسپیکر اتروانے کے عمل نے اور حلال سرٹیفکیٹ کو غیر قانونی قرار دیئے جانے کے ایکشن سے کافی فائدہ حاصل ہوا ہے یہ سچ ہے کہ کانگریس کے لیڈران آج بھی دستور میں اقلیتی فرقوں کو حاصل بنیادی حقوق پر کھل کر سامنے آنے سے خوف زدہ رہتی ہے اسلئے ہی راجستھان، چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں پچھڑتی جارہی ہے جب تک آپ سچائی سے منھ پھیرتے رہیں گے تب تک آپ پورے ملک کے عوام کے ساتھ سے محروم ہی رہیں گے یاد رہے اقلیت کمزور ہے لاٹھی گولی سے بچنا چاہتی ہے مگر قطعی طور سے بزدل نہی ہے جو کچھ ظلم اور جبر ہو رہا ہے ہے اس سے سبھی یہ خوبی واقف ہیں! آزان سے کسی بھی انسان کو آج تک کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا ہے اگر نقصان پہنچا ہے تو تیز آواز سے بجنے والے اسپیکرس سے ہی عوامی زندگی کو نقصان پہنچا ہے سرکار آزان کی بجائے صبح شام تیز آواز سے بجنے والے اسپیکرس پر پابندی عائد کرے صرف آزان سے ہی نفرت کیوں؟ سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے صاف صاف بیان کیا کہ ہماری مسجدوں سے بلا وجہ لاؤڈ اسپیکر اتروانہ سیدھے طور سے سیاسی من مانی اور نفرت کی سیاست کے سوائے کچھ بھی نہیں، مسلمانوں کے بعض رجسٹرڈ اداروں کے ذریعہ حلال سرٹیفکیٹ جاری کرنے کو غیر قانونی قرار دینے والا سرکاری فیصلہ بھی سیدھے طور سے مسلم طبقہ پر سرکار کی دباؤ بنانے والی سیاست کا ہی نفرت بھرا عمل ہے مساجد سے زبردستی لاؤڈ اسپیکر اتروانے اور حلال کو غیر قانونی عمل بتانے والے ایکشن کی سبھی معزز شخصیتوں نے مذمت کرتے ہوئے اس کاروائی پر زبردست تنقید کی واضح ہو کہ کل ہی گجرات ہائی کورٹ کی بنچ نے لاؤڈ اسپیکر سے آزان دینے کے خلاف بھاجپا اور ہندو افراد کے ذریعہ پیش کی گئی عرضی کو خارج کرتے ہوئے قابل احترام ججوں نے حکم صادر کیا کہ مندر اور مساجد میں اسپیکر استعمال کرنے کی روایت کافی پرانی ہے اس عمل سے کسی کو کچھ بھی دقعت یا نقصان نہیں پہنچا ہے اسلئے اسپیکر سے آزان پڑھنے پر پابندی لگانا ضروری نہیں ہے جو روایت چلی آرہی ہے اس پر اعتراض نا قابل قبول ہے! مسلم وکلا ویلفیئر تنظیم کے سربراہ محمد علی ایڈوکیٹ، جمال صابری ایڈوکیٹ اور یا بر وسیم ایڈوکیٹ نے سرکاری مشینری کے عمل کو غیر آئینی اور غیر جمہوری قرار دیتے ہوئے اس کاروائی کو روکنے کی مانگ کی اور آئین بالادستی قائم رکھنے پر زور دیا اس کے علاوہ قابل احترام مسلم نمائندہ تنظیم آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے مطابق یہ فیصلہ مذہبی معاملات اور مذہبی آزادی میں سیدھی مداخلت اور ملک کے مفاد کے منافی ہے اس عمل کو فوری طور سے مسترد کیا جائے! آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس بھی گذشتہ دنوں ایک پریس بیان میں کہ چکے ہیں کہ اسلام نے اپنے متبعین کے لئے کھانے پینے اور رہن سہن کے کچھ آداب اور ضوابط متعین کئے ہیں جس کی پابندی مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ ایسا ہی معاملہ دیگر مذاہب کا بھی ہے۔ خورد و نوشت کے معاملے میں اسلام کے اصول بہت واضح ہیں۔ بعض چیزیں مکروہات کے دائرے میں آتی ہیں تو بعض قطعی حرام ہیں جن سے بچنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ مسئلہ صرف ذبیحہ اور غیر ذبیحہ تک محدود نہیں ہے بلکہ بہت ساری مصنوعات ایسی ہوتی ہیں جن میں ان چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے جو اسلام میں حرام کے درجہ میں آتی ہیں جن سے بچنا ہر مسلمان کے لئے بے حد ضروری ہے، جیسے شراب اور سور کا گوشت یا چربی وغیرہ۔ جس طرح مسلمانوں میں حلال اور حرام کی اصطلاح رائج ہے اسی طرح ہندوؤں کے یہاں شدھ اور اشدھ کی اصطلاح ہے اور دیگر مذاہب میں دیگر اصطلاحات انہوں نے کہا کہ اسی طرح جو کمپنیاں اس میدان میں کام کر رہی ہیں وہ سب حکومت کے ضوابط کے تحت رجسٹرڈ ہیں، اتنا ہی نہیں خود وزارت برائے کامرس نے بھی ایسا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا لازمی کیا ہوا ہے۔ حلال سرٹیفکیٹ صارف کو یہ بتاتا ہے کہ آیا کوئی پروڈکٹ حلال مانے جانے کی ضروریات و معیارات پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ ہندوستان میں حلال مصنوعات کی تصدیق کے لئے کوئی سرکاری ریگولیٹری ادارہ نہیں ہے بلکہ مختلف حلال سرٹیفکیشن ایجنسیاں ہیں جو مصنوعات یا کھانے پینے کے اداروں کو حلال سرٹیفکیٹ فراہم کرتی ہیں۔ ان کی قانونی حیثیت مسلم ہے صارفین کے درمیان، ان کے نام کی شناخت کے ساتھ ساتھ اسلامی ممالک میں بھی ریگولیٹرز کی جانب سے پہچان میں مضمر ہے۔ اب دنیا بھر میں بالخصوص مغربی ممالک میں حلال پروڈکٹس اور حلال سرٹیفکیٹ کا چلن بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ خود ہندوستان سے جو گوشت مشرق وسطی کے ممالک کو برآمد کیا جاتا ہے اس پر اس کی تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ حلال طریقہ پر ذبح کیا ہوا ہے۔ حلال سرٹیفائیڈ ہونے سے ہندوستانی مصنوعات کو لے کر ہندوستان سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں میں ایک بھروسہ پیدا ہوتا ہے۔ اس سے برآمدات میں تعاون اور کاروبار میں منافع ملتا ہے۔ حلال سرٹیفیکیشن پر پابندی لگا کر دراصل یوگی حکومت ہندوستانی مصنوعات کی مسلم و دیگر ممالک میں برآمدات کو متاثر کرے گی اور اس سے صرف ان کمپنیوں کو ہی نقصان نہیں ہوگا بلکہ ہندوستان کی معیشت اور زرمبادلہ کا کاروبار بھی شدید طور متاثر ہوگا۔ مودی اور یوگی حکومتوں کو اپنے سیاسی فائدہ اور ہندو مسلم منافرت کے ایجنڈے سے اوپر اٹھ کر ملک کے مفاد اور مذہبی آزادی کے دستوری تقاضے کو ہی ترجیح دینی چاہیے ملی رہبر ڈاکٹر الیاس نے آگے کہا کہ مسلم پرسنل لا بورڈ مطالبہ کرتا ہے کہ یوگی حکومت اپنے اس دستور مخالف عمل کو فوری طور سے بند کرے!

عالمی یوم ایڈس کے موقع پر پروگرام کا انعقاد

دیوبند: دیوبند کے قریبی گاؤں بھائلہ میں واقع بھائلہ پوسٹ گریجویٹ کالج میں عالمی یوم ایڈس کے موقع پر ایچ آئی وی وائرس کی روک تھام میں عالمی اتحاد اور ذمہ داریاں نامی عنوان کے تحت تقریری اور مضمون مقابلہ کا انعقاد کیا گیا، اس دوران قومی خدمت اسکیم یونٹ سے منسلک طلبہ و طالبات کو مہلک مرض ایڈس کے تئیں بیدار بھی کیا گیا۔ منعقدہ پروگرام میں کالج کے ڈائرکٹر ڈاکٹر بی ایس یادو نے کہا کہ انسانیت کے لئے ناسور اور سخت ترین دشمن ایڈس نامی بیماری انسان کی انسدادی قوت کو کمزور کر کے مریض کو موت کی نیند سلا دینے والا مرض ہے اس لئے ایڈس کے متعلق عوام میں زیادہ سے زیادہ بیداری پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر پی کے اگروال نے ایڈس کے متعلق پیشگی اقدامات اختیار کرتے ہوئے صحت مند زندگی گزارنے کی صلاح دیتے ہوئے کہا کہ ایڈس سے متاثرہ لوگ زندگی بھر جوجھتے رہتے ہیں، انہیں سماجی سطح پر نظر انداز کیا جاتا ہے، اس لئے عوام کے درمیان ایڈس کے متعلق مزید بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

سردیوں کے موسم میں لحاف کمبل اور گرم کپڑوں سے ضرورتمندوں کی مدد کرنا اہم صدقہ جاریہ: مولانا ابوبکر ہادی قاسمی

کانپور: اصلاح معاشرہ کمیٹی کے کنوینر و استاذ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور مولانا ابوبکر ہادی قاسمی نے آج جاری اخباری بیان میں موسم سرما کی آمد کے متعلق بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے شہر میں امراء و صاحب ثروت حضرات کے مقابلہ درمیانہ طبقہ و غریب طبقہ اکثریت کے ساتھ مقیم ہے جن کی آمدنی اتنی نہیں کہ وہ اپنے روز مرہ کے ضروری اخراجات کے علاوہ بآسانی اپنے خاندان کیلئے گرم کپڑوں جیسے لحاف، کمبل، سویٹر، جیکٹ وغیرہ کا انتظام کر سکیں اور انہیں ہر سال موسم سرما میں سردی سے بچنے کیلئے گرم کپڑوں جیسے لحاف وغیرہ کی اشد ضرورت بھی پڑتی ہے، افسوس کی بات ہے کہ کہیں کہیں گزشتہ برسوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ موسم سرما میں غریب طبقے کے خاندان میں لوگوں کی موت صرف اس لئے واقع ہوئی ہے کہ انہیں گرم کپڑے جیسے لحاف، کمبل، سویٹر، جیکٹ وغیرہ دستیاب نہیں ہو سکے ہیں جو کہ ہمارے شہر کے امراء و صاحب ثروت حضرات و فلاحی تنظیموں کیلئے افسوس کی بات ہے لہٰذا اس لئے امسال شہر کے مالداروں اور خوشحال لوگوں سے اپیل ہے کہ اپنے حلقہ میں ایسا کوئی نظام بنائیں اور ایسی جگہ کا انتخاب کریں کہ جہاں سے ضرورت مندوں کی ہر طرح کی ضرورت بآسانی پوری ہو سکے۔ اس مقام میں شہر کے لوگ اپنے اپنے یہاں سے دینے کے لائق کپڑے بھی لا کر جمع کرا دیں اور ضرورت مندوں کی اس سے بھی ضرورت پوری کی جا سکتی ہے۔ بیرونی ممالک میں عرصہ پہلے اس کی شروعات ہوئی اور دنیا کے گنے چنے ممالک ہی ایسے ہیں جہاں اس طرح کے رفاہی کام انجام دے رہے ہیں۔ یہی رفاہی ادارے سردیوں کے موسم میں کتنی ہی انسانی جانوں کو ضائع ہونے سے بچاتے ہیں، خاص کر وہ غرباء جنہیں دوسروں سے کچھ مانگنے میں شرم محسوس ہوتی ہے ان کے لئے تو یہ ادارے کسی غیبی خزانے سے کم نہیں ہیں۔ یاد رکھیں کہ ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرتے وقت ویڈیو اور فوٹو سے مکمل طور پر اجتناب کریں، سابقہ میں ایسا پایا گیا ہے کہ نام و نہاد لوگ اخبار و سوشل میڈیا میں شہرت کیلئے کچھ لوگوں کو تھوڑی بہت مدد دے کر ان کا ویڈیو اور فوٹو سوشل میڈیا میں وائرل کر دیتے ہیں جس سے ایک پورے خاندان کی نظریں شرم و ندامت سے جھک جاتی ہیں، اس کا معاشرہ میں جینا دشوار ہو جاتا ہے، یہ کام اس خاندان کے نفسیاتی عزت کو ٹھیس پہنچانے کے مترادف ہے، لہٰذا اس طرح کی تشہیر سے پرہیز کریں۔ مولانا ابوبکر ہادی نے مزید کہا کہ میں اپنی طرف شہر کے مالداروں، امراء اور خوشحال و صاحب حیثیت حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں اسی طرح کا مقام بنائیں اور اس سردی میں کسی غریب کے کام آئیں۔ اگر آپ کو اس سلسلے میں کوئی رہنمائی لینی ہو تو ہم سے رابطہ کریں۔

ووٹر لسٹ اپ گریڈیشن: افسران نے شہر اور دیہی علاقوں میں مختلف بوتھس کا معائنہ کیا

دیوبند: خصوصی مختصر نظرثانی مہم کے تحت شہر اور دیہی علاقوں میں پولنگ بوتھوں پر خصوصی کیمپ لگائے گئے۔ کیمپ میں نئے ووٹروں نے پہنچ کر اپنے ناموں کا اندراج کرایا، خصوصی مختصر نظرثانی مہم کے تحت انتخابی فہرستوں میں 18 سال کی عمر کو پہنچے نوجوان ووٹرز کے لئے تحصیل دیوبند کے تمام پولنگ بوتھوں پر خصوصی کیمپ لگائے گئے۔ جن میں نئے ووٹرز نے اپنے ناموں کا اندراج کرایا۔ اس دوران شہر کے تمام بوتھوں پر بی ایل اوز نے لوگوں سے فارم نمبر 6، 7 اور 8 بھروائے۔ اس دوران افسران نے شہر اور دیہی علاقوں میں مختلف بوتھس کا معائنہ کیا اور بی ایل اوز کو ضروری ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی بھی اہل فرد کا نام ووٹر لسٹوں میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے، بی ایل او سید وجاہت شاہ نے بتایا کہ ووٹر لسٹ اپگریڈ ہو رہی ہے، 9 دسمبر تک نظرثانی مہم چلے گی۔

پختہ عزم اور مسلسل کوششوں سے ملتی ہے کامیابی: محبوب سعید

گورکھپور: میاں صاحب اسلامیہ (ایم ایس آئی) انٹر کالج میں منعقدہ جلسۂ سیرت النبی میں اتوار کو صوبائی سطح پر مدارس عربیہ کے طلبہ اور اسکول و کالج کے گروپس کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا، اسٹیج طلبہ کی صلاحیتوں سے مزین نظر آیا، قرأت، تقریر اور نعت خوانی کا مقابلہ ہوا حکم صاحبان اور حاضرین نے بچوں کو شاباشی اور حوصلہ فزاں کلمات سے نوازا، اس موقع پر طلبہ کے گھر والے بھی موجود رہے۔ دوسری جانب دینی تعلیمی نمائش کے ذریعے خواتین، بچوں، اور بزرگوں نے اسلامی تاریخ کو قریب سے جاننے کی کوشش کی، مقابلوں کے ساتھ ساتھ سب نے نمائش سے لطف اندوز ہوتے ہوئے قیمتی معلومات حاصل کیں۔ کالج کے مینیجر محبوب سعید حارث نے اساتذہ اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ علم کے ساتھ صالح آداب کو جوڑ دیا جائے تو زندگی بہتر ہوتی ہے، اس لیے ہمیں اپنی زندگی میں بہترین آداب کو اپنانا چاہیے، تا کہ ہماری زندگی بہتر ہو سکے، انہوں نے کہا کہ زندگی میں آنے والی مشکلات اور آزمائشوں کو چیلنج سمجھ کر قبول کرنا اور کسی بھی کام کو پوری لگن اور مضبوط قوت ارادی سے کرنا کامیابی کا باعث بنتا ہے۔ پرنسپل ظفر احمد خان نے کہا کہ ٹیلنٹ کا انحصار امیر یا غریب، عمر یا اسٹیٹس پر نہیں ہوتا، ہنر ایک ہیرے کی مانند ہے جو شیشے کے ٹکڑوں کے درمیان تلاشا جا سکتا ہے، صرف ماہرین ہی اسے پہچانتے ہیں۔ اس موقع پر مختار احمد، شاہد نبی، رضوان الحق، انیس احمد، محمد، جابر، عبدالتراب، نجم الدین احمد، منظور عالم، احمد تنظیم، نوید عالم، شفقت علی خان سمیت دیگر طلبہ و اساتذہ موجود رہے۔ قرأت مقابلے میں محمد شاہد، محمد ایمن، عتاف مقصود تقریری مقابلے میں شیخ عبداللہ، حذیفہ، شمشاد و خوشی شاہ، اسد اللہ، محمد سلمان، محمد زید نعتیہ مقابلہ سیف، علا نور، محمد شہزاد، ادیبہ مریم، محمد ریان، تنزیل فاطمہ، زینت پروین، طلحہ شاہد، ذکرہ افروز، غوثیہ خاتون نے کامیابی حاصل کی۔ آج اختتامی اور تقسیم انعامات کی تقریب مدارس عربیہ اسکول اینڈ کالج گروپ پیر کو آمنے سامنے ہوں گے، صبح 8 بجے قرات کا مقابلہ، صبح 9 بجے سائنس اور اسلامی کوئز کا تحریری اور پینٹنگ کا مقابلہ ہوگا، سائنسی نمائش بھی منعقد کی جائے گی، صبح 10 بجے "سوشل میڈیا طلبہ کی اخلاقی ارتقا میں رکاوٹ" میں رکاوٹ ✕ کے عنوان پر مباحثاتی مقابلہ ہوگا، دوپہر 1:30 بجے سائنس کوئز اور 2:30 بجے اسلامی کوئز مقابلہ ہوگا، شام 5:30 بجے پیغمبر اعظم حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور ان کے پیغامات پر مولانا طاہر مدنی خطاب کریں گے، آخر میں عطیاب زیدی اور دیگر مہمانان طلبہ میں انعامات تقسیم کریں گے۔

پولی تھین بنانے والی فیکٹریوں پر روک لگانے کا مطالبہ، وزیر اعلی کے نام میمورنڈم

علیگڑھ: 3 دسمبر (پی این ایس) دور جدید میں دن بدن پلاسٹک کے استعمال میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، پلاسٹک بلاشبہ ہماری زندگی میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ مگر جہاں یہی پلاسٹک ہماری زندگی آسان بناتا ہے، تو وہیں اس سے ماحول بھی آلودگی کا شکار ہوتا ہے اور جنگلی و سمندری حیات کو نقصان پہنچتا ہے جس پر قابو پانے کے لئے حکومت کی جانب سے وقت فوقتاً پابندی عائد ہوتی ہے۔ اسی ضمن میں ضلع انتظامیہ پالی تھین میں سامان بیچنے والے چھوٹے کاروباریوں اور ٹھیلے والوں پر جرمانہ بھی عائد کرتی جبکہ حکومت اور ضلع انتظامیہ کو پالی تھین اور پلاسٹک بنانے والی فیکٹریوں پر پابندی عائد کرنا چاہیے کیونکہ جب فیکٹریوں میں پلاسٹک اور پالی تھین کو بنایا ہی نہیں جائیگا تو اس کا کیسا ہوگا۔ پالی تھین کے استعمال پر پابندی والی حکومت اور ضلع انتظامیہ کی مہم کی حمایت کرنے جب سماجی تنظیم جذبہ اور قلم کی طاقت ضلع علیگڑھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو وزیر اعلی کے نام میمورنڈم دینے پہنچی تو ان کو مایوسی ہاتھ لگی، انتظامیہ کے رویے سے سماجی کارکنان ناخوش دیکھے۔ ڈاکٹر سولین اختر نے بتایا علیگڑھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دفتر پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انتظار کے بعد ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ (اے سی ایم) آئے جن کو ہمنے پالی تھین بنانے والی فیکٹریوں پر پابندی عائد کر کے ماحول کو بچانے سے متعلق وزیر اعلی کے نام ایک میمورنڈم دیا جس کے دوران ان کا رویہ ناقابل قبول تھا، ان کا کہنا تھا یہ سب کیا ہے، تصویر کیو کھینچوا رہے ہوں، یہ کوئی خبر نہیں ہے اور نا ہی انہوں نے میمورنڈم سے متعلق صحافیوں کو کسی طرح کا بیان دیا جس سے معلوم چلتا ہے کہ انتظامیہ کے نظر میں ہمارے اس میمورنڈم کی کوئی اہمیت نہیں کیا۔ سماجی کارکن کنور عارف خاں نے بتایا حکومت اور انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ ماحول کو بچانے کے لئے اس کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لئے پلاسٹک بنانے والی فیکٹریوں پر پابندی عائد کرے تا کہ چھوٹے اور ٹھیلے والوں پر جرمانہ عائد کریں۔ اکثر علیگڑھ انتظامیہ کے لوگ ٹھیلے والوں کا جرمانہ کرتے دیکھتے ہیں لیکن اس سے پلاسٹک کا استعمال بند نہیں ہوگا اگر حکومت پلاسٹک پر پابندی عائد کرنا چاہتی ہے تو وہ اس کو بنانے والی فیکٹریوں کو بند کریں۔ ہم حکومت کے ساتھ ہے ہم بھی چاہتے ہیں کہ پلاسٹک کا استعمال بند ہو تا کی ماحول کو بچایا جا سکے۔

سابق رکن پارلیمان افضال انصاری کی بیوی کا پٹرول پمپ بحال

پریاگراج: 3 دسمبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے بی ایس پی کے سابق رکن پارلیمان افضال انصاری کی بیوی فرحت انصاری کے ضبط شدہ پٹرول پمپ کو کھولنے کا حکم دیا۔ یہ حکم جسٹس اشونی کمار مشرا اور جسٹس ایس ایچ اے رضوی کی ڈویژن بنچ نے فرحت انصاری کی درخواست پر ان کے وکیل او پیندر اپادھیائے اور سرکاری وکیل کی سماعت کے بعد دیا ہے۔ درخواست کے مطابق غازی پور کے محمد آباد قصبے میں فرحت انصاری کا کسان پٹرول پمپ ہے، ضلع کمشنر غازی پور کے حکم پر گینگسٹر ایکٹ کے تحت پٹرول پمپ کو منسلک کرنے کی کارروائی کی گئی تھی۔ پراپرٹی کو منسلک کرنے کی یہ کارروائی افضل انصاری کی جیل سے رہائی کے دو دن بعد کی گئی۔ پٹیشن میں گینگسٹر ایکٹ کے تحت پٹرول پمپ کی اٹیچمنٹ کو چیلنج کیا گیا تھا۔ سماعت کے دوران ہائی کورٹ نے قرق کئے گئے پیٹرول پمپ کھولنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ گینگسٹر کورٹ فیصلہ کرے گی کہ پیٹرول پمپ نصب کرنے میں جرم سے حاصل کی گئی جائیداد استعمال ہوئی ہے یا نہیں۔ بہوجن سماج پارٹی کے سابق ایم پی افضال انصاری کو غازی پور کی ایم پی ایم ایل اے عدالت نے گینگسٹر کیس میں 4 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ سزا کے اعلان کے بعد افضال انصاری کو پارلیمنٹ سے نا اہل قرار دے دیا گیا۔ یوگی حکومت مختار انصاری کو مافیا ڈان قرار دے کر ان کے خاندان کی ہر سرگرمی پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ ریونیو ڈپارٹمنٹ اور پولیس کی ایک ٹیم بی ایس پی کے سابق ایم پی افضال انصاری کی بیوی فرحت انصاری کے پٹرول پمپ کو قرق کرنے کے لیے محمد آباد پہنچی تھی۔ ضلع انتظامیہ کی وجہ سے محمد آباد میں ہلچل مچ گئی۔ انصاری اور ان کے حمایتوں کا الزام ہے کہ یوگی حکومت محض مسلم اقلیت کے خلاف حکومت کی پالیسی کے تحت انہیں نشانہ بنا رہی ہے۔ ان کے مطابق یوگی کے دور اقتدار میں با اثر مسلمان رہنماؤں کو منظر سے غائب کرنے، انہیں فرضی کیسوں میں پھنسانے اور ان کے خلاف ای ڈی اور گینگسٹر ایکٹ کے تحت کارروائیوں میں اضافہ ہوا جبکہ کئی جگہوں پر مسلم لیڈروں کے ذاتی اثاثوں کو انہدامی کارروائی کا نشانہ بنایا گیا۔

چمبل ایکسپریس باندہ دو حصوں میں تقسیم

باندہ: 3 دسمبر (پی این ایس) گوالیار سے ہاوڑہ جانے والی چمبل ایکسپریس ٹرین ضلع میں اچانک دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ جس سے مسافروں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ریلوے حکام کو واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ ریلوے کی تکنیکی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ دونوں ڈبوں کو پریشر پائپ کی مرمت کر کے جوڑا گیا۔ اس کے بعد ٹرین منزل کی طرف روانہ ہو گئی۔ جب حادثہ پیش آیا تو ٹرین نے تقریباً 100 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا تھا۔ یہ ایک سو کلومیٹر گھنٹے کی رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی۔ خوش قسمتی سے کوئی بڑا حادثہ پیش نہیں آیا۔ یہ حادثہ جھانسی۔ پریاگ راج ریلوے روٹ کے کھیرڈا اور ماتا ونڈ اسٹیشنوں کے درمیان پیش آیا۔ یہاں ہفتہ کی دوپہر تقریباً 2:00 بجے گوالیار سے ہاوڑہ جانے والی چمبل ایکسپریس ٹرین 100 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرے گی۔ فی گھنٹہ کی رفتار سے گزر رہا تھا۔ اس دوران ٹرین اچانک دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ مسافروں کے مطابق اچانک ٹوٹنے کی آواز آئی اور اس کے بعد ٹرین کی ایک بوگی رک گئی۔ دوسرا حصہ تقریباً 300 کلومیٹر آگے چلا گیا۔ بعد میں جب لوکو پائلٹ نے کوچ کو الگ ہوتے دیکھا تو اس نے ٹرین کو روک کر ریلوے حکام کو اطلاع دی۔ جس کے بعد ریلوے کی ٹیکنیکل ٹیم موقع پر پہنچی اور پائپ ٹھیک کر کے ٹرین کو روانہ کر دیا گیا۔ اس دوران تقریباً 34 منٹ تک ریل کا راستہ درہم برہم رہا۔ اسٹیشن منیجر منوج کمار نے بتایا کہ پریشر پائپ پھٹنے سے ٹرین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ اس میں ٹرین کی تین بوگیاں الگ ہو گئیں۔ ہمارے تکنیکی عملے نے موقع پر پہنچ کر انہیں درست کیا اور پھر ٹرین کو روانہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس پورے واقعہ میں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ چمبل ایکسپریس ٹرین میں سفر کرنے والے ایک مسافر سریش نے بتایا کہ جب اچانک ٹرین میں دھماکے کی آواز آئی تو ہم ڈر گئے۔ اس کے بعد ٹرین دو حصوں میں بٹ گئی۔ اس کے بعد ٹرین کو ٹھیک کر کے روانہ کر دیا گیا۔

242 نئے منتخب اسسٹنٹ بورنگ ٹیکنیشنز کو ملے تقرری نامہ

مشن روزگار کے تحت منصفانہ اور شفاف بھرتیاں کی جائیں گی: وزیر اعلیٰ

لکھنؤ: 03 دسمبر۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ گزشتہ ساڑھے 6 سالوں میں ریاست کے 6 لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتیں فراہم کی گئی ہیں۔ ڈیجیٹل انڈیا، پی ایم سوانِدھی جیسی مرکزی اور ریاستی حکومت کی مختلف اسکیموں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نوجوانوں کو روزگار سے جوڑنے کے کام کو منظم طریقے سے آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ ریاست میں لاکھوں نوجوانوں کو روزگار اور روزگار کی ضمانت ملی ہے۔ پی ایم وشوکرما یوجنا، او ڈی او پی یوجنا، پردھان منتری مدرا یوجنا، وشوکرما شرم سمان یوجنا، پردھان منتری یووا سیلف ایمپلائمنٹ اسکیم اور چیف منسٹر یووا سیلف ایمپلائمنٹ اسکیم جیسی کئی اسکیموں نے کروڑوں لوگوں کو روزگار سے جوڑا ہے۔ ریاستی حکومت کا واضح ارادہ ہے کہ کسی بھی نوجوان کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں لوک بھون میں مشن روزگار کے تحت منصفانہ اور شفاف بھرتی کے عمل کے ذریعے چنے گئے نمامی گنگے اور دیہی واٹر سپلائی ڈپارٹمنٹ کے 242 اسسٹنٹ بورنگ ٹیکنیشن کے تقرری خطوط کی تقسیم کے پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ ان اسسٹنٹ بورنگ ٹیکنیشن کو اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن نے منتخب کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے پروگرام میں 10 امیدواروں میں تقرری نامہ تقسیم کیا۔ نئے منتخب امیدواروں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج ملک کے پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد کا مقدس یوم پیدائش ہے۔ نئے منتخب امیدوار ریاستی حکومت کا حصہ بننے جا رہے ہیں۔ ہر ایک کو بورنگ ٹیکنیشن کے طور پر کام کرنے کے لیے اہم ذمہ داریاں سونپی جا رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ ساڑھے چھ سالوں میں ریاست میں منصفانہ اور شفاف بھرتی کے عمل کو آگے بڑھایا گیا ہے۔ ریاست کی ڈبل انجن حکومت کی طرف سے، سال 2022 میں، پبلک سروس کمیشن نے محکمہ آبپاشی اور آبی وسائل کے جونیئر انجینئر کے عہدے کے لیے 438,1 امیدواروں کا انتخاب کیا تھا۔ اتر پردیش پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ لیکچررس اور اسسٹنٹ اساتذہ کے 436 عہدوں پر تقرری کا عمل مکمل کیا گیا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے 271 بلاک ڈیولپمنٹ افسران کی تقرری کا عمل مکمل کیا گیا۔ 49 ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس، 110 نائب تحصیلدار، 31277 اسسٹنٹ ٹیچرز بیسک ایجوکیشن، 1160 ڈپٹی کلکٹرز، بی ایس اے، ترجمان، ریویو آفیسر، شوگر کین سپروائزر کا تقرر کیا گیا، 267 نائب تحصیلداروں، ترجمانوں اور اسسٹنٹ تحصیلداروں کی تقرری کا عمل مکمل کیا گیا۔ 332 ایکسائز کانسٹیبل تعینات کیے گئے، 1354 اسٹاف نرسیں بھرتی کی گئیں۔ 431 سینئر ٹیکنیکل اسسٹنٹ ایگریکلچرل سروسز، 9055 سب انسپکٹر، پی سی ایس 2021 کی 496 آسامیوں پر تقرری کا عمل مکمل ہوا۔ مختلف محکموں سے وابستہ 795 نئے منتخب اہلکاروں کو تقرری نامہ جاری کرنے کے لیے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ 7182 آسامیوں پر اے این ایم کی بھرتی کی گئی۔ 1148 سب انسپکٹر اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ہنر مند کھلاڑی جنہوں نے اولمپکس وغیرہ جیسے کھیلوں میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، کو پہلے مرحلے میں اتر پردیش پولیس میں 227 کانسٹیبل پوسٹوں پر بھرتی کیا گیا۔ دوسرے مرحلے میں 333 آسامیوں پر ہنر مند کھلاڑیوں کو تعینات کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سال 2017 سے پہلے ریاست کے نوجوانوں کو شناخت کے بحران کا سامنا تھا۔ آج ملک میں جہاں بھی اتر پردیش کے نوجوان اور شہری جاتے ہیں، ان کے ساتھ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ریاست خود انحصاری کے ہدف کو حاصل کرنے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ محنت ہماری سب سے بڑی سند ہے۔ ہمیں ایمانداری سے کام کرتے ہوئے ریاست کی مجموعی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔ وزیر اعظم کے پانچ وعدوں کے بعد خود انحصاری کی راہ پر چلتے ہوئے ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب ہم سب کے ذہنوں میں ہونا چاہیے۔ ہندوستان تب ہی ترقی یافتہ ہوگا جب ہم غلامی کی ذہنیت پر قابو پالیں گے، ملک کا ہر شہری اپنی وراثت پر فخر محسوس کرے گا اور اتحاد و یکجہتی کے لیے کام کرے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم بار بار اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں کہ انسان کو اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض سے بھی آگاہ ہونا چاہئے۔ ہم اپنے فرائض ادا کریں گے تو حقوق خود محفوظ ہو جائیں گے۔ اگر کوئی شخص اپنے حقوق کی بات کرتا ہے اور اپنے فرائض کی بات نہیں کرتا تو وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتا ہے۔ معاشرے اور قوم کے تئیں ہر شہری کی ذمہ داریاں ہونی چاہئیں۔ ہندوستان کو دنیا کا ایک ترقی یافتہ ملک بنانا ہماری ذمہ داری ہے۔ ایک شہری فرض کے طور پر، کوئی شخص چاہے کسی بھی عہدے پر فائز ہو، اسے ہمیشہ اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش قدرت اور خدا کی بے پناہ نعمتوں والی ریاست ہے۔ یہاں کی زمین انتہائی زرخیز ہے۔ ریاست میں زمینی پانی اور سطحی پانی کی صورت میں پانی کے مناسب وسائل دستیاب ہیں۔ ریاست میں بارہ ماسی ندیاں بہتی ہیں۔ آزادی کے وقت ریاست میں صرف 6 کروڑ لوگ رہتے تھے۔ اس زمانے میں ہینڈ پمپ، ٹیوب ویل، تالاب وغیرہ کا پانی پینے اور آبپاشی وغیرہ کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس وقت ریاست میں 25 کروڑ کی آبادی رہ رہی ہے۔ ریاست صنعت کاری کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ ریاست میں 70 فیصد آبپاشی زیر زمین پانی سے کی جاتی ہے۔ باقی 30 فیصد آبپاشی نہروں وغیرہ کے ذریعے کی جاتی ہے۔ اس شعبے کی پینے کے پانی کی تقریباً 80 فیصد ضروریات اور صنعتی ضروریات کا تقریباً 85 فیصد بھی زیر زمین پانی کے ذرائع سے پورا کیا جاتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر ہم ہمیشہ بینک سے پیسے نکال کر جمع نہیں کرائیں گے تو خزانہ خالی ہو جائے گا۔ اسی طرح ہمیں قدرت اور خدا کی طرف سے پانی کی شکل میں ایک انمول خزانہ دیا گیا ہے، اس کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔ ایک طرف ہمیں پینے کے پانی، زراعت اور صنعتوں کے لیے پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے اور ساتھ ہی پانی کو بھی محفوظ کرنا ہے۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی میں اس سمت میں بہت سے کام ہو رہے ہیں۔ ریاست میں اٹل گراؤنڈ واٹر اسکیم اس کی ایک مثال ہے۔ ریاست میں بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی اور چیک ڈیم کی تعمیر جیسے کئی کام کیے جا رہے ہیں۔ ان کاموں کے ساتھ، ریاست میں زیادہ استحصال شدہ ترقیاتی بلاکس اور اضلاع کو عام اضلاع کے طور پر قائم کرنے کا کام کیا جا رہا ہے، تاکہ ریاست میں پینے کے پانی، آبپاشی اور صنعتوں کے لیے پانی کی کمی نہ ہو۔ صنعتوں، زراعت اور پینے کے پانی کے لیے پانی ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پانی کے تحفظ کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومت کی کوششوں کے ساتھ ساتھ نئے منتخب اسسٹنٹ بورنگ ٹیکنیشن کو خود کو اور لوگوں کو پانی کے تحفظ اور منصوبہ بندی کے نظام سے جوڑنا ہوگا۔ اس وقت دیہی علاقوں میں ہر گھر کے نل کی اسکیم کو نافذ کیا جا رہا ہے۔ یہ اسکیم ریاست کے ہر گھر تک پہنچ رہی ہے۔ استعمال شدہ پانی کی تلافی کے لیے بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی کے انتظامات کیے جائیں۔ چھتوں پر پانی ذخیرہ کرنے کے لیے کوششیں شروع کی جائیں۔ سرکاری عمارتوں اور شہری اداروں میں بڑی عمارتوں کو اس نظام سے جوڑنے کا کام کیا جانا چاہیے۔ جب یہ کوششیں کامیاب ہوں گی تو زیر زمین پانی طویل عرصے تک استعمال کیا جا سکے گا اور دریا بھی تازہ رہیں گے۔

ادیب ہماری روایت کو کامیاب بناتے ہیں: کیشو موریہ

ادیب معاشرے کی بہتری کے لیے مسلسل کام کرتے ہیں: ڈاکٹر ارون سکسینہ

لکھنؤ: 03 دسمبر۔ اگر کسی ملک کے شہری اور معاشرہ ادب اور اس کے ادیبوں کا احترام نہیں کرے گا تو وہ ملک اپنی روایت کو زیادہ دیر تک زندہ نہیں رکھ سکے گا۔ یہی ادب اور ادیب ہی ہماری روایت کو کامیاب بناتے ہیں۔ اس لیے ان کا احترام کرنا ہمارا فرض ہے۔ بھاؤ راؤ دیورس سیوا ٹرسٹ نوجوان ادباء کو اعزاز دے کر اہم قومی ذمہ داری کو پورا کر رہا ہے۔ لکھنؤ کے نرالا نگر کے مادھو آڈیٹوریم سرسوتی کنج میں بھاؤ راؤ دیورس سیوا ٹرسٹ کے زیر اہتمام نوجوان مصنفین کے لیے 29ویں پنڈت پرتاپ نارائن مشرا میموریل سے خطاب کرتے ہوئے، پروگرام کے مہمان خصوصی کیشو پرساد موریہ، نائب وزیر اعلیٰ نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ پنڈت پرتاپ نارائن مشرا کے نام پر دیا جانے والا اعزاز کا پروگرام، جنہوں نے ایک قابل احترام مبلغ کے طور پر اپنی زندگی گزاری اور آنے والی نسلوں کے لیے متاثر کن لٹریچر لکھا، کئی لحاظ سے اہم ہے۔ بھاؤ راؤ دیورس جی کے نام پر بنائے گئے اس ٹرسٹ کی طرف سے خدمت کے بہت سے کام کیے جا رہے ہیں، یہ ایک اہم کام ہے جو سماج کو جوڑتا ہے۔ ادبی دنیا میں جو کام مختلف ریاستوں سے ادیبوں کا انتخاب کر کے سماج کے سامنے ان تمام اچھی اور صحیح چیزوں کو پیش کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے جو ان کی تحریروں کی وجہ سے قابل قدر ہیں، وہ ایک ذمہ دارانہ کام ہے۔ ادیبوں کا کردار مضبوط ہوتا ہے، کیونکہ مستند خیالات کو ابھارنے کا کام ادیب ہی کرتے ہیں۔ پروگرام کے مہمان خصوصی ڈاکٹر ارون سکسینہ، وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جنگلات اور ماحولیات نے کہا کہ ٹرسٹ تعلیم، صحت اور خدمت کے میدان میں بہت ہی قابل ستائش کام کر رہا ہے۔ نوجوان ادیبوں کا انتخاب نہ صرف اتر پردیش سے بلکہ پورے ملک سے ہونا چاہیے، ہر شخص ادیب نہیں ہو سکتا۔ فطری خوبیوں کی وجہ سے ہی کوئی ادیب بن سکتا ہے۔ ادیب معاشرے کی بہتری کے لیے مسلسل کام کرتے ہیں، اس لیے ادبی فنکار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ سماجی معمار بھی ہیں۔ پروقار تقریب کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر سنجے سنگھ کے وائس چانسلر بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر سنٹرل یونیورسٹی، لکھنؤ نے کہا کہ ادباء اپنی نظریاتی بنیاد کو مضبوط کرتے ہیں، اس لیے ادباء کی افادیت ہر دور میں رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بھاؤ راؤ جی جیسی مقناطیسی شخصیت کے حامل عظیم انسان کے نام پر قائم ہونے والا یہ ٹرسٹ نہ صرف معاشرے کے آخری کنارے پر رہنے والے بے سہارا لوگوں کا خیال رکھتا ہے بلکہ متاثر کن لٹریچر لکھنے کی کوششیں بھی کر رہا ہے۔ اسے منظر عام پر لانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ سچا ادب وہ علم ہے جو سب کو جوڑتا ہے اور سب کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔ تعلق کے احساس کی وجہ سے ہی سچا ادب زندہ رہ سکتا ہے۔ ہماری ثقافت میں اقدار کی اہمیت صرف انسان کی زندگی میں نہیں ہے بلکہ ادب میں تمام قدریں نظر آنی چاہئیں اس لیے ادیب اور سائنس داں دونوں ہی معاشرے کے مسائل کی تحقیق اور حل کے لیے کام کرتے ہیں۔ لیکن سائنس داں کو تخلیق کے لیے ایک طویل عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن ادیب کو اپنے جذبات کو جملوں میں بیان کرنے کے لیے کسی طویل عمل سے نہیں گزرنا پڑتا۔ اس لیے ایک ادیب کم وقت میں تخلیق کر کے معاشرے کو فائدہ پہنچاتا ہے اور اس کے اثرات بھی نظر آتے ہیں۔ اعزازی تقریب میں شاعری کی صنف میں ڈاکٹر ستیہ وان سوربھ بھیوانی، بالترتیب ہریانہ، صحافت کی صنف میں موریشور راؤ اللارے، اجین، مدھیہ پردیش، صحافت کی صنف میں لوکندر سنگھ، بھوپال، مدھیہ پردیش، بچوں کے ادب کی صنف میں مانسی شرما کو بالترتیب ایوارڈ دیا گیا۔ ہنومان گڑھ، راجستھان، ڈاکٹر چین کمار جھا، لکھنؤ، اتر پردیش کو سنسکرت میں اور ڈاکٹر کیتن کاپڑیا، امریلی، گجرات کو گجراتی زبان میں ایوارڈ دیا گیا۔ انعام کے طور پر 25000 روپے، جسمانی کپڑے، یادگاری نشان اور پنڈت پرتاپ نارائن مشرا کا لکھا ہوا لٹریچر دیا گیا۔ ستیہ وان سوربھ کا اعزاز ان کے نمائندے مسٹر دین دیال شرما نے حاصل کیا۔ پروگرام کو آرڈینیٹر پروفیسر وجے کرنا نے پروگرام کے پس منظر کی وضاحت کرتے ہوئے پنڈت پرتاپ نارائن مشرا کی سوانح اور کام پر روشنی ڈالی اور کہا کہ 40 سال تک کی عمر کے ادیب اپنے ذریعے تو جوانوں میں حب الوطنی، ماں باپ کی عقیدت اور ہندوستانی ثقافت کو ابھار رہے ہیں۔

خدمت خلق نہایت ہی عظیم عبادت: مولانا خالد رشید

اسلامک سنٹر آف انڈیا میں ۱۷۲ ویں مفت طبی کیمپ کا انعقاد

لکھنؤ:3 دسمبر (پی این ایس) خدا تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کرنا نہایت ہی عظیم عبادت ہے۔ پریشان حالوں، ضرورت مندوں، غریبوں اور بے سہارا کی امداد کرنا اور رب کریم کی تمام مخلوق سے محبت کرنا اسلام کی درخشاں تعلیمات و ہدایات ہیں جن کے عملی نمونے نبی اکرمؐ کی سیرت پاک اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کے حالات و سوانح میں بہ کثرت ملتے ہیں۔ ان تاباں تعلیمات پر عمل کرنا اور ان کو اپنی زندگیوں میں اتارنا دونوں جہاں کے اجر و ثواب کا ضامن ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو مخلوق الٰہی کے کام آتے ہیں۔ ان خیالات و احساسات کے ساتھ امام عیدگاہ لکھنؤ و قاضی شہر مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا فرنگی محل نے اسلامک سنٹر آف انڈیا میں ۱۷۲ ویں مفت طبی کیمپ کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کیمپ کا آغاز جنوری ۲۰۰۰ء میں والد مرحوم مولانا مفتی ابو الطیب احمد میاں فرنگی محلی کی سرپرستی میں ہوا تھا۔ یہ ہر ماہ کی پہلی اتوار کو لگتا ہے۔ اب تک ان کیمپوں سے بلا تفریق مذہب و ملت ہزاروں افراد مستفید ہو چکے ہیں۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے انسانوں کی صرف ایمانی، اخلاقی اور روحانی اصلاح نہیں کی بلکہ آپؐ نے ان لوگوں کی بدنی، سماجی، معاشی اور دیگر پریشانیوں اور مشکلات کو دور کیا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرمؐ کی سیرت مبارک پر عمل کرتے ہوئے ہم سب کو اپنی بساط بھر پریشان حال اور ضرورت مند افراد کی امداد و اعانت کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مخلوق خدا کے مصائب دیکھ کر آپ کا بحر رحمت جوش میں آجاتا تھا۔ آپؐ ان پریشان حال اور ضرورت مند افراد کی فریاد رسی فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو بھی سیرت پاکؐ پر عمل کرتے ہوئے پریشان حال اور ضرورت مند افراد کی بھرپور امداد و اعانت کرنا چاہیے۔ مولانا نے ضرورت مندوں کو دوائیں تقسیم کیں۔ انہوں نے اپیل کی کہ دیگر افراد بھی ایسے نیک کام انجام دیں تاکہ اسلام کا ابدی پیغام عام ہو۔ اس کیمپ میں کانٹڈ ہاسپٹل کے ڈائرکٹر اور مشہور معالج ڈاکٹر شارق حبیب، ڈاکٹر فرقان کانٹڈ ہاسپٹل، آنکھوں کے معروف سرجن ڈاکٹر اسلم بیگ، ڈاکٹر ہارون، ڈاکٹر خلیل احمد، ڈاکٹر محمد انس اور اویس احمد شریک ہوئے۔ یہ میڈیکل کیمپ کیئر انڈیا ٹرسٹ کے زیر اہتمام کیا گیا۔ مہمانوں کا استقبال مولانا غفران احمد نسیمی نے کیا اور شکریہ عدنان شاہد خان نے ادا کیا۔

ہر علاقے میں مدارس عربیہ قائم اور مضبوط کیا جائے: مفتی ابو العرفان

دار العلوم ستاریہ رضویہ میں عظیم الشان جشن غوث الوری کا انعقاد

لکھنؤ۔ جشن غوث الوری دار العلوم ستاریہ رضویہ جامع مسجد مچھلی محال لکھنؤ کے ستاریہ گراؤنڈ میں بعد نماز عشاء مولانا مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ سرپرست آل انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی میں جناب سلیم آزاد مکی بھائی و جملہ انتظامیہ کمیٹی کے نگرانی میں منایا گیا۔ جلسے کا آغاز دار العلوم ستاریہ رضویہ جامع مسجد مچھلی محال کے طالب علم کی تلاوت سے ہوا نعت پاک کا نذرانہ حضرت حافظ وقاری ندیم سالار صاحب نے پیش کیا جلسے میں مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ نے خصوصی طور پر علاقے میں قائم مدرسہ ستاریہ کو مضبوط کرنے اور اس کی تعلیم پر توجہ دینے کے لیے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ شہر کے سبھی معزز، ذی علم مسلمان کو چاہیے کہ اپنے اپنے علاقوں میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے مدارس عربیہ قائم کریں اور اس کی ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ ہماری قوم کی نئی نسل کے بچوں پر خاص طور سے دھیان دینا چاہیے تاکہ ان کی بنیاد مضبوط ہو اور وہ دنیا میں کہیں بھی رہ کر اپنی زندگی اسلامی طریقے سے گزاریں۔ جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی شیر محمد دار العلوم وارثیہ گومتی نگر لکھنؤ نے بہترین پر مغز خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ ہر مسلمان پر فرض ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج جس پر ہم سب کو سختی سے عمل کرنا چاہیے صرف نام رکھ لینے سے کوئی مسلمان نہیں بن جائے گا جب تک وہ اپنی زندگی کو اسلام کے مطابق نہیں گزارے گا۔ مقرر خصوصی ترجمان مولانا ڈاکٹر روح الامین جبل پوری ایم پی نے اپنے خطاب کے دوران قرآن مجید کی اہمیت و عظمت میں روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قرآن ایک مکمل کتاب الٰہی ہے جس میں رتی برابر بھی کسی طرح کا کوئی شک نہیں ہے اسلام میں قرآن کی بڑی عظمت بتائی ہے ہم سب کو اس عظمت کو پہچاننا چاہیے یہ تبھی ہو پائے گا جب ہم علم دین سیکھیں گے، علم دین سیکھنے کے لیے جو بھی قربانیاں دینی پڑیں وہ دینی چاہیے علم دین حاصل کرنا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے تاکہ آپ کی عبادتوں اور دنیاوی زندگی پر اس کا اثر دکھائی دے آپ کا ہر عمل سے ظاہر ہو کہ آپ ایک نیک سچے اور عبادت گزار مسلمان ہیں۔ جلسے کا اختتام مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ کی خصوصی دعا جس میں ملک اور ملت کی ترقی اور خوشحالی کی دعا کی۔ جناب سلیم آزاد مکی بھائی و جملہ انتظامیہ کمیٹی کے نگرانی میں شیرنی تقسیم ہوئی اور آخر میں مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جلسے میں خاص طور سے شریک ہونے والوں میں حافظ وقاری عثمان دار العلوم وارثیہ گومتی نگر اور قاری شفیق عالم برق، مولانا فیضان عمر الہ آباد، مولانا ابصار عالم دار العلوم وارثیہ گومتی نگر، مولانا منظر القادری اور حافظ وقاری مولانا افروز عالم خطیب و امام سنی جامع مسجد مچھلی محال لکھنؤ حافظ شکیل نظامی، فیضان عتیق فرنگی محلی ایڈوکیٹ بھی شریک ہوئے۔

بزم زندہ دلان اودھ کے تحت 'کلام علوی' (پڑوسن) کا رسم اجراء

لکھنؤ:3 دسمبر۔ بزم زندہ دلان اودھ کے تحت 'کلام علوی' (پڑوسن) کا رسم اجراء بمقام سارا میرج ہال گولہ گنج میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت چودھری یگی سندیلوی اور نظامت حسنین رجولوی نے کی۔ بطور مہمانان خصوصی وسیم حیدر، مرتضیٰ علی، شکیل انصاری اور ڈاکٹر ثروت تقی نقوی، اسلم ایڈوکیٹ وغیرہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر مقررین نے کہا آج کے دور میں جبکہ طنز و مزاح کے شاعر مفقود ہو رہے ہیں۔ کلام علوی اپنا ایک الگ معیار رکھتا ہے۔ محمد علی علوی نے مشہور و معروف سیاسی سماجی ملی شخصیات سے اپنے کو وابستہ کر کے شہرت کی بلندیوں تک پہونچے۔ اس موقع پر رحمت لکھنوی، عرفان لکھنوی، تحسنہ اعظمی، شکیل انصاری، قمر سیتاپوری، معید رہبر، سلیم تابش، فاروق عادل، سلیم روشن، پپلو لکھنوی، طارق سخا، ارشد طالب، نجم لکھنوی، یقین فیض آبادی، قاری حسنین رجولوی، محترمہ مہر النساء، سمیر مورانوی، حامد لکھنوی، اعظم صدیقی، عمر شریف محوی، ماہر لکھنوی، عتیق ارحم، ابرار صارم، معصوم منصوری، آفتاب اثر ٹانڈوی، اشعر علیگ، شیفتہ صدیقی، زبیر، ڈاکٹر ہارون رشید، احمد جمال، وغیرہ نے اپنا کلام اور منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ آخر میں صاحب کتاب محمد علی علوی نے تمام شرکاء شعراء و سامعین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

سی ایم یوگی کی دور اندیشی سے یوپی ہمہ جہت ترقی کر رہا ہے: ڈاکٹر راجیشور سنگھ

لکھنؤ۔ سروجنی نگر کے مقبول ایم ایل اے ڈاکٹر راجیشور سنگھ اپنی دور اندیشی، ترقی پسند نظریہ اور عزم کے لیے مشہور ہیں اور اپنی واضح اور معلوماتی باتوں کے ساتھ اعداد و شمار کے ساتھ تمام عصری مسائل پر گفتگو کرتے ہیں۔ اتوار کو، سروجنی نگر سے بی جے پی ایم ایل اے ڈاکٹر راجیشور سنگھ نے یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش میں ہونے والی تبدیلی کی ترقی کی تعریف کی۔ اپنے آفیشل اکاؤنٹ X کے ڈیٹا کے ذریعے ایم ایل اے نے 2016-17 سے اتر پردیش میں کی گئی تبدیلیوں اور کامیابیوں کو اجاگر کیا۔ ریاست کی آمدنی میں اضافے پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر راجیشور سنگھ نے کہا کہ 2016-17 میں ریاست کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ایس ڈی پی) تقریباً 13 لاکھ کروڑ روپے تھی، جب کہ 2023-24 میں یہ تقریباً 5.24 لاکھ کروڑ روپے۔ 2015-16 میں فی کس آمدنی تقریباً 43 ہزار تھی، جو سال 2022-23 میں دگنی سے زیادہ ہو کر تقریباً 83 ہزار ہو گئی ہے۔ ایم ایل اے نے ریاستی بجٹ میں اضافے پر زور دیا۔ ملک کی 16% آبادی یعنی 25 کروڑ لوگ اتر پردیش میں رہتے ہیں۔ 2012 سے 2017 کے درمیان ریاست کا اوسط بجٹ تقریباً 2 لاکھ 70 ہزار کروڑ روپے تھا، جو آج 7 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ 6 لاکھ 90 ہزار کروڑ روپے کا اصل بجٹ اور 28 ہزار کروڑ روپے کا سپلیمنٹری بجٹ 7 لاکھ 19 ہزار کروڑ روپے کا اب تک کا سب سے بڑا بجٹ ہے۔ ڈاکٹر راجیشور سنگھ نے اعداد و شمار کے ذریعے ریاست کی آمدنی میں اضافے کی نشاندہی کی۔ 2016-17 میں ریاست کی ٹیکس آمدنی 86 ہزار کروڑ روپے تھی، جو 2021-22 میں بڑھ کر 5.1 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی۔ سال 2016-17 میں ریاست کو ڈاک ٹکٹوں اور رجسٹریشن سے تقریباً 11 ہزار کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی تھی، یہ سال 2023-24 میں بڑھ کر 34 ہزار کروڑ روپے ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے یوپی کی آمدنی میں کی گئی قابل ذکر پیش رفت پر بھی روشنی ڈالی۔ VAT اور ٹیکس کی بنیاد پر سال 2016-17 میں سیلز ٹیکس 49 ہزار کروڑ روپے تھا جو آج 1.5 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ رہا ہے۔ سال 2016-17 میں ریاستی ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں کل 14 ہزار کروڑ روپے وصول ہوئے تھے، جو آج 58 ہزار کروڑ روپے تک پہنچ رہے ہیں۔ پہلے ٹرانسپورٹ سے 5 ہزار کروڑ روپے کا ریونیو ملتا تھا جبکہ اب 12 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کا ریونیو ملا ہے۔ مزید، ڈاکٹر راجیشور سنگھ نے کہا کہ 2017 سے پہلے، اتر پردیش ایک بیمار ریاست کے طور پر جانا جاتا تھا، لیکن وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی دور اندیشی اور شفاف پالیسیوں کے نتیجے میں، اتر پردیش کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ یوپی ملک کا گروتھ انجن X بن چکا ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ گزشتہ روز ملک کی چار ریاستوں کے انتخابی نتائج میں بی جے پی نے تین ریاستوں مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ میں اپنا تسلط قائم کیا۔ راجستھان اور چھتیس گڑھ میں کانگریس کو اقتدار سے باہر کا راستہ دکھایا۔ سی ایم یوگی نے بھی ان ریاستوں میں انتخابات کے رجحان کو بدلنے میں اہم رول ادا کیا۔ ایک اسٹار کمپینر کے طور پر، انہوں نے انتخابی ریاستوں میں بڑے پیمانے پر ریلیاں اور روڈ شوز کا انعقاد کیا۔ ریاستوں میں عوام میں ان کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی ہر ریلی اور جلسے میں زبردست بھیڑ نظر آتی تھی۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ ہر ریاست کے لوگ ان کی گڈ گورننس اور زیرو ٹالرینس کی پالیسیوں سے متاثر ہیں۔ ڈبل انجن والی حکومت کی قیادت میں ریاست میں ہونے والی بے مثال ترقی نے اتر پردیش کو عالمی نقشے پر ایک الگ شناخت دلائی ہے۔

کانگریس کی خود غرضی نے پسماندہ کے 85 فیصد مسلمانوں کو ایک تاریک کمرے میں ڈھکیل دیا: وسیم راعین

لکھنؤ:3 دسمبر۔ پنجہ چھاپ پارٹی کی بے قدری، نا سمجھی اور خود غرضی نے پسماندہ کے 85 فیصد مسلمانوں کو ایک تاریک کمرے میں ڈھکیل دیا ہے۔ جس نے ان کی غیر مشروط حمایت کی اس سے غداری کی اور اسے کئی دہائیوں تک اقتدار میں رہنے کا موقع دیا۔ آرٹیکل 341 کے تحت مذہبی پابندیاں لگا کر ترقی کا راستہ روکا گیا ہے، کانگریس کو اس بدنما داغ کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی نائب صدر وسیم راعین نے ایک بیان میں یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس جو اپنے وجود کی جدوجہد کر رہی تھی اگر اپنے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچتی تو وہ اقتدار سے باہر نہ ہوتی۔ خاص طور پر پسماندہ کی 85 فیصد آبادی جسے صرف ووٹ بینک بنا کر استعمال کیا گیا، جب اس آبادی کی بنیادی ترقی کی بات آئی تو آرٹیکل 341 کے ذریعہ ان پر مذہبی پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ پسماندہ کے مسلمان کانگریس کے اس اقدام کو نہ سمجھ سکے اور حمایت کرتے رہے۔ کانگریس نے بھی اس سماج کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی پابندیاں لگا کر کانگریس نے دوہری چال چلی، ایک طرف اس نے اس سماج کی ترقی کو روک دیا اور دوسری طرف اسے من مانی قوانین کے جال میں پھنسا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پسماندہ کے 85 فیصد مسلمان آج تک اپنے پاؤں کی زنجیروں سے آزاد نہیں ہو سکے۔ قومی نائب صدر نے کہا کہ کانگریس کا نام ہمیشہ دھوکہ دہی کے لئے لیا جائے گا۔ پسماندہ برادری کا بھرپور استعمال کرنے کے باوجود انہیں تنظیم یا ایوان میں بیٹھنے کا موقع بھی نہیں دیا گیا، اقتدار چھوڑ دو۔ آج جب یہ معاشرہ شعور کی راہ پر گامزن ہے تو اس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ شراکت کے بغیر آگے کچھ نہیں ہوگا۔ جو بھی پارٹی شرکت کی بات کرے گی اور معاشرے کو سیاسی شناخت دینے میں پہل کرے گی۔